بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (القرآن)

اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

فتنۂ انکارِ حدیث

غلام احمد پرویز و دیگر منکرین حدیث کے بارے میں علمائے امت کا متفقہ فتویٰ

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی - پاکستان

ناشر

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

387 KATHERINE ROAD FOREST GATE
LONDON E7 8LT UNITED KINGDOM
Phone : 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com

نام کتاب : فتنۂ انکارِ حدیث

مصنف : حضرت مولانا **مفتی ولی حسن ٹونکی** رحمۃ اللہ علیہ
سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

باہتمام : مولانا سہیل باوا (لندن)
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

ناشر : ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

تعداد : ۵۰۰۰

سن اشاعت: دسمبر ۲۰۰۶ء

نوٹ:
یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی جانب سے
مفت تقسیم کی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Jamit-ul-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Muhammad Yusuf Banuri Town
Karachi - 5 Pakistan

جامعۃ العلوم الإسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی ۵۔ پاکستان

Ref. No.____________

Date. ۱۰/۱۱/۱۴۲۷
۲/۱۲/۲۰۰۶

اجازت نامہ

کتاب "فتنۂ انکار حدیث" تالیف
مولانا مفتی ولی حسن صاحب" . جس کی نشر و اشاعت
کے حقوق "مجلس دعوت و تحقیق" جامعہ
علوم اسلامیہ کو حاصل ہے . اس کتاب
کی طباعت کی اجازت جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب
کو دی جاتی ہے . وہ اسے چھاپ کر للہ تقسیم
کرنا چاہتے ہیں .

[illegible] اسکندر

صدر
مجلس دعوت و تحقیق

P. O. Box : 3665 Karachi Code No. 74800 Phone : 4913570-4943333-4121152 Fax : 4919531 Karachi Pakistan.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

خیر شر کی باہمی کشمکش ازل سے چلی آ رہی ہے اور تا قیامت رہے گی۔ سعادت بخت ہیں وہ لوگ جو اس ماحول میں ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہتے ہوئے اس اسلام کی سربلندی اس کے تحفظ میں لگے ہوئے ہیں۔

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ مسلم معاشروں میں ہر دور ہر زمانے میں اسلام کے مقابل بدی کی قوتیں موجود رہی ہیں لیکن ان فتنہ گر قوتوں کو کبھی بھی پنپنے کا موقع نہیں ملا۔ اسلاف علمائے کرام، محدثین اور متکلمین نے نیابت محمدی کا حق ادا کرتے ہوئے ان فتنوں کا بھرپور محاسبہ کیا۔ حق اور باطل کو واضح کیا۔ قرآن وسنت کی صحیح تعبیر وتشریح سے امت کو آگاہ کیا اور ان کے ایمان کو فتنوں کی زد میں آنے سے بچایا۔

حالیہ دور میں مختلف قسم کے فتنے دنیا بھر میں ازسرنو سر اُٹھا رہے ہیں جن میں سے ایک قادیانی اور دوسرا پرویزی فتنہ ہے۔ یہ سب فتنے اپنے اپنے میدان میں سرگرم عمل ہیں۔ قادیانی فتنہ کو تو علمائے کرام نے اپنی مسلسل جدوجہد کے ذریعہ بے نقاب کر دیا لیکن پرویز کا فتنہ ہمارے معاشرہ میں ہی پروان چڑھ رہا ہے۔

اس فتنہ کے سرخیل غلام احمد قادیانی کا ہم نام غلام احمد پرویز تھا جس نے اپنے دجل و تلبیس سے پڑھے لکھے طبقے کو زیادہ متاثر کیا۔

ہمیشہ سے یہ ہوتا چلا آ رہا ہے کہ باطل قوتوں نے امت مسلمہ کا رشتہ آنحضرت ﷺ سے کاٹنے کی کوشش کی۔ غلام احمد قادیانی نے احادیث کو ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق قرار دیا تو غلام احمد پرویز نے احادیث کو لغویات قرار دیا۔

غلام احمد قادیانی نے چودہ سوسال کے اسلاف کو غیر معتبر قرار دیا تو غلام احمد پرویز کا بھی چودہ سوسال کے صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، آئمہ مجتہدین اور علمائے امت پر اعتبار نہیں۔ غلام احمد قادیانی کے نزدیک قرآن کی تشریح وتعبیر وہی تعبیر ہے جو اس نے کی ہے اسی طرح غلام احمد پرویز کا نظریہ بھی وہی ہے۔ جس طرح غلام احمد قادیانی نے قرآن کی معنوی تحریف کی ہے، ٹھیک اسی طرح غلام احمد پرویز نے بھی جابجا قرآن کریم کے نئے معنیٰ گڑھے، غرضیکہ غلام احمد پرویز نے ایک نیا ماڈرن اسلام ایجاد کیا۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ وہ صرف منکر حدیث ہے لیکن اس کی تعلیمات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دراصل وہ منکر قرآن تھا۔

غلام احمد پرویز کے فتنہ نے جب دورِ ایوبی میں سر اُٹھایا تو حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد شفیعؒ اور حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ جیسے علمائے کرام میدان عمل میں اُترے۔ انہوں نے اس فتنہ کا خوب محاسبہ کیا اور پرویز کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا اور علمائے کرام ومفتیانِ کرام سے پرویز کے کفر پر فتویٰ حاصل کیا۔

زیر نظر کتاب ''فتنۂ انکار حدیث'' بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ یہ دراصل شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی رحمہ اللہ کا تحقیقی فتویٰ ہے۔ اس فتوے پر سابق مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء اور علماء عرب نے پرویز کے کفر پر دستخط ثبت کئے ہیں۔ یہ فتویٰ بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوا اور خدام حدیث کے لئے زبردست ہتھیار ثابت ہوا۔

یہ کتاب آخری مرتبہ ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی، اس کے بعد نایاب تھی۔ آج کے دور میں چونکہ انکارِ حدیث کا فتنہ ایک مرتبہ پھر عالم اسلام کے مختلف خطوں میں جدیدیت پسندی، روشن خیالی، رواداری اور مذہبی آزادی کے پردوں میں پھیل رہا ہے۔ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ و یورپ کے دیگر ممالک اور عالم عرب میں یہ فتنہ سرگرم عمل ہے۔ غلام احمد پرویز کے ماننے والے انٹرنیٹ، لٹریچر کے ذریعہ بھی دنیا بھر میں کام کررہے ہیں۔ برطانیہ میں ان کے کئی ایک مراکز بھی قائم ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو ایک مرتبہ پھر شائع کیا جائے تاکہ دورِ جدید کے فتنۂ انکارِ حدیث کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔

یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی طرف سے نئے سرے سے کمپوزنگ کروا کر شائع کی جارہی ہے۔ گو کہ اس کتاب کے ''جملہ حقوق محفوظ'' نہیں تھے تاہم پھر بھی بر بنائے دیانت و امانت اس کتاب کی اشاعت کے لئے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم العالی سے باقاعدہ اجازت حاصل کی گئی اور اب یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس محنت کو قبول و منظور فرمائیں۔

آمین یارب العالمین

عبدالرحمٰن باوا

عالمی مبلغ ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

دسمبر ۲۰۰۶ء

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایوب خان صاحب کے دورِ حکومت میں سیاسی طور پر پاکستان میں کیا تبدیلیاں ہوئیں اور ان کا کیا انجام ہوا، اس کی طویل داستان ہے اہلِ قلم نے اس پر لکھا اور لکھتے رہیں گے، دینی اعتبار سے کچھ تبدیلیاں کی گئیں مثلاً:

۱۔ اوقاف کو حکومت کی تحویل میں لے گیا، مساجد اور مزارات کی آمدنی واقفین کی شرائط کے علی الرغم حکومت کی صوابدید کے مطابق خرچ کی جانے کا اختیار لیا گیا اور اس طرح لاکھوں روپوں کی آمدنی سرکاری آفیسران کی گران بہا مشاہرات پر خرچ کی گئی "شرط الواقف کنص الشارع" کے حکم شرعی کو پسِ پشت ڈالا گیا، پھر اس آرڈیننس کو مارشل لاء کا تحفظ دیا گیا، غالباً کسی جج صاحب نے اوقاف کو حکومت کے تحویل میں لینے کا قانون کو توڑ دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ فقہاء کرام کے متفقہ فیصلہ کو تبدیل کرنے کا حق نہیں، اس قانون کے نفاذ سے کچھ فائدہ بھی ہوا، بعض مزارات پر جو شیطانی حرکتیں ہوتی ہیں، ان میں کمی تو آئی البتہ اسلامی فقہ کے قوانین اور قواعد کی خلاف ورزی کا جرم معاف نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ عائلی قوانین کا اجراء بھی اسی دورِ نامسعود میں ہوا انگریزی دور میں باوجود خرابی بسیار اسلامی عائلی قوانین کسی حد تک محفوظ تھے، منکرین حدیث اور بے پردہ اور دین سے برگشتہ خواتین کے اصرار اور کوشش سے عائلی قوانین جاری کئے گئے۔ علمائے حق نے ان کے خلاف تفصیلی مقالات اور مضامین لکھے اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ثابت کیا کہ ان قوانین کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں، سرکاری مولویں نے اگرچہ ان کو اسلامی قوانین ثابت کرنے کا ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن ثابت نہیں ہوسکا۔ اس زمانہ میں احقر نے ان کے خلاف سلسلہ مضامین و مقالات شروع کیا جو انشاء اللہ زیور طبع سے آراستہ ہو رہے ہیں اسی زمانہ میں راقم نے ایک طویل مقالہ میں یہ ثابت کیا کہ اسلام سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں، منکرین حدیث اور غلام احمد پرویز کی تحریرات ان کے مآخذ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرّہٗ العزیز اس سے بڑے خوش ہوئے کہ آپ نے سچی بات لکھ دی "صفت روزِ شہاب" لاہور میں یہ مضمون چھپا تھا۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کو زور شور سے شروع کیا گیا۔ سرکاری ذرائع ابلاغ اس کے لءے دریغ وقف کئے گئے اس طرح دین دشمن ملکی و غیر ملکی عناصر کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ واسعۃ وقدس اللہ سرہٗ العزیز دین کے معاملہ میں بہت ہی حساس دردمند دل رکھتے تھے، دین پر اگر کوئی شخص حملہ کرے یا دینی حکم کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت مولانا اس کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہو جاتے تھے اور امکانی حد تک کوشش فرماتے، اسی دور میں مولانا کو باوثوق ذرائع سے یہ خبر پہنچی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی صدارت کے لئے غلام احمد پرویز علیہ ماعلیہ پر حکومت کی نگاہ انتخاب پڑی ہے مولانا کو اس خبر سے فکرمند ہونا ناگزیر تھا، مولانا چاہتے تھے کہ یہ شخص منکر حدیث ہی نہیں بلکہ منکر قرآن ہے یورپ اور روس کی فکر مستعار اس کا نظریہ حیات ہے جس کو وہ افسانوی زبان کے ذریعہ لوگوں کو پہنچا رہا ہے راقم کو مولانا نے مقرر فرمایا کہ پرویز کی اس وقت تک لکھی ہوئی کتابوں کو دیکھ کر میں تنقیحات قائم کروں اور پھر ہر تنقیح پر قرآن کریم اور اسلامی ادلہ کی روشنی مس ی بحث کر کے ایک متفقہ فتوٰی تحریر کیا جائے۔ فتوٰی تیار ہوگیا ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے علماء کرام سے تائیدی و توثیقی دستخط لئے گئے "اور فتویٰ پرویز" کے نام سے اس کو طبع کرایا گیا، تعداد دس ہزار تھی جو چند سالوں میں ختم ہوگیا، طبع ثانی پر لوگوں کا اصرار تھا کیونکہ انکارِ حدیث کا فتنہ بددینی، بے حیائی۔ مادر پدر آزادی کے سایہ میں پروان چھڑ رہا ہے کچھ دوسرے منکرینِ حدیث میں میدان میں آگئے ہیں یہ ایک فتنہ عظیم ہے جس کی جڑیں بڑی گہری ہیں، مقامی کمیونزم اور ناصبیت بھی اسی کی شاخیں ہیں، وکلاء اور جج صاحبان کی ایک بڑی تعداد کی آبیاری بھی اسی فتنہ سے ہو رہی ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی پرویز صاحب کی طرح عربی زبان سے ناواقفیت بلکہ جہالت کے باوجود "اجتھاد" کے منصب جلیل پر فائز ہوں اور یہ کہیں کہ اجتہاد کے لئے عربی زبان جاننے کی قطعاً ضرورت نہیں، دوسرے منکرین حدیث کا تانا بانا بھی پرویز صاحب ہی کی کتابیں ہیں اس لئے اس فتویٰ کو بہ لباس جدید شائع کیا جا رہا ہے۔

ممکن ہے کہ محمد عربی ﷺ کے مقام و منصبِ جلیل کے مخالف یا اس کے دامِ تزویر میں پھنسنے والے دوستوں کو اس سے فائدہ پہنچ جائے اور راقم مذنب و خطا کار کو محمد عربی ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے جن صاحب خیر نے اس کی طباعت ثانیہ کا انتظام فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

(وما ذالك على الله بعزيز)

کتبہ

مفتی ولی حسن خان ٹونکی

دارالافتاء جامعة العلوم السلامیه

علامه بنوی ٹاؤن

کراچی

۵/ ربیع الاوّل سنہ ۱۹۰۵ھ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی ''دعوت'' کا نقیب ماہنامہ ''طلوع اسلام'' برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کے لئے ملک میں جابجا ''بزم طلوع اسلام'' کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ علماء تو ان کے الحاد اور زندقہ سے واقف ہیں مگر عوام آئے دن ان کی تلبیس کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے عوام کی آ گاہی کے لئے حضرات علماء کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور ان کے دعوت و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو، شریعتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی رو سے ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحس زندیق اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟

چودھری صاحب کے خیالات و نظریات اور عقائد بطور ''مشتے نمونہ از خروارے'' مع حوالہ کتب و صفحات درج ذیل ہیں۔

اللہ اور رسول:۔

(۱) ''اللہ اور رسول'' سے مراد ہی ''مرکزِ ملت'' (Central Authority) ہے اور ''اولی الامر'' سے مفہوم ''افسران ماتحت''۔

(معارف القرآن از پرویز، ج ۴، ص ۶۲۶، شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام کراچی)

(۲) قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد ''مرکز نظام حکومت ہے''

(معارف القرآن، ج ۴ ص ۶۲۳)

(۳) ''بالکل واضح ہے کہ اللہ اور رسول سے مراد ''مرکز حکومت'' ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۲۴)

(۴) اللہ اور رسول سے مراد ہی ''مرکز ملت'' ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۵۴)

(۵) اللہ اور رسول سے مراد ''مسلمانوں کا امام'' ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۲۴)

(۶) بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کے بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی ''مرکز ملت'' جو قرآنی احکام کو نافذ کرے''۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۰)

(۷) قرآن کریم میں ''مرکز ملت'' کو اللہ اور رسول کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۱)

اللہ اور رسول کی اطاعت:-

(۱) ''اللہ اور رسول کی اطاعت'' سے مراد ''مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کرے گی''۔ (اسلامی نظام از پرویز ص ۸۶ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) اللہ اور رسول یعنی ''مرکز نظام ملت'' کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے''۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۱)

(۳) رسول اللہ کے بعد ''خلیفة الرسول'' رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا اور رسول کی اطاعت سے مراد یہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے''۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۸۶)

(۴) اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں ارباب حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اس کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جو ہار جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمایئے کہ دنیا میں کوئی نظام حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے اور قرآن واحادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا چیلنج دے دے: لے

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور رسول سے مراد ''مرکز ملت'' (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسران ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کے کہ وہیں مناقشات شروع کردو امر متنازع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کردو۔ اُسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کرو مرکز کا فیصلہ سب کی لئے واجب التسلیم ہوگا''۔

(اسلامی نظام، ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے:-

''یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا گیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، لہٰذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظام دین ہے جہاں سے قرآن احکام نافذ ہوں''۔ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۱۶)

رسول کی حیثیت:-

(۱) ''اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہستی (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے، اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلائے خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا''۔

(سلیم کے نام از پرویز، ج ۴، ص ۳۴، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔لاہور)

(۲) ''پھر اسے بھی سوچئے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟ یہ مفہوم قرآن نے خود متعین کردیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو ''بہ حیثیت مرکز ملت'' آپ کی اطاعت فرض اولین تھی''۔ (مقام حدیث از پرویز، ج ۱۔ص ۱۹، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔کراچی)

رسول کی اطاعت اس لیئے نہیں کہ وہ زندہ نہیں:۔

’’عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا اور رسول کا ’’یعنی‘‘ مرکز نظام حکومت اسلامی‘‘۔ (اسلامی نظام ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب:۔

(۱) ’’ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعے رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی‘‘۔

(سلیم کے نام از پرویز، پندرھواں خط، ص ۲۵۰ طبع اول اگست ۱۹۵۳ء، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام-لاہور)

(۲) ’’اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو معاملات کے فیصلہ خود کرنے وہں گے۔صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کیئے ہیں اور جو اب قرآن کی دفتین میں محفوظ ہیں‘‘۔

(سلیم کے نام، اکیسواں خط، ج ۲، ص ۱۲۰)

(۳) ’’تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی راہ نمائی کی ضرورت ہے، ان اُصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کریں گے لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آ رہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہے اور ان تفاصیل میں اب کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہوسکتا۔یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا‘‘۔

(سلیم کے نام بیسواں خط، ج ۲، ص ۱۰۳)

قرآنی عبوری دور کے لئے:۔

(۱) ’’اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے۔عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔وراثت، قرصہ، لین دین۔صدقہ وخیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے‘‘۔

(نظام ربوبیت از پرویز تعارف ص ۲۵، شائع کردہ طلوع اسلام-کراچی)

(۲) ’’قرآن میں صدقہ وخیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات وتحریصات یا احکام وضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں‘‘۔

(نظام ربوبیت، ص ۱۶۷)

(۳) ’’اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہٰذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے متعلق ہیں‘‘۔

(سلیم کے نام دوسرا خط، ج ۱، ص ۲۴، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام-لاہور)

شریعت محمدیہ منسوخ :۔

(۱) ’’طلوع اسلام‘‘ بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں کو بند کرو۔دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن ہے جو ابدال آباد تک کے لئے واجب العمل ہے۔روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ والذین معہٗ نے اپنے عہد میں قرآن اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد واحد کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کے لئے شریعت بنا دینے کا حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول (بقول مودودی) کا دعویدار کیوں نہ ہو۔بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و مدون کر سکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جاسکتی ہیں۔یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں‘‘۔

(مقام حدیث، ج۱،ص ۳۹۱،شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام- لاہور)

(۲) ''اگر رسول اللہ ﷺ کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی نا قابل تغیر و تبدل) رہنا تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی ہی کیوں نہ متعین کر دیا؟ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں ....اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کے لئے اڑھائی فی صد ہونی چاہئے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا۔اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشائے خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے''۔

(مقام حدیث ج ۲،ص ۲۹۲،شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام- کراچی)

ساری شریعت میں ردوبدل :-

(۱) ''قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن اُمور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اُصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ ﷺ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشائے قرآنی اور سنت رسول اللہ ﷺ کے عین مطابق ہے۔اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کر دیتا''۔

(مقام حدیث ج ۱،ص ۴۲۴)

(۲) ''جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہو گا یعنی اگر جانشین رسول اللہ ﷺ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہو گی''۔

(قرآنی فیصلے از پرویز،ص ۱۴ و ۱۵،شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام- کراچی)

انکارِ حدیث:-

''مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پلہ (مثلہ معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے۔اس لئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا......اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور ''دین'' مدون کر کے رکھ دیا اور اسے ''اتباع سنت رسول اللہ ﷺ قرار دے کر اُمت کو اس میں الجھا دیا''۔ (مقام حدیث ج ۱،ص ۴۲۱)

مسلمانوں کا مذہب حدیث یعنی جھوٹ ہے :-

''بہر حال جھوٹ پہلی سازش کے ماتحت بولا گیا یا بعد میں ''ابلہانِ مسجد'' نے ''نیک کاموں'' کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرایا گیا''۔ (مقام حدیث ج ۲، ص ۱۲۲)

احادیث کا مذاق اڑانا :-

''آیئے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان ''احادیثِ مقدسہ'' کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں محفوظ ہیں اور جو مُلا کی غلط نگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے کا جزو بن رہی ہیں دیکھیئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جس کے حصوں کا قرآنی طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سستے داموں ہاتھ آ جاتی ہے؟

لیجئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدئے۔ دیکھئے کتنی سستی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کیجئے اور ہاتھ ملایئے لیجئے! جنت مل گی۔ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اُنہیں بخش دیتا ہے''۔اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنے والے کے تمام گناہ پانی کے ساتھ ٹپک جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر ٹپکتا ہے

....

کہیئے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود رسول اللہ ﷺ سے بھی آگے آگے جنت میں

پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص مؤذن کے جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے......تو یہ شخص جنت میں جائے گا جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کے لئے تو سوسائٹی میں کوئی جگہ ہی نہیں۔اس کے برعکس ملا کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ صبح سے شام تک جرم پر جرم کئے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ، سب جرم معاف ہوتے جائیں گے......ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لیجئے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جو جی میں آئے کیجئے دوزخ میں آپ کبھی نہیں جا سکتے"۔ (مقام حدیث، ج۲، ص۹۶ تا ۱۰۰)

احادیث نبوی کے ساتھ تمسخر و استہزا کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں :-

اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے "مذہب" میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآن دین سے اس کو کوئی واسطہ نہیں"۔

(سلیم کے نام پندرھواں، ص۲۵۱ و ۲۵۲ طبع اول، اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

ذات باری تعالیٰ :-

"اور چونکہ" خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوامیس کی اطاعت ہے"۔ (معارف القرآن، ج۴، ص۴۲۰)

آخرت سے مراد مستقبل :-

"قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔اسی کا نام "ایمان بالآخرت" ہے اور یہ بجائے خویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے رسالت محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے۔یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی وَبِالْآخِرَتِ هُمْ يُوقِنُونَ۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی"۔

(سلیم کے نام اکیسواں خط، ج۲، ص۱۲۴)

جنت و جہنم :-

"بہر حال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم" مقامات نہیں ہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں"۔ (لغات القرآن از پرویز، ج۱، ص۴۴۹، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

ملائکہ :-

(۱) "اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں "ملائکہ" سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں"۔

(ابلیس و آدم از پرویز، ص۱۹۵، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

(۲) "قرآن کریم نے "ملائکہ" پر ایمان کو "اجزائے ایمان" میں سے قرار دیا ہے (مثلاً ۲/۲۸۵) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ۔ کتب۔ رسل۔ آخرت پر ایمان لانے کے ساتھ ملائکہ پر بھی ایمان لائے۔

سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

اس کے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور انہیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے ان کے لئے متعین کی ہے۔ "ملائکہ" کے متعلق قرآن میں ہے کہ انہوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ ۲/۳۴ یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جا چکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔ لہٰذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ قوتیں وہ ہیں جنہیں انسان مسخر کر سکتا ہے۔انہیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔کائنات کی جو قوتیں ابھی تک

ہمارے علم میں نہیں آئیں، اُنہیں چھوڑ دیئے۔ جو قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں ان کے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان کے سامنے جھکنا چاہئے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قران کی رد سے) صف آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قابل نہیں، چہ جائیکہ اسے ''جماعت مومنین'' کہاں جائے (کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہے''۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ا ص ۲۴۴)

جبریل :-

''انکشافِ حقیقت کی ''روشنی'' (ذریعہ یا واسطہ) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا''۔

(ابلیس و آدم ص ۲۸۳)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد :-

نمونہ کے طور پر صرف ''سورۃ فاتحہ'' کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جو اس کی سات آیتوں کی نمبر وار تشریح ہے۔

(۱) ''زندگی کا ہر حسین نقشہ اور کائنات کا ہر تعمیری گوشۂ خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ دادِ تحسین لے لیتی ہے۔

(۲) وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشوونما سے تکمیل تک لئے جا رہا ہے۔ عام حالت میں بتدریج، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

(۳) انسان کو یہ تمام سامان نشوونما بلا مزد و معاوضہ ملتا ہے، لیکن اس کی ذات کی نشوونما اور اس کے مدارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے، جن کے نتائج خدا کے اس قانون مکافات کی رو سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

(۴) اے عالمگیر انسانیت کے نشوونما دینے والے! ہم تیرے اسی قانون عدل و ربوبیت کو اپنا ضابطۂ حیات بناتے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیری تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشوونما کر سکیں اور بھر اُنہیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

(۵) ہمارے آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اس کی منزل مقصود تک لے جانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے۔ نکھر اور ابھر کر ہمارے سامنے آجائے۔

(۶) یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر، پچھلی تاریخ میں، سعادت مند جماعتیں زندگی کی شادابی و خوشگواری، سرفرازی و سربلندی اور سامانِ زیست کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ یاب ہوئی تھیں۔

(۷) اور ان کا انجام ان سوختہ بخت اقوام جیسا نہیں ہوا تھا جو اپنے انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے یکسر تباہ و برباد ہو گئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے بھٹک کر اپنی کوششوں کو نتائج بندوش نہ بنا سکیں، اور اس طرح ان کا کاروانِ حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستوں کے پیچ و خم کھو کر رہ گیا''۔

(مفہوم القرآن از پرویز، پارہ اول، ص ا، شائع کردہ میزان پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور)

پرویز کی پوری کتاب ''مفہوم القرآن'' اسی تحریف و الحاد سے بھرپور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔

آدم علیہ السلام :-

''ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ''آدم'' جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲/۳) نبی تھے۔

قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصۂ ادم کی جو تفاصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظ دیگر: قصۂ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود ''آدمی'' کی داستان کا ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے۔ اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (Primitire) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (Social Life) شروع کی۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ا ص ۲۱۴)

حضور ﷺ کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا :-

(۱) ''رسول اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا۔
(سلیم کے نام، ج ۳، ص ۳۶)

(۲) مخالفین بار بار نبی اکرم ﷺ سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا۔ اس کے معجزات صرف دو ہیں۔

(۱) یہ کتاب جس کی مثل و نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا (۲۹/۵) اور

(۲) خود اس رسول ﷺ کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے (۱۰/۱۶) ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے تو قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض ۱۰۱/۱۰ ارض و سمٰوت پر غور کرو۔ قدم قدم پر معجزات دکھائی دیں گے۔

غور کرو سلیم! حضور نبی اکرم ﷺ کو تو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا جاتا''۔
(سلیم کے نام، ج ۳، ص ۹۱-۹۲)

(۳) ''نبی اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ) ہے کوئی اور معجزہ نہیں دیا گیا''۔
(معارف القرآن، ج ۴، ص ۱۳۱)

انکار معراج :-

''سورۂ بنی اسرائیل کی آیت اسریٰ میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا تا کہ وہاں اسے اپنی آیات دکھائے ......خیال ہے کہ اگر یہ واقعہ خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب ہجرت کا بیان ہے۔ اس طرح مسجد اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہو گی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا''۔
(معارف القرآن، ج ۴، ص ۷۳۶)

عقیدۂ تقدیر کا انکار :-

''مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ ہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری پٹری پر جا پڑی انہوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزو ایمان بنا دیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کا چھٹا جزو انہی کا داخل کیا ہوا ہے۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۹۰)

وزن اعمال کی افیون :-

''اس پیشوائیت نے جس کا ہمارے یہاں ملائیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ افیون پلانی شروع کی کہ دنیا کے معاملات دنیا داروں کا حصہ ہیں جو اس مراد کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کے لئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم دے رکھے ہیں ان کے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں عقل کا کوئی کام نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اس لئے اسے کرنا ہے اور اس کا ''ثواب'' تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام پر زباں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی''۔
(قرآنی فیصلے، ص ۶۷)

نظریۂ ارتقاء :-

''یہ سوال کہ دنیا میں ''سب سے پہلا انسان'' کس طرح وجود میں آ گیا۔ ذہن انسانی کے لئے وجہ ہزار حیرت و استعجاب رہا ہے چنانچہ ان مذاہب میں جن میں تو ہم پرستی نے حقائق کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے حل میں عجیب و غریب افسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے اس کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم و بصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔ سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک ذرے مختلف ارتقائی منازل طے کر کے قرنہا قرن کے بعد، انسانی صورت میں متشکل ہو گئے۔ یعنی سب سے پہلے کوئی ایک فرد صورت انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی۔ ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں سمٹی ہوئی ہے''۔
(ابلیس و آدم از پرویز، ص ۶۳-۶۴، شائع کردہ طلوع اسلام، کراچی)

ارکانِ اسلام :-

''اسلامی نظامِ زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہوگئی جب دین مذہب سے بدل گیا۔اب ہمارے صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں، ہمارے زکوٰۃ وہی شے ہے جس مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ''ثواب'' ہوتا ہے۔مذہب کے ہاں اس کو پن کہتے ہیں، اور ثواب سے نجات (مکتی یا Salvation) ملتی ہے آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظام زندگی) یکسر مذہب بن کررہ گیا۔اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی''۔

(قرآنی فیصلے از پرویز، ص ۳۰۱-۳۰۲، صائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی)

نماز :-

(۱) ''عجم میں مجوسیوں (پارسیو) کے ہاں پرستش کی رسم کی نماز کہا جاتا تھا۔(یہ لفظ ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہٰذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح ''اقیموا الصلوٰۃ'' کا ترجمہ ہوگیا۔نماز پڑھو۔جب گاڑینے اس طرح پٹری بدلی تو اس کے پہیے (؟) کا ہر چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا۔چنانچہ اب حالت یہ ہوچکی ہے کہ اقیمو االصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی پرستش کرنا''۔

(قرآنی فیصلے، ص ۲۶، ۲۷)

(۲) ''قرآن کریم نے ''نماز پڑھنے'' کے لئے نہیں کہا۔قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے۔مسلمان نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انہوں نے نظام الصلوٰۃ کو قائم نہیں کیا انکی نماز، ایک وقت معینہ کے لئے، ایک عمارت (مسجد) کی چار دیوار کے اندر، ایک عارضی عمل بن کررہ جاتی ہے''۔ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۲۸)

(۳) معاشرے کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہوتی جائے، قلب ونظر کا وہ انقلاب جو اس معاشرے کی روح ہے''۔

(نظام ربوبیت، ص ۸۷)

کم از کم دو وقت کی نماز :-

''سورہ نور میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کا ذکر (ضمناً) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہئے کہ وہ تمہاری (Privacy) کے اوقات میں اجازت لے کر کمرے کے اندر آیا کریں۔یعنی مِنۡ قَبۡلِ صَلٰوةِ الۡفَجۡرِ وَحِيۡنَ تَضَعُوۡنَ ثِيَا بَكُمۡ مِّنَ الظَّهِيۡرَةِ وَمِنۡۢ بَعۡدِ صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ۔ (۲۴/۵۸) ''صلوٰۃ الفجر'' سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتاردیتے ہو اور صلوٰۃ العشاء کے بعد''۔اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوۃ کیلئے (کم از کم) یہ دواوقات متعین تھے۔جبھی تو قرآن کریم نے انکا ذکر نام لے کر کیا ہے''۔ (لغات القرآن از پرویز، ج ۳، ص ۱۰۴۳-۱۰۴۴)

نماز میں ردوبدل :

''جس اصول کا میں نے اپنے مصمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادات دونوں پر منطبق ہوگا۔یعنی اگر جانشین رسول اللہ ﷺ (یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا۔اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی''۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۴-۱۵)

زکوٰۃ :-

(۱) ''زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اس لئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریات ملی پر ہے۔حتی کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت وہ سب کچھ وصول کرسکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زاید ہو، لہٰذا جب سی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی''۔

(قرآنی فیصلے، ص ۳۵)

(۲) ''ظاہر ہے کہ ہماری حکومت ہنوز اسلامی حکومت نہیں ہے۔اس لئے جیسا کہ اوپر لکھا جاچکا ہے۔آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔حکومت ٹیکس وصول کررہی ہے۔اگر یہ حکومت اسلامی ہوگئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہوجائے گا ایک طرف ٹیکس اور اس کے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ، قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے''۔ (قرآنی فیصلے، ص ۳۷)

(۳)　　''اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پا جائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو اس کی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی۔؎

(سلیم کے نام، پانچواں خط، ج ا ص ۷۷-۷۸)

(۴)　　''زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں تغیر و تبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی''۔　　(قرآنی فیصلے، ص ۱۲)

(۵)　　زکوٰۃ سے مراد اڑھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے جس کی سرانجام دہی مؤمنین کے ذمہ ہے''۔　　(نظامِ ربوبیت، ص ۱۶۴)

(۶)　　ایتاءِ زکوٰۃ -نوع انسانی کی نشو نما کا سامان بہم پہچانا (تزکیہ کے معنی میں نشو و نما - بالیدگی)''۔　　(نظام ربوبیت، ص ۸۷)

صدقات اور صدقۂ فطر :-

(۱)　　''صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومت اسلامیہ کی طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقۂ فطر ہے۔
(قرآنی فیصلے، ص ۵۰)

(۲)　　اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر نکال کر اپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے گا۔ تو روزے معلق رہ جائیں گے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گویا صدقۂ فطر ملت کے اجتماعی مصالح کے لئے نہیں بلکہ ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا دیا جاتا ہے تا کہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی.........لیکن جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی۔ قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر، بیدر، بھوکی ننگی، اسلام کے ماتھے پر کلنگ کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام کی لئے آلۂ کار کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے''۔

(قرآنی فیصلے، ص ۵۱، ۵۲)

حج :

(۱)　　''نماز ان کی پوجا پاٹ، حج ان کی یاترا، رسوم باقی، خود فنا......حج کرنے جاتے ہیں تا کہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کر کے لیتے آئیں تا کہ اسے مردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکرات موت کی ہچکیاں جن میں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے''۔　　(معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۹۲)

(۲)　　''اول تو حج ہی اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض ''یاترا'' بنکر رہ گیا ہے۔ حاجی وہاں جاتے ہیں تا کہ اپنے تمام سابقہ گناہ آب زمزم سے اس طرح کے واپس آ جائیں جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو''۔　　(قرآن فیصلے، ص ۶۳)

(۳)　　''حج عالم اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جس اس امت کے مرکز محسوس (کعبہ) میں اس اغراض کی لئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام اجتماعی اُمور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی رو سے تلاش کیا جائے اور اس طرح یہ امت اپنے فائدہ کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے''۔

(لغات القرآن، ج ۲، ص ۴۷۴)

قربانی:-

(۱)　　''حج عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس کا نام ہے، اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد و نوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ تھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بن کر رہ گئی ہے۔　　(رسالۂ قربانی از پرویز، ص ۳)

(۲)　　قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے.....عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگانِ ملت ایک لائحۂ عمل طے کر لیں گے تو اس کے بعد منیٰ

کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا جہاں یہ باہمی بحث وتمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی، آج صبح پاکستان والوں کے ہاں۔شام کو اہل افغان کے ہاں۔اگلی صبح اہل شام کی طرف۔وقس علی ذلک۔ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کر لئے جائیں گے۔امیر بھی غریب بھی۔اس مقصد کی لئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے،ص۵۵)(۳)

مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں......اس لئے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے......ذرا حساب لگائیے کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے......اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس لاکھ کی آبادی میں سے اگر پچاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔اب اس حساب کو پورے پاکستان پر پھیلائیے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں؟

لیکن اگر ہمیں سوچنا آ جائے تو پھر ہماری بربادی کیوں ہو؟

(قرآنی فیصلے،ص۵۵،۵۶)

(۴) ''مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحبِ نصاب پر واجب ٹھہرایا جاتا ہے کہیں اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گذر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے''۔

(قرآنی فیصلے،ص۶۴)

(۵) ''قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔اب جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دبائے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصود خداوندی ہے اور نہ ہی ان کی ہم آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد وغایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی وذلك خران المبين۔

(قرآنی فیصلے،ص۶۵)

تلاوت قرآن کریم:۔

''یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے ''ثواب'' ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔یہ عقیدہ درحقیقت عہد سحر کی یادگار رہے''۔

(قرآنی فیصلے،ص۱۰۴)

ایصالِ ثواب :۔

''اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ ''ایصال ثواب'' کا عقیدہ کس طرح ''مکافات عمل'' کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا جنہیں مٹانے کے لئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں ان کے پاس موجود ہے۔اس سے بڑا تغیر بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا۔ (قرآنی فیصلے،ص۹۸)

دین کے ہر گوشہ میں تحریف ہو چکی ہے :۔

''وہ دین جو محمد رسول اللہ ﷺ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا کونسا گوشہ اور کون سا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی''۔ (قرآنی فیصلے، ص۶۶)

برہموسماجی مسلمان :۔

''یہ ہر رنگ کی ''خدا پرستی'' میں ''نیک عملی'' کی راہیں بتانے والے'' برہموسماجی مسلمان'' کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے ''خدا پرستی'' کسے کہتے ہیں اور ''نیک عملی'' کیا ہوتی ہے؟''۔ (سلیم کے نام اٹھارواں خط، ج۲،ص۱۵)

قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے :۔

''اسی حقیقت کو قرآن نے سورۂ آل عمران میں زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔اس میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کون سی اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز وفلاح اور سعادات وبرکات کی یہی ایک راہ ہے۔وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۔(۳/۸۵) جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کر لے گی تو اس کی یہ راہ قابل قبول نہیں ہوگی۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آخر الامر تباہ وبرباد

ہوجائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کَیْفَ یَھْدِی اللّٰہُ قَوْماً کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ بھلا سوچو کہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کردے گا جس نے ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کرلی ہو وَشَھِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَ ھُمُ الْبَیِّنٰتُ حالانکہ ان کی طرف خدا کا واضح ضابطہٗ حیات آچکا تھا اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرچکے تھے کہ ان کے رسول نے اس ضابطہٗ حیات پر عمل پیرا ہو کر کس طرح تعمیری نتائج پیدا کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم کفر کی راہ اختیار کرلی۔ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ سو ایسی ظالم قوم کو خدا کس طرح سعادتوں کی راہ دکھائے! اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ اَنَّ عَلَیْھِمْ لَعْنَةَ اللّٰہِ وَالْمَلَآئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ان کی اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہوگئے جو نظام خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوئی تھیں اور ان تمام آسائشوں سے بھی محروم ہوگئی جو فطرت کی قوتوں کو مسخر کرنے سے ملتی تھیں حتی کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوری قومیں بھی انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیتیں اور ور دور رکھتی ہیں لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ۔اس بنا پر کہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا ہے ان کی اس تباہی میں کس طرح کمی واقع نہیں ہوسکتی، نہ ہی انہیں اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی جتنی مہلت خدا کے قانون امہال و تدریج کی رو سے ملا کرتی ہے......

دیکھو سلیم! قرآن نے واضح الفاظ میں بتادیا ہے کہ اس امت کو جو سرفرازیاں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بینات (قرآن کے واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے پھر جب انہوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے محروم ہوگئے۔ (سلیم کے نام سینتیسواں خط، ج ۳، ص ۱۹۷ تا ۱۹۹)

پرویزی شریعت میں صرف چار چیزیں حرام ہیں :-

محمد صبیح ایڈوکیٹ نے دارالاشاعت قرآن ٹھٹھہ سے ۹۶ صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام ہے ''حلال و حرام کی تحقیق'' ماہنامہ ''طلوع اسلام'' بابت مئی ۱۹۵۲ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئی جو داد تحقیق دی گئی ہے درج ذیل ہے۔

''سید محمد صبیح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں''۔ یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہمارے مروجہ اسلام میں حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شئے کو حرام قرار دیدے، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے (طلوع اسلام مئی ۵۲ء، ص ۶۹)'' چودھری غلام احمد پرویز کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد و نظریات سے پر ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انہوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کرلیا ہے۔

حضرات علماء کرام از روئے شرع بیان فرمائیں کہ اس فرقہ کے بانی اور اس کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھنا جائز ہے؟ اور کیا وہ کسی مسلمان کے وارث ہوسکتے ہیں؟ بینو اوتوجروا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب واللّٰہ الموفق للصّواب

الحمدللّٰہ رب العالمین، والعاقبة للمتقین، ولا عدوان الاعلے الظالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین اما بعد۔

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس کی تشریح و تفسیر کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے قول و فعل اور تقریر سے قرآن کریم کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت نے آپ ﷺ کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا اور اس طرح قرآن کریم کی تعبیر و تشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہوگئی جس طرح اس کے الفاظ محفوظ ہیں۔

پھر امت کے مسلسل تعامل و توارث نے اس کی حفاظت پر مہریں ثبت کیں، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تعبیر کرے یا ضروریات دین اللہ، رسول ﷺ، آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی کوئی نئی تشریح کرکے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے جو امت کے اجماع اور

اس کے چودہ سو سالہ تعامل وتوارث کے خلاف ہو۔

اسی طرح امت مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآن کریم کی ہدایت اور حکم کے بموجب اطاعت رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جزو لا ینفک سمجھا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات وشرعی مصطلحات میں نئی نئی تعبیر وتشریح کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ وقرامطہ نے برپا کیا، امت نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل کفر الزنا دقة والملاحدة. الی ان قال. وتلعّبوا بجميع ايات كتاب الله عزوجل فى تاويلها جميعاً بالبواطن التى لم يدل على شئ منها دلالة ولا امارة ولا لها فى عصر السلف الصالح اشارة وكذلک من بلغ مبلغهم من غير هم فى تعفية اثار الشريعة ورد العلوم الضرورية التى نقلتها الامة خلفها عن سلفها. (ص ۴۴۵، ملاحظه هو اكفار الملحدين، ص ۱۵)

محقق محمد بن ابراہیم انور یرایثار الحق ص ۴۴۵ فرماتے ہیں:

جیسے زنادقہ اور ملاحدہ کا کفر ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات کو کھلونا بنالیا اور ان کی تاویل ظاہری معنی سے پھیر کر ایسے خودساختہ معانی سے کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ اور نہ سلف امت سے اس بارے میں کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم اُن لوگوں کا ہے جو آثار شریعت کے مٹانے اور ضروریات دین کے (جو سلف سے خلف تک بتوارث چلے آرہے ہیں) انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔

<u>اور علامہ محمد امین شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں:-</u>

يعلم مماهنا حكم الدروز و اليتامنة فانهم فى البلاد الشامية يظهرون الاسلام والصوم والصلاة مع انهم يعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمرو الزنا وان الالوهية تظهر فى شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج يقولون المسمى بها غير المعنى المراد ويتكلمون فى جناب نبينا محمد ﷺ كلمات فظيعة، وللعلامة المحقق عبدالرحمن العمادى فيهم فتوى مطولة. وذكرفيها. انهم ينتحلون عقائد النصيرية و الاسما عيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم فى ديار الاسلام بجزية ولا غيرها ولا تحل منا كتحهم ولا ذبائحهم.

(ج ۳، ص ۳۱۱، طبع استنبول)

یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ و نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں

اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں۔ علامہ محقق عبدالرحمٰن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جس میں اُنھوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں، نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذموم اغراض کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد آنجہانی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات و نصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا آخر علماء حق نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عنایت اللہ مشرقی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا استہزاء واستخفاف کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول کو بحیثیت امیر کے مطاع مانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔

غرض علماء امت کا ہمیشہ یہ اہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندیقوں اور ملحدوں کے کفر والحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدہ الٰہی پورا کریں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله يتقون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وبتاويل الجاهلين"۔

ترجمہ: ''ہر پچھلی نسل میں ارباب دیانت اس علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور جاہلوں کی من مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے''۔

اب اس دور کے ملحدوں اور زندیقوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد پرویز نے اپنے ذمہ لی ہے۔ استفتاء میں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں:

''تنقیحات''

(۱) قرآن کریم میں جہاں بھی ''اللہ اور رسول'' کا نام آیا ہے اس سے مراد ''مرکز ملت'' ہے۔

(۲) جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد ''مرکزی حکومت کی اطاعت'' ہے۔

(۳) قرآن کریم میں ''اولی الامر'' سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں۔

(۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

(۵) رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

(۶) رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بہ حیثیت ''مرکز ملت'' آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

(۷) ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

(۸) قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

(۹) شریعت محمدیہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی ''شریعت'' وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے۔

(۱۰) مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق غرض جس چیز میں چاہے رد و بدل کر دے۔

(۱۱) ''مرکزِملت'' اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردوبدل کرسکتا ہے۔

(۱۲) حدیث عجمی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔

(۱۳) آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا مذاق اُڑانا اور اس سے تمسخر کرنا۔

(۱۴) آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

(۱۵) تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کردیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہوگئے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے نہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷) آخرت سے مراد مستقبل ہے۔

(۱۸) جنت وجہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

(۱۹) فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ ''ایمان بالملائکہ'' کا مطلب یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔

(۲۰) جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔

(۲۱) قرآن کریم کے مفہوم میں الحاد۔

(۲۲) آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوعِ انسانی ہے۔

(۲۳) جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(۲۴) معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور ''مسجد اقصیٰ'' سے مراد مسجد نبوی ہے۔

(۲۵) تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

(۲۶) ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے مسلمانوں کو پلائی گئی ہے۔

(۲۷) انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریہ ارتقا کے مطابق ہوتی ہے۔

(۲۸) نماز ''پوجاپاٹ'' روزہ ''برت'' اور حج ''یاترا'' ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان اُمور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ۔

(۲۹) نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ ''قیام صلوٰۃ'' یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوعِ انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔

(۳۰) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے۔

(۳۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔

(۳۲) آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوتا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہوجائے گا۔

(۳۳) صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔

(۳۴) حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بیان المی کانفرنس ہے۔

(۳۵) قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے ''راشن'' مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

(۳۶) تلاوت قرآن کریم ''عہد سحر'' یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

(۳۷) ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔

(۳۸) دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے۔

(۳۹) قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے۔اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔

(۴۰) صرف چار چیزیں مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام وحلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

مذکورہ بالا عقائد ونظریات نصوص قرآن وحدیث، اجماع اور چودہ سو سالہ تعامل وتوارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔اب ہم ہر تنقیح کا قرآن وحدیث واجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تا کہ واضح ہو جائے غلام احمد پرویز نے کس طرح اسلام کو مسخ کر کے ایک نئے الحاد وزندقہ کو جنم دیا ہے۔

''قرآن کریم میں جہاں بھی ''اللہ ورسول'' کا نام آیا ہے

اس سے مراد مرکز ملت ہے

یہ کھلی ہوئی تحریف والحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے واضح رہے کہ لفظ ''اللہ'' کی دللت اپنے معنی پر ظاہر وقطعی ہے اور اسی طرح لفظ رسول'' کی دلالت بھی، اور الفاظ شرعیہ کے معنی ظاہر وقطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا الحاد وزندقہ کے سوا کچھ نہیں۔

لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی اور ''اللہ ورسول'' کی دلالت ''مرکز ملت'' پر ان تینوں دلالتوں میں سے کوئی سی بھی نہیں۔عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی لغت میں بھی اللہ ورسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت ہے، قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے، اللہ ورسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں۔عربی زبان کے اشعار ومحاورات محفوظ ہیں۔پرویز نے اللہ ورسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جاسکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذات گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ ورسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوس قدسیہ کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔پھر قرآن کریم کی بیشمار آیات میں اللہ ورسول کا ذکر آتا ہے اگر اس سے مرکز ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟ مزید برآں قرآن کریم میں اللہ ورسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔کیا مرکز ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہوگا؟ اللہ ورسول کے خلاف ذرا بھی عقیدت میں فتور آجائے تو کفر ہے، کیا مرکز ملت کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ جو قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکز ملت کی ہوں گی؟

الغرض اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت قطعاً نہیں ہوسکتا یہ صراحۃً الحاد وزندقہ ہے اور الفاظ قرآن کو باطنی مفاہیم پہنانے کی بدترین کوشش، قرآن کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌO

ترجمہ: بلاشبہ وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد (کجروی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو آئے گا قیامت کے دن امن سے کئے جاؤ جو چاہو بیشک جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوتی آیات کو سن کر جو لوگ کجروی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں واہی تباہی شبہات پیدا کر کے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ممکن ہے وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں۔مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔فی الحال اس نے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا ''اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ'' یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اس کی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

''جہاں اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے''

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد و زندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی وظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہوں گے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کیے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظامِ حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی کیا شکل ہوگی؟

یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کا اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے سارے دین کی عمارت اسی مقام پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

''قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ''۔

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پس اگر تم اس سے اعراض کرو تو (یاد رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا''۔

''قرآن کریم میں ''اولی الامر'' سے مراد افسران ماتحت ہیں''۔

یہ قرآن مجید کی کھلی ہوئی تحریف ہے۔ یاد رہے کہ آیت کریمہ ''اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ''۔ کی جو تعبیر و تشریح پرویز کی عبارت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے ''اللہ کی اطاعت'' سے مراد وہ اوامر الٰہیہ ہیں جو قرآن کی صورت میں امت کو دیئے گئے ہیں اور ''اطاعت رسول'' سے مراد وہ احکام نبویہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور ''اولی الامر'' سے مراد وہ با اقتدار طبقہ ہے جو تفقہ فی الدین کے وصف سے متصف ہو اور اعلاء کلمۃ اللہ اور اجراء احکام شریعت میں دل و جان سے ساعی ہو، نیز وہ علماء ربانی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباسؓ جو ''ترجمان قرآن'' اور ''حبر امت'' کے لقب سے عہد صحابہ میں مشہور ہوئے ہیں ان سے ''اولی الامر'' کی جو تفسیر الدر المنثور میں بروایت ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے وہ یہ ہے:

''یعنی اھل الفقه والدین اوھل طاعة اللّٰه الذین یعلمون الناس معانی دینھم ویأمرنھم بالمعروف وینھونھم عن المنکر فاوجب اللّٰه طاعتھم علی العباد''۔ (ج ۲، ص ۱۷۶)

ترجمہ: یعنی وہ حضرات جو فقہ و دین کے حامل ہوں اور اللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اور لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہوں، نیکی کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے بندوں پر فرض کی ہے۔

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو الدر المنثور، ج ۲ ص ۱۷۶)

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی عمر گی قرآن و سنت کی مزاولت میں گزری ہو اور جو سرتاپا شریعت مقدسہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں وہی اللہ اور اس کے رسول کے دین کی تعبیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کو واجب قرار دیا جاسکتا ہے، جاہل بے دین، یا فاسق اور بد عقیدہ افسران ماتحت اور حکامِ وقت جنہوں نے انگریز کی اطاعت و خدمت گزاری میں اپنی زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر و تشریح کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں ''اولوالامر'' کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں، اور بعض روایات میں صرف صحابۂ کرام کو ''اولی الامر'' کا مصداق قرار دیا ہے، ان تشریحات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کرسکتا ہے کہ ''اولی الامر'' سے افسران ماتحت اور اللہ و رسول سے ''مرکز ملت'' یا ''نظام حکومت'' مراد لینا صریح کفر و الحاد نہیں تو اور کیا ہے۔

''رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے''

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعت رسول دین کے مسلمات میں سے ہے امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات نے اطاعت رسول کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا ہے، رسول پر ایمان لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے

رسول کی اطاعت فرض ولازم تھی، دیکھئے قرآن کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ط (النساء ع ۹ پ)

ترجمہ: ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ج (النساء، ع ۱۱، پارہ ۵)

ترجمہ: جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور محبتِ الٰہی کے دعویداروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر وعیاں ہوگی جب کہ تم اتباع واطاعت میں سرگرم ہوگے۔ معلوم ہوا اتباع رسول کے بغیر محبت الٰہی اور اتباع قرآن کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے، ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (آل عمران، ع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اطاعت رسول کی اہمیت کی پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ۔

(آل عمران، ع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: آپ کہدیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی پھر اگر اعراض کریں تو (سنا دیجئے) کہ اللہ کو کافروں سے محبت نہیں۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (آل عمران، ع ۱۴، پارہ ۴)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔ (الانفال، ع ۳، پارہ ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس سے مت پھرو سن کر۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُكُمْ۔

(الانفال، ع ۶، پارہ ۱۰)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاری رہے گی تمہاری ہوا۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔

(النور، ع ۷، پارہ ۱۰)

ترجمہ: اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَ حُمِّلَ وَ عَلَیْكُمْ مَّ حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ط وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔ (النور، ع ۷، پارہ ۱۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، پھر اگر تم اعراض کرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا اگر اس (رسول کی) اطاعت کرو گے تو ہدایت پاجاؤ گے اور پیغام لانے والے کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّكٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(النور، ع ۷، پارہ ۱۸)

ترجمہ: قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۔ (محمد، ع ۴، پارہ ۲۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول ابار بار تاکیدی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ ﷺ کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کالعدم ہے، اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (ﷺ) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور زبان وقلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ارشاد ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً۔

(النسآء، ع ۹، پارہ ۵)

ترجمہ: سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اُٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیت کریمہ جس حقیقت کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اطاعت رسول کے بارے میں شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امت محمد یہ ﷺ قیامت تک اس کے ماننے کی مکلف ہے۔

غرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيْناً۔

(الاحزاب، ع ۵، پارہ ۲۲)

ترجمہ: اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو وہ صریح اور صاف گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کے لئے سعادت وسلامتی کی راہ یہی ہے کہ رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں ضلال وگمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقم طراز ہیں:

"ای ان یختاروا من امرھم ماشاؤا بل یجب علیھم ان یجعلوارأیھم تبعاً لرأیه علیه الصلوٰۃ والسلام واختیارھم تلوًا لا ختیارہ۔ (روح المعانی، ص ۲۲، ج ۲۲)

ترجمہ: یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان پر لازم ہے کہ اپنا آراء کو جناب رسول اللہ ﷺ کی رائے مبارک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکیدی حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (النور، ع ۹، پارہ ۱۸)

ترجمہ: سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے حکم کا اس سے کہ آ پڑے ان کچھ خرابی یا پہنچے ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْراً۔

(النساء، ع ۷، پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم اس کو حوالہ کریں گے وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو امت پر فرض ولازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند احادیث ہدیہ ناظرین ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہﷺ کامتی یدخلون الجنۃ الامن ابی قیل من ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہﷺ نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کریں! عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

عن جابر فی حدیث طویل۔ فی اٰخرہ۔

''فمن اطاع محمداً فقد طاع اللہ ومن عصی محمداً فقد عصی اللہ و محمد فرق بین الناس''۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے کہ جس نے محمدﷺ کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمدﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور محمدﷺ خطِ امتیاز کھینچنے والے ہیں مومن اور کافر کے درمیان۔

عن مالك بن انس مرسلاً قال قال رسول اللہﷺ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتہ رسولہ۔ (مؤطا)

جناب رسول اللہﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم اس پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

عن جابر قال قال رسول اللہﷺ: والذی نفس محمد بیدہ لو بدا کم موسی فاتبعتموہُ ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیاً وادرك نبوتی لاتبعنی۔(دارمی)

ترجمہ: جناب رسولﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ اور اگر وہ بھی بقیدِ حیات ہوتے اور میری نبوت پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔

پرویز کے کفر وضلال کا نقطۂ اولیں اطاعت رسول کا انکار ہے اسی لئے علماء امت نے اطاعت رسول کو اصل دین قرار دیا تھا اور اس سے سر مو تجاوز کو زیغ وضلال کا سرچشمہ، امام اہل سنت امام احمد بن حنبل الشیبانی کے الفاظ پڑھیے پرویز پر یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الامام احمد فی روایۃ الفضل ابن زیاد۔ نظرت فی لامصحف فوجدت طاعۃ الرسولﷺ فی ثلاثۃ وثلاثین موضعاً ثم جعل یتلو فلیحذر الذین یخالفون عن المرہ ان تصیبھم فتنۃ) الأیۃ وجعل یکررھا ویقول وما الفتنۃ الشرك لعہ اذارد بعض قولہ ان یقع فی قلبہ شئی من الزیغ فیزیغ قلبہ فیھلکہ وجعل یتلو ھذا الأیۃ (فلا وربك لا یومنون حتی یحکموك فیما شجربینھم)

(الصارم الملول علی شاتم الرسول ص ۵۵)

ترجمہ: امام احمدؒ نے فرمایا (جیسا کہ فضل بن زیاد کی روایت ہے) کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو تینتیس (۳۳) مقامات پر جناب رسول اللہﷺ کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر آپ اس آیت کی تلاوت فرمانے لگے فلیحذر الذین الخ (چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول (ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو کوئی فتنہ نہ پہنچ جاء) امام ممدوح اس آیت کو بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ فتنہ کیا ہے؟ شرک ہے، ہوگا یہ کہ جب کوئی شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے دل میں کجی سی پیدا ہوگی اور پھر جب اس کا دل کجی میں مبتلا ہو جائے گا تو اس کو ہلاک کر دے گا، اور پھر آپ یہ آیت پڑھنے لگے فلا وربک الخ (تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے تاوقتیکہ وہ اپنے اختلافات میں آپ کو حکم قرار نہ دیں۔

اطاعتِ رسول کا انکار درحقیقت رسولﷺ سے برائت و بیزاری سراسر کفر ہے۔ علامی شامی شفاء قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ:

قال ابو حنیفہؒ واصحابہ من برئ من محمدﷺ او کذب بہ فھو مرتد۔ (رد المختار، ص ۴۰۱)

ترجمہ: امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا نیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلائے وہ مرتد ہے۔

رسول کے فیصلوں سے انکار درحقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے کفر ہے۔ آیت کریمہ ''وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ'' کی

تفسیر سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی لکھتے ہیں:

ای الا لیطیعه من بعث الیه ویرضی بحکمه فمن لم یرض به لم یرض برسالته فهو تارك لما یجب علیه کافر...... قال القاضی کانه ای الله احتج بذلك وعلیٰ ان الزی لم یرص بحکمه وان اظهر الاسلام کافر وقیل فی توجیهه ان لم یرص بحکمه لم یرض بحکم الله تعالیٰ ومن لم یرض بحکم الله تعالیٰ فهو کافر۔ (نسیم الریاض، ج۳، ص ۳۵۲)

یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا ہے اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضا مند اظہار کریں لہٰذا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں وہ اس کی رسالت سے بھی راضی نہیں وہ اپنے فرض کا تارک اور کافر ہے قاضی (عیاض) نے فرمایا گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضا مند نہ ہو اگر چہ وہ اسلام کا اظہار کرے کافر ہے، آیت کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر بھی راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں سے بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں۔

لطف یہ ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے'' غلام احمد پرویز خود بھی اپنے فتویٰ کی رو سے کافر ہے۔ پرویز کا یہ فتویٰ ۵۳ء میں دار المصنفین کے موقر ماہنامہ ''معارف'' میں شائع ہوا تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلّات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

''اتباع رسول کی اس سے بین دلیل اور کون سی ہوسکتی ہے لہٰذا یہ واضح ہوگیا کہ بعض وقتی اور خالصتاً عاضی معاملات میں حضور کی اطاعت بہ حیثیت امیر قوم تھی لیکن حضور کی اطاعت بہ حیثیت رسول مستقل اور قیامت تک کیلیے فرض بلکہ شرط ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سرتابی ابدا آباد کے جہنم کو موجب ہوتی ہے''۔

(ایشیا لاہور، ۱۷ اپریل ۶۲ء، جلد ۱۱، شمارہ ۱۴، ص ۱۰، کالم ۳)

یہ کہنا کہ ''رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے''۔

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت ﷺ کی ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت ﷺ، معلم، مربی، شارح کتاب الٰہی امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہیں یہی وجہ ہے جس کی بنا پر آپ ﷺ کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپ ﷺ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ ﷺ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے، امور مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کے لئے آیات ذیل نزر ڈالئے:

رَبَّنَا وَابعَثْ فِیهِمْ رَسُولاً مِّنهُمْ یَتلُوا عَلَیهِمْ اٰیاتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَ یُزَکِّیهِمْ۔ (البقرہ-ع ۱۳، پارہ ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو اُنہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی ''تعلیم'' دے اور ان کا ''تزکیہ'' کرے۔

اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں

(۱) لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا۔

(۲) اُنہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دینا۔

(۳) ان کا تزکیہ و تربیت کرنا۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیهِمْ۔ (النحل-۶، پارہ ۱۴)

ترجمہ: اور (اے نبی) یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح کردو وہ چیز جو اُن کی طرف اُتاری گئی ہے۔

یعنی آنحضرت ﷺ کا کام ہی یہ ہے کہ ''کتاب اللہ'' کے مضامین کو خود کھل کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب وہی معتبر ہے جو احادیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرَاكَ اللّٰهُ۔

(النساء-ع ۱۶، پارہ ۱۵)

ترجمہ: بیشک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تا کہ تم لوگوں کے درمیان جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول (ﷺ) ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جارہا ہے لہٰذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپ ﷺ کے فیصلوں سے سرمو تجاوز نہ کریں اور آپ ﷺ کے فیصلوں کے سامنے گردنیں جھکادیں۔

يَامُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔ (الاعراف– ع ۱۹، پارہ ۹)

ترجمہ: وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اور بندھن اتار دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔

اس آیت شریفہ میں آنحضرت ﷺ کو ذیل کے تشریعی اختیارات تفویض کئے جارہے ہیں۔ (۱) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ (۲) پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا۔ (۳) لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتار دینا جن میں پچھلی امتیں بتلا تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی جن حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

''رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بحیثیت ''مرکزِ ملت'' آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے''۔

یہ بات بھی کفر ہے کیونہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس قیامت تک کے لئے واجب الاطاعت ہے اور آپ ﷺ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول نبی ہیں اور جب آپ ﷺ کی رسالت و نبوت باقی ہے تو آپ ﷺ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی۔

اس لئے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ ''اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے'' قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جاسکتی پھر قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آتا ہے۔ اس کی پرویز کیا تاویل کرے گا۔

''ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے''

یہ صریح الحاد و زندقہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہٰذا قیامت تک کے لئے ہدایت و سعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ ''کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے'' رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ ﷺ نے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں یہ آپ ہمارے ل ءمطاع تھے نہ آمر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالتالعیاذ باللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہوچکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار و ایمان بے معنی ٹھہرا۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعوی سچا نہیں ہوسکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا بتاکید حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعت رسول کو ہر زمانے کے لئے سند و حجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرت ابوبکر وعمر و دیگر خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی احادیث وارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟ اسلام کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اُٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

''قرآن کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ وخیرات، زکوۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں''

یہ بھی کفرِ صریح ہے، کتاب وسنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کے عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انکار وجحود ہے، قرآن کریم نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقاً وَّعَدْلاً ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج

(الانعام- ع۱۴، پارہ۸)

ترجمہ: تیرے رب کا کلمہ صدق وعدل کے ساتھ مکمل ہو گیا کوئی بدلنے والا نہیں اس کی بات کو۔

کلمات اللہ میں وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ وخیرات، زکوۃ وغیرہ تمام احام شامل ہیں نیز

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

(المائدہ- ع٦، پارہ٦)

ترجمہ: جو ما انزل اللہ کے مطابق معاملات کے فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

میں تمام احکام مذکورہ داخل ہیں، اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدیلی کی جاسکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ (البقرہ- ع۱، پارہ۱)

ترجمہ: کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔

اصل یہ ہے کہ غلام احمد پرویز شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشترا کی نقطۂ نظر اختیار کئے ہوئے ہے، اور اس کا نام اس نے ''قرآنی نظام ربوبیت'' رکھا ہے اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرضہ، لین دین، زکوۃ وغیرہ کے احکام صراحۃً شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآن کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہیں، بالفاظ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائے گا اور نظام ربوبیت کا سورج طلوع ہو گا یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً ضرور فرمایا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظام ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدقہ وخیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وت تک کے لئے دے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم نہ ہو جائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں محمد رسول اللہ والذین معہ کے دور سعادت میں پرویز کا تصنیف کردہ نظام ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں۔ درصورت اثبات تاریخ کے کسی حوالہ سے دکھلایا جاسکتا ہے کہ عبوری دور کے احکام ختم ہو گئے تھے؟؟

اور درصورت نفی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہو سکا اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا عہد سعادت آ گئیں بھی جب اس کا متحمل نہ ہو سکا تو اس خود ساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

''شریعت محمدیہ ﷺ یہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب ومدون کرے''۔

یہ بھی کفرِ صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار، شریعت محمدیہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے، ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کرسکتا ہے اور

جب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھہری پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کو شریعت جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کسی طرح مل گیا۔

پھر اطاعت رسول یا اتباع رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عاضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت و اتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کرلی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے دین و شریعت سے نہ پھرنا بلکہ اسی پر قائم و دائم رہنا۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًاوَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ O (آل عمران–ع۱۵، پارہ۴)

ترجمہ: اور محمد (ﷺ) تو ایک رسول ہیں، گذر چکے آپ سے پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کردئے جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے اُلٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا اُلٹے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا اور اللہ ثواب دے گا شکر گذاروں کو۔

اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔ (الاحزاب–ع۳، پارہ ۲۱)

ترجمہ: بیشک تمہارے لئے رسول (ﷺ) اللہ کی ذات میں عمدہ نمونہ عمل ہے اس شخص کے لئے کہ جو اللہ اور روز آخرت سے آس لگائے ہو۔

تو اس سے مقصد یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی صرف آپ ﷺ کے عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آیت کریمہ تمام مسلمانوں کو بلا استثناء کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہر سچے مومن کے لئے جناب رسول ﷺ نمونہ کامل ہیں۔

صحابۂ کرامؓ اسی آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سنت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجه و ابن ابی حاتم عن حفص بن عاصم قال قلت لعبدالله ابن عمر رضی الله عنهما رأيتك فی لسفر لا تصلے قبل الصلاة ولا بعدها فقال يا ابن اخی صحبت رسول الله ﷺ كذا وكذا فلم اُره يصلے قبل اصلاة ولا بعدها ويقول الله تعالىٰ لقد كان لكه فی رسول الله اسوة حسنة واخرج عبدالرزاق فی المصنف عن قتادة قال هم عمر بن الخطاب رضی الله عنه ان ينهی عن الحبرة فقال رجل اليس قدرايت رسول الله ﷺ يلبسها قال عمر بلىٰ قال الرجل الم يقل الله تعالىٰ لقد كان لم فی رسول الله اسوة حسنة واخج الشيخان وغيرهما عن ابن عباس قال اذا حرم الرجل امراته فهو يمين يكفرها وقال لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة الی غير ذلك من الاخبار۔

(روح المعانی، ج۱۲، ص۱۶۸)

ترجمہ: ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے عرض کیا ''میں نے آپ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ نے فرض نماز سے پہلے سنن و نوافل پڑھتے ہیں اور نہ اُس کے بعد اس پر آپ نے فرمایا برادر زادے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کافی عرصہ رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوا دیکھا اور نہ اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة۔ محدث کبیر عبدالرزاق مصنف میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھاری دار کپڑے کے پہننے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص نے کہا ''کیا آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں، اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا لقد كان كم فی رسول الله اسوة حسنة بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پر اپنی بیوی کو حرام کرلے تو وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لقد كان كم فی رسول الله اسوة حسنة۔

مزید باآں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (حشر–ع۱، پارہ۲۸)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔

اس آیت پر منکرین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فئی اور غنائم کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ خصوص سبب۔ آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجی فرماتے ہیں:

هذا محمول على العموم فى جميع اوامره ونواهيه لانه لا يامر الّا بصلاحٍ ولا ينهى الّا عن فساد وان كانت الاية ولت فى الفئى والغنائم اذا العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب۔

ترجمہ: یہ حکم جناب رسول اللہ ﷺ کے تمام اوامر ونواہی کے لئے عام ہے کیونکہ آپ کسی خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی خرابی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں اور گو یہ آیت فئی اور غنائم کے بارے میں اتری ہے تاہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ ہے خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیت ذیل میں شریعت محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف تصریح موجود ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے ساری امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (الجاثیہ-ع۲، پارہ ۲۵)

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر لگا دیا ہے تو اسی پر چلئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ علم نہیں رکھتے۔

پھر ساری امت دورِ رسالت سے لے کر آج تک اس پر متفق اللسان ہے کہ شریعت محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر امت دنیا و آخرت میں سعادت کا مرانی حاصل کر سکتی ہے۔ اور سورۃ الجمعۃ میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت صرف اس عہد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ہے۔ ارشاد ہے:

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ (اور اس رسول کو مبعوث کیا دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے) پھر یہ کہنا کہ شریعت محمدیہ صرف اس عہد کے لئے خاص تھی کتنا بڑا کفر صریح ہے۔

”مرکز ملت کو یہ اختیار دنیا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق میں ردو بدل کر سکتا ہے یا مرکز ملت اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردو بدل کر سکتا ہے“۔

صریح الحاد وزندقہ اور کفر ہے یہ خیال باطل دراصل دو لغو نظریوں پر مبنی ہے:

(۱) اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بحیثیت مرکز ملت تھی اور اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہونا واضح ہو چکا ہے۔

مقام غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں دین اسلام کی ابدی ہونے اور آتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا اور یہ بات صاف ہوگئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الٰہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسمانی نازل ہوگی اور نہ دین وشریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوگی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ-ع۱، پارہ ۶)

ترجمہ: آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو میں نے دین کے لئے پسند کیا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ (اٰل عمران-ع۹، پارہ۳)

ترجمہ: اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو اس سے ہر گز قبول نہ ہوگا۔ اور وہ آخرت میں خسارے والوں سے ہے۔

پھر اس صاف وصریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کے لئے ہیں جب وحی آسمانی کا دروازہ بند کر دیا گیا تو خالق کے قطعی کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے، آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہو ہے! لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم قابل قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور ے دین وہ ہے جس کی تشکیل پرویز کر رہا ہے یا کوئی نام کی اصلاحی حکومت اس کے مشورہ سے کرے اس سے بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہوگا۔ گویا وحی آسمانی کی جو ابدی اور قطعی ہے چند دھریئے اور ملحد اکٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرأت اور ڈھٹائی کے ساتھ شاید ہی تاریخ اسلام میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پرویز کی کفریات میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو اس کی تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی۔

پرویز جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے کہ دین اسلام صرف عہد نبوت تک کے لئے تھا اب ختم ہو گیا اور اب تو ہر ایک نام کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے اور جو کچھ الٹا سیدھا وہ قانون بنادے بس وہی دین اسلام ہے اور وہی اس زمانے کی شریعت ہے۔ بتلایئے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زندیق اور ملحد نے بھی دی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا مؤثر نذیر ہو سکتی ہے؟۔

''حدیث عجمی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا مذہب''

حدیث کو عجمی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے، نصوص قطعیہ سے اس کا حجت ہونا ثابت ہے۔ علاوہ ازیں حدیث وسنت کا انکار درحقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیت حکمرانی کو چیلنج ہے، حدیث وسنت کا حجت ہونا ظاہر وعیاں ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات کا غیر منقطع تعامل وتوارث اس پر شاہد صدق ہے، اس وقت حجیت حدیث کے تمام دلائل کا استقصاء مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں جناب رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں:

رَبَّنَآ وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ط

(البقرہ–ع۱۵، پارہ ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔

تحویل قبلہ کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيَاتِنَا وَ يُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَالَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ۔

(البقرہ–ع۱۸، پارہ ۲)

ترجمہ: جس طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

سورۂ آل عمران میں مسلمانوں پر احسان خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جا رہا ہے۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡبَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ۔ (آل عمران– ع۱۷، پارہ ۴)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا وتزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو وہ صریح گمراہی ہی تھے۔

اور سورۂ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلاَ لٍ مُّبِيۡنٍ۔ (الجمعہ–ع۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا کہ وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے۔ اور اس سے پلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیات جلیلہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعث کو متعین کیا گیا جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) تلاوت آیات۔

(۲) کتاب وحکمت کی تعلیم۔

(۳) تزکیہ وتطہیر نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب وحکمت کی تعلیم تلاوت آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہوسکتی ہے ورنہ اس علیحدہ ذکر بے معنی تھا۔ اسی طرح ''تزکیہ'' بھی آپ کا ایسا خصوصی وصف ہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے زاید ہے ورنہ تزکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ۔ بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت وتزکیہ کی علمی وعملی تفصیل ''حدیث وسنت'' کہلاتی ہے۔ صحابہ وتابعین جن کی بصیرت قرآنی ہر زمانہ میں سند وحجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد ''سنت رسول اللہ'' ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصری قتادہ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے۔ امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی نے اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں اطاعت رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:

وذکر اللّٰہ الکتاب وھو القراٰن وذکر الحکمة فسمعت من ارضی بہ من اھل المعلم بالقراٰن یقول الحکمة سنة رسول اللّٰہ وذلك انھا وان اللّٰہ افترض طاعة رسولہ وحتم علی الناس اتباع امرہ فلا یجوز ان یقال لقول فرض الا لکتاب اللّٰہ ثم سنة رسولہ لما وصفنا من ان اللّٰہ جعل الایمان برسولہ مقروناً بالایمان بہ۔ (ص ۷۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے 'بالکتاب' کا ذکر کیا جس سے مراد قرآن کریم ہے اور الحکمة کا ذکر کیا ہے جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان علماء سے جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ کہتے سنا کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ ہے اور یہ اس لیے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اتباع رسول کو لوگوں پر حتمی قرار دیا لہٰذا کسی امر کو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔

وَاَنۡزَلۡنَا اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ۔ (النحل-ع۶، پارہ ۱۴)

ترجمہ: اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم واضح کردو لوگوں کے لئے اس کو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی ہیں آپ ان کی تبیین فرمائیں۔ تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا جس کے لئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوتا کرتی ہے بس قرآن کریم کی اسی تبیین وتشریح کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی ومطالب رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ ہیں جن کی آپ ﷺ نے اپنے عمل سے تشریح فرمائی ہے وہ ''احادیث فعلیہ'' یا ''تقریریہ'' مثلاً قرآن کریم میں "اقیموا الصلوٰة" وارد ہے آنحضرت ﷺ نے اس کی تبیین وتشریح کے سلسلہ میں فرمادیا۔

صلّوا کما رائیتمونی أصلی۔

ترجمہ: تم بھی اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

یا جب قرآن پاک میں اٰتوا الزکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت ﷺ اس کی تبیین وتشریح کے سلسلہ میں مقادیر زکوٰۃ اور وجوب زکوٰۃ احکام بتادیئے۔ یا چور کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا ہے کہ:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقۡطَعُوۡۤا اَيۡدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ۔

(المائدہ- ع۶، پارہ۶)

ترجمہ: اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو اُن کی کمائی کی سزا میں (یہ) تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ ﷺ نے بتلا دیا کہ ہاتھ کلائیسے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان وتوضیح بھی وحی ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ پر وحی آتی تھی اور وہ وحی بھی حجت شرعیہ ہوتی تھی چنانچہ آیات ذیل ملاحظہ ہوں۔

وَمَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَةَ الَّتِىۡ كُنۡتَ عَلَيۡهَآ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ يَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ مِمَّنۡ يَّنۡقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيۡهِ ۔ (البقرہ-ع۱۷، پارہ۲)

ترجمہ: اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا اُلٹے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توثیق فرمائی جا رہی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رُخ کیا جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں نہیں ملتی جس میں اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو لہٰذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ جناب رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تھا۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰىٓ اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ۔

(الحشر–ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: تم کھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اپنی جڑ پر کھڑا رہنے دیا (یہ) اللہ کے حکم سے (کیا)۔

غزوۂ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اُجاڑ دیئے جائیں تا کہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور یوں ہوں نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ باقی چھوڑ دیئے گئے تا کہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں، اس آیت میں ''اس طعن کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دے دیا گیا تھا جس کی تعمیل آپ ﷺ نے کی پھر وحی متلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُ وْ سَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنَ ذَالِكَ فَتْحًا قَرِيْباً۔ (الفتح– ع ۴، پارہ ۲۶)

ترجمہ: اور اللہ سچ کر دکھایا اپنے رسول کا خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور کترتے ہوئے بے کھٹکے۔

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا داخلہ مکہ میں ہو چکا ہے اور سر منڈا کر اور بال کتروا کر حلال ہو رہے ہیں پھر اتفاق سے اُسی سال آپ ﷺ کا قصد عمرہ کا ہو گیا صحابہ کو خیال ہوا کہ اس سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرا ادا کریں گے مگر خلاف توقع ایسا نہ ہو سکا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپسی ہونے لگی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا! کہ ہم امن وامان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے، آپ ﷺ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال ایسا ہو گا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیشک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن وامان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے۔

یہاں آنحضرت ﷺ کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جا رہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

وَاِذْاَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَذْوَاجِهٖ حَدِيْثاً فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔ (التحریم– ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: اور جبکہ پیغمبر (ﷺ) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتا دی۔ اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر کر دی تو پیغمبر نے (اس ظاہر کر دینے والی بی بی کو) تھوڑی سی بات تو جتلا دی اور تھوڑی سی بات کو ٹال گئے پھر پیغمبر نے اس بی بی کو جب وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دے دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) نے خبر کر دی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسروں سے کہہ دی ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو وحی غیر متلو ہی کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔

الغرض حدیث کا حجت ہونا اور وحی کی دو قسمیں متلو، غیر متلو ہونا قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس بات میں تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اسی لئے امت نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور اس کی حجت شرعی ہونے پر تمام امت کا اتفاق و اجماع ہے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

لولا السنة فافهم احد منّا القراٰن۔ (میزان شعرانی، ص ۲۵)

ترجمہ: اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ ''الرسالۃ'' میں فرماتے ہیں:

وسنة رسول الله مبينة عن الله معنیٰ ما اراد دایلاً علی خاصه و عامه ثم قرن الحکمة به فاتبعها ایاه ولم یجعل هذا الاحدِ من

غیر خلقه غیر رسوله۔ (ص ۷۹)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے والی ہے اور قرآن کے الفاظ عموم وخصوص کی دلالت کرنے والی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ حکمت کو قرآن کے پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔

اور امام غزالی مستصفیٰ میں رقمطراز ہیں:

دقول رسول اللّٰہ ﷺ حجة لدلالة المعجزة علی باتباعه ولا نه لا ینطق عن الھویٰ ان ھوا لا وحی یوحی لکن بعض الوحی یتلی فستمی کتاباً و بعضه لا یتلیٰ وھو السنة و قول رول اللّٰہ ﷺ حجة علی من سمعه شفاھا فامّا نحن فلا تبلغنا قوله الابلسنان اما علی سبیل التواتر واما بطریق الآحاد۔ (ص ۸۳)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات حجت ہیں کیونکہ معجزات آپ کی صداقت پر دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے حق میں وارد ہے لا ینطق عن الھوی الآیه۔ (یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وحی کے ماتحت فرماتے ہیں) لیکن وحی کی ایک قسم وہ ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ سے موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا قول اس شخص کے لئے ہے جس نے آپ سے روبرو سنا ہو حجت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی طرف آپ ﷺ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچتے ہیں تو اتر کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ۔

اور قاضی شوکانی ارشاد الفحول میں لکھتے ہیں:

اعلم انه قد اتفق سن یعتد به من اھل العلم علی ان السنة المطھرة مستقلة بتشریع الاحکام وانھا کالقراٰن فی تحلیل الحلال و تحریم الحرام وقد ثبت عنه صلی اللّٰہ ﷺ انه قال لا وانی ارتیت القراٰن ومثله ومعه...... والحاصل ان ثبوت حجیة السنة المطھرة واستقلا لھا بتشریع الاحاکم ضروریة دینیة ولا ئحاف فی ذلك الامن لا حظ له فی دین الاسلام۔ (ص ۲۹)

ترجمہ: جاننا چاہیئے کہ تمام معتبر علماء اس امر پر متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام کا مستقل ماخذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل''......الغرض سنت کا حجت ہونا اور احکام اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریات دین میں سے ہے اس کی مخالفت صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دینِ اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

اور علامہ محقق ابن الہام ''التحریر'' فرماتے ہیں:

حُجیّة السنة ضروریة دینیة (ج ۲، ص ۲۲۵)

ترجمہ: سنت کا حجت ہونا ضروریات دین میں داخل ہو۔

ان دلائل کی روشنی میں حدیث وسنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر وعیاں ہے۔

غور فرمایئے کہ دین کے ایک متفق علیہ مآخذ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطۂ نظر سے کتنا بڑا جرم ہے اس پر مستزاد یہ کہ اس جھوٹ میں سارے محدثین، فقہاء متکلمین صوفیاء کو شریک بنانا الحاد وزندقہ نہیں تو کیا ہے۔

دنیا کا کتنا بڑا اعجوبہ ہے کہ پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے زعم باطل میں اب تک امت ضلالت وگمراہی کی وادیوں میں سرگرداں بھٹک رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی، سب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یہی بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدا اور رہنما۔

''آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا مذاق اُڑانا اور اس سے تمسخر کرنا''

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا مذاق اُڑانا آپ کی کسی ایک سنت ثابتہ کا استخفاف کرنا سراسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف مسامرہ شرح مسائرہ میں رقمطراز ہیں:

اللّٰھمّ الا ان رده استخفافا اذ کان ای لکوتما نما قاله النبی ﷺ ولم ینزل فی القران صریحا فیکفر لا سخفافه بجناب النبی ﷺ۔ (ص ۶۳)

ترجمہ: ہاں اگر وہ کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے اور قرآن میں صراحۃً نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی حیثیت کو گراتا ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بحرالرائق میں فرماتے ہیں:

او عیبه نبیاً بشئی اوعدم الرضا بسنة من سنن المرسلین۔

(ج۵، ص ۱۳۰)

ترجمہ: اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کا عیب لگائے یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو ناپسندیدہ سمجھتے تو وہ کافر ہے۔

حد ہوگئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ پرویز جو کمیونزم کا ادنی پرستار ہے آنحضرت ﷺ کی احادیث کا مذاق اڑاتے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پرویز نے خاک بدہن گستاخ زبان طعن دراز کی ہے ان کے صحیح معانی و مطالب کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:

پہلی حدیث جو سنن ابوداؤد کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:

عن البراء قال قال رسول الله ﷺ مامن مسلمین یلتقیان فیصا فحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا۔ (ص ۷۰)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے۔

غور فرمایئے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہو، اخلاص و محبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ مگر پرویز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ صغائر ہوں یا کبائر اور خواہ وہ احکام اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ''مامن مسلمین'' کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کے نزدیک ثواب، عبادت، فضیلت بے معنی الفاظ ہیں، اس لئے وہ ان احادیث کو قرآن کے خلاف بتلاتا ہے اور ان کا استخفاف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں۔ جس معاشرت کو قرآن نے بطور اصل کلی کے بیان کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں اس کی تفصیل بتلائی ہے، قرآن میں سلام و تحیۃ کا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسی کی تشریح میں مصافحہ کی فضیلت بیان کی ہے:

دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ وسلم قال اذاتوضأ البعد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه کل خطیئة نظر الیها بعینه مع الماء او مع اٰخر قطر الماء فاذا غسل یدیه خرج من یدیه کل خطیئة کان بطشتها یداه مع الماء او مع ا:خر قطر الماء فاذا غسل وجلیه خرجبت کل خطیئة مشتها جلاه مع الماء اومع اٰحر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندۂ مومن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ٹپک پڑتی ہیں جن کے طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پای کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں جو اس کے ہاتوں سے سرزد ہوتی تھیں اور جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ خطائیں جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں سے چل کر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں تا آنکہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکل آتا ہے۔

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندۂ مومن (جو ایمان و اسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صغائر معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صغائر ہیں۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

والمرادبا الخطایا الصغائز ر دون الکبائر کما تقدم بیانه و کافی الحدیث الأخر مالم یغش الکبائر۔

ترجمہ: حدیث میں جو لفظ خطایا آیا ہے اس سے صغائر مراد ہیں، کبائر مراد نہیں (اس کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی مذکور ہے کہ عالم یغش الکبائر یعنی جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لائسنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ سب کچھ کرلو، اور پھر صرف وضو کرلو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ غور فرمائیے کس طرح تعلیم رسول کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلاۃ ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر مظہر عبدیت ہے، اس میں ایک بندۂ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے، اور عبدیت و عبودیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضو ہے۔ قرآن کریم نے وضوء کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے چنانچہ ''سورہ المائدہ'' میں وضو و تیمم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَ كُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (المائدہ – ع ۲، پارہ ۶)

ترجمہ: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنا پورا احسان کرے تا کہ احسان مانو۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَ كُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ۔ (الانفال – ع ۲، پارہ ۹)

ترجمہ: اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطان کی نجاست دور کر دے۔

آنحضرت ﷺ نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندۂ مؤمن سے کیونکہ دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر پرویز چونکہ وساوس شیطانی میں گرفتار ہے اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضو سے باطنی طہارت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

اب تیسری حدیث تحیۃ الوضوء کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:

من توضأ نحو وضوئ هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيها نفسه غفرله ماتقدم من زينه۔ (ج ۱، ص ۱۲۰)

ترجمہ: جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے جی ہی جی میں کوئی بات نہ کی (یعنی وہ خیالات و خطرات سے خالی رہیں) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰاكِرِيْنَ۔ (ھود – ع ۱۰، پارہ ۱۲)

ترجمہ: اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ نیکیوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث مبارک میں اس نماز کی صفت بتائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پرویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ کی سرے سے وہ حیثیت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے اس لئے یہ ساری حدیث اس کو اسلام کے خلاف نظر آ رہی ہیں۔

چوتھی حدیث حسب ذیل ہے:

عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا قال المؤذن الله اكبر فقال احدكم الله اكبر ثم قال اشهد ان لا اله الا للّٰه قال اشهد ان لا الله الا للّٰه ثم قال اشهد ان محمداً رسول الله قال اشهد ان محمداً رسول الله ثم قال حى على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا باللّٰه ثم قال حى على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا باللّٰه ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر مؤذن اشهد ان لا اله الا الله کہا اور اس نے بھی اشهد ان لا اله الا الله کہا پھر اس نے اشهد ان محمداً رسول الله کہا تو اس نے بھی اشهد ان محمداً رسول الله کہا پھر اس نے حی علی الصّلاۃ کہا اور اس نے لا حول ولا قوة الا باللّٰه کہا پھر اس نے حی علی الفلاح کہا تو اس نے بھی لا حول

ولا قوة الا باللّٰہ کہا۔ پھراس نے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر کہااوراس نے بھی اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر کہا پھراس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہااوراس نے بھی دل سے لا الٰہ الا اللّٰہ کہاتو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقاید واعمال کا خلاصہ کلمات اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جارہی ہے کہ جو شخص ان کلمات ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان وقلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا ہے وہ دخول جنت کا مستحق ہے۔ بتایئے اس میں مذاق کی کیا چیز ہے؟

اب آخری حدیث جس سے تمسخر کیا گیا ہے وہ لیجئے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن انس بن مالك قال قال رسول اللهﷺ من صلى لله اربعين يوماً في جماعةٍ يدرك التكبيرة الاولى كتب له براء تان براء ة من النار وبراء ة من النفاق۔ (جامع ترمذی- ج ۱، ص ۳۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جامعت سے نماز ادا کی اس اہتمام کے ساتھ کہ تکبیر اول سے شریک جماعت رہا تو اس کی لئے دو برائت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک دوزخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق ہے براءت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیت مبارکہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ کی تفصیل کی کہ "صلاۃ" جب اپنی اصلی شکل میں شرائط وحدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس شخص کے پیش نظر نماز باجماعت، تکبیر اولی کی اہمیت ہو اور اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاد وزندقہ کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہﷺ کی ہر تعلیم میں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔

غور فرمایئے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعائرِ اسلام میں سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو اس کی بقیہ زندگی اسلام سے کس قدر ہم آہنگ ہوگی؟ اس کا قلب جذبۂ ایمان واخلاص سے لبریز ہوگا۔ عبدیت اس کے رگ وپے میں سرائیت کر چکی ہوگی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جارہا ہے تو اس پر پرویز کیوں چراغ پا ہے۔

"یہ کہنا کہ آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں"۔

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جارہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جارہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جس اس دین حنیف پر عمل پیرا ہوں کافر قرار دینا اس بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا؟

اصل یہ ہے کہ پرویز کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:

(۱) اطاعتِ رسول سے انکار وفجور، اور اگر کسی مسئلہ میں اطاعتِ رسول تسلیم بھی کی جائے تو وقتی وعارضی۔

(۲) سارے صحابہ تابعین تبع تابعین محدثین فقہاء متکلمین صوفیا ائمۂ لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں جنھوں نے قرآن کریم کو ہم تک پہنچایا ہے اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس کی خدمت کی ہے۔

(۳) مغربی افکار ونظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح وتفسیر کرنا اور اپنے جی سے لعت کے نت نئے معنی تراشنا۔

(۴) عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ثواب، طاعت، قیامت، حشر ونشر، وزنِ اعمال وغیرہ تمام مصطلاحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابطال۔

(۵) اپنے نام نہاد نظام ربوبیت کو منتہائے اسلام قرار دینا یہ جو روس کے اشترا کی نظام سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرکۃ میں۔

لینن کے جذبہ محرکۃ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند اُمور تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان اُمور کی تعیین میں بھی اس نے دوسروں کی نقل اُتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضاد وتہافت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے انبیاء ورسل کی تعلیمات کا آخری ہدف اسی نظام ربوبیت کو بتلاتا ہے یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس کی بنا پر اس کو اسلام کفر نظر آتا ہے اور سارے مسلمان کافر۔

"تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہ میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہوگئے"۔

یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جارہا ہے جن میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہاء سب داخل ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِباً۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو "خیرامت" فرمایا ہے، اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے!

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ (آل عمران – ع ۲، پارہ ۴)

ترجمہ: تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں، حکم کرتے ہو اچھے کاموں اا ور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھئے اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو "سب امتوں سے بہتر" بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانں کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرویز کے نزدیک معاملہ بالکل اُلٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا اس امت کے ایمان ہی کی خیر نہیں رہتی۔ پرویز چونکہ سراپا کلام الٰہی کی تحریف میں منہمک ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہوسکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ سمجھے، قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ:

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ – ع ۹، پارہ ۱)

ترجمہ: اے مسلمانو! کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کہا مان لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کا کلام سنتے ہیں اور پھر اس کو سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرویز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْراً۔

(النساء – ع ۱۷، پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا۔ اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

ملاحظہ فرمایئے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور پرویز کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستہ سے ہٹ گئے اور دین کو مٹانے میں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لہٰذا یہ مستحق عذاب ہیں، اور پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں کہ "میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہوسکتی اور یہ شخص پوری امت کو یک قلم کافر قرار دے رہا ہے۔

فقہاء اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت کی تکفیر لازم آئے نسیم الریاض میں ہے۔

وكذلك يقطع بتكفير كل من قال قولاً صد رعنيه يتوصل به لا تضليل الامة اى كونهم فى ضلالٍ عن الدين والصراط المستقيم۔ (ج ۴، ص ۵۴۹)

ترجمہ: اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے پوری امت کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

"اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے"۔

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذات واحد متصف بجمیع المحامد ہے جس کی تعریف و توصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ۔ (انعام – ع ۹، پارہ ۷)

ترجمہ: اور وہی جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر اور جس دن کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے اور اس کی بادشاہت ہے جس دن پھونکا جائے گا صور جاننے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔ (العنکبوت–ع۶، پارہ ۲۱)

ترجمہ: اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہے آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا سورج اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، پھر کدھر اُلٹے چلے جا رہے ہیں۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعاً ط وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (المائدہ–ع۱۰، پارہ۶)

ترجمہ: تو کہدے کیا تم ایسی چیز کی بندی کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نقصان اور نہ نفع کا اور اللہ وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔

(البقرہ–ع۱۹، پارہ۲)

ترجمہ: اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اَلصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(الاخلاص–ع۱، پارہ۳۰)

ترجمہ: تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا نہیں ہے اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادیانِ سماویہ کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور تمام انبیاء ورسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس کی ذات پر بھی پرویز کی اس عبارت میں (جو استفتاء میں درج ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر کیا گیا ہے یہ صریح کفر والحاد ہے۔

''آخرت سے مراد مستقبل ہے''

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی آخرت بن جائے الحاد و زندقہ ہے، الفاظ قرآنی کو اپنے معروف ومشہور معانی سے پھیر کر دوسرے خودساختہ معانی پہنانا یہی باطنیت ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح الفاظ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیئے جائیں کہ جس جس کے جی میں آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدغن نہ ہو تو قرآن العیاذ باللہ بازیچہ اطفال بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب ختم ہو کر رہ جائیں۔ اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی ہے کہ:

والتصوص من الكتاب و السنة تحمل على ظواهرها عالم يصرف عنها دليل قطعى .... والعدول عنها اهل الباطن وهم الملاحدة لا دعائهم ان النصوص ليست على ظواهرها بل لها معانٍ باطنيه لا يعرفها الا المعلم وقصدهم بذلك نفى الشريعة بالكلية، الحاد اى ميل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بكفر لكونه تكذيباً للنبى ﷺ فيما علم مجيئه به بالضرورة۔ (شرح عقائد–ص ۱۱۵)

ترجمہ: کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری معانی ہی پر محمول کیا جائے گا جب تک کہ کوئی دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے......اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنیہ یعنی ملاحدہ مدعی ہیں کیونکہ ان کا ادعا یہ ہے کہ نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے باطنی معانی مراد ہیں جن کو بجز ان کے مرغوم معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے ان کا مقصود وشریعت حقہ کی بالکلیہ نفی کرنا ہے۔ الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کنارہ کشی کرنا اور کفر سے جڑھانا اور اس سے جاملنا کیونکہ یہ آنحضرت ﷺ کی اس تعلیم کی تکذیب ہے، جس کے متعلق بدیہی طور سے معلوم ہے کہ آپ اس تعلیم کو لے کر اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

اور علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں:

فان هولاء زعموا ان ظواهر الشرع والكثر ماجاأت به الرسل من الاخبار وما يكون فى المستقبل من امور الأخرة ومن الحشر والقيامة الجنة والنار ليس منها شئى على مقتضىٰ ظاهر من لفظها ...... فمضمن مقالا تهم ابطال الشرائع وتعطيل الاوامرو النواهى۔

(نسیم الریاض– ج۴، ص ۵۳۹)

ترجمہ: کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور انبیاء علیہم السلام جو کچھ خبریں لے کر آئے ہیں اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت حشر، قیامت، جنت، دوزخ ان میں سے کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے ظاہری لفظ کا تقاضا ہے......غرض ان کے تمام مقالات کا مضمون شرائع کا ابطال اور اوامر ونواہی کا معطل کرنا ہے۔

''جنت وجہنم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں''

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر منافی اور سراسر کفر والحاد ہے۔ قرآن، حدیث اور اجماع، پرویز کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت وجہنم کے مقامات ہونے پر تمام مسلمانوں کا نزول قرآن سے لے کر آج تک اجماع واتفاق رہا ہے۔ جنت وجہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام کا اعتقاد ہے کفر محض ہے، علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحاصل انهم وان اثبتوا الرسل لكن لا على الوجه الذى يثبته اهل الاسلام كما ذكر فى شرح المسايره۔ (ردالمختار- ج ۳، ص ۳۹۶)

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلاسفہ اگرچہ رسولوں کے قائل ہیں لیکن اُس طرح نہیں جس طرح اہل اسلام کا عقیدہ ہے (اس لئے وہ کافر ہیں) جیسا کہ شرح مسایرہ میں مذکور ہے۔

اور اسی اصول پر جو شخص جنت وجہنم کے وجود یا اُن کے محل ومقام ہونے کا انکار کرے کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:

وكذلك نكفر من انكر الجنة والنار نفسهما او محلهما۔ (ج ۴، ص ۵۵۵)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت ودوزخ کا سرے سے انکار کردے یا ان کے مقامات کا انکار کردے۔

اب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پرویز کے نظریہ کا ابطال واضح ہوتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ۔ (الزمر- ع ۸، پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے وہ بولیں گے کیں نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ۔

(الزمر- ع ۸، پارہ ۲۴)

ترجمہ: پھر ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو ہمیشہ رہو گے اس میں اور وہ متکبرین کا برا ٹھکانا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ۔ (المؤمن- ع ۵، پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں دوزخ کے داروغوں سیٹ عرض کو راپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کردے ایک دن تھوڑا سا عذاب۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ۔

(ابراھیم- ع ۴، پارہ ۱۳)

ترجمہ: اور داخل کئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور جنہوں نے نیک کام کئے تھے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی میل ملاقات آپس کا سلام ہے۔

علاوہ آیات مندرجہ بالا کے سورۃ الفرقان (رکوع ۶) میں جنت وجہنم کے لئے بالتصریح لفظ ''مستقر ومقام'' وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ (الفرقان- ع ۶، پارہ ۹)

ترجمہ: بیشک وہ بری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بری جگہ ہے رہنے کی۔

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے:

حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّمُقَاماً۔

ترجمہ: خوب جگہ ہے ٹھہرنے اور خوب جگہ ہے رہنے کی۔

''فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں''

''ملائکہ'' کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پرویز ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے، اسلام کی رو سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے، شرح عقائد میں ہے:

والملائکة عباداللّٰہ تعالیٰ عالمون بامرہ لایصفون بالذکورة والانوثہ۔

ترجمہ: فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مؤنث۔

''ملائکہ پر ایمان'' کے وہ معنیٰ قطعاً نہیں ہیں جو پرویز بتلاتا ہے بلکہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جسیم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ:

والملائکة اجسا ونورانیةٌ سالمة من الکدورات الجسمانیة قابلة للتشکل والایمان بھم ان تومن بانھم عباداللّٰہ معصومون لا یفعلون غیر مایومرون لا یعلم عدتھم الاّ اللّٰہ۔ (ج ۳، ص ۳۴۵)

ترجمہ: ملائکہ نورانی اجسام ہیں، جسمانی کدورتوں سے پاک ہیں۔ مختلف اشکال قبول کر لیتے ہیں، اور ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، معصوم ہیں بغیر حکم الٰہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پرویز کے زعم باطل کی تردید کرتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا سُبۡحَانَهٗ بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ لَا يَسۡبِقُوۡنَهٗ بِالۡقَوۡلِ وَهُمۡ بِاَمۡرِهٖ يَعۡلَمُوۡنَ۔ (الانبیاء – ع ۲، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور وہ اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔

وَجَعَلُوا الۡمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثاً اَشَهِدُوۡا خَلۡقَهُمۡ سَتُكۡتَبُ شَهَادَتُهُمۡ وَ يُسۡئَلُوۡنَ۔ (الزخرف – ع ۲، پارہ ۲۵)

ترجمہ: اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کہ یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس ہوگی۔

اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلاً وَّمِنَ النَّاسِ۔

(الحج – ع ۱۰، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اللہ منتخب کرتا ہے ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلاً اُولِىۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيۡدُ فِى الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ۔

(الفاطر – ع ۱، پارہ ۲۲)

ترجمہ: تمام تر حمد اُسی اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر وار بازو ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔

''جبریل انکشاف حقیقت کی روشنی کا نام ہے''

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے مشخص کی ہے، اسلامی عقاید کی رو سے جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں:

قُلۡ مَنۡ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِيۡلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلۡبِكَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَهُدًى وَّبُشۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ۔

ترجمہ: آپ (اُن سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوند حکم سے جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی کتابوں کی اور راہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ (البقرہ–ع ۲، پارہ ۱)

ترجمہ: جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ان کافروں کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ، جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خارجی ہے لہٰذا جو شخص حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کرے اور ان کو محض قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

''قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد''

پرویزی مذہب کی مایۂ ناز خصوصیت ہے۔ اس الحاد ایک ایک مختصر سا نمونہ استفتاء میں درج ہے، جس اس کے زعم باطل میں سورۂ فاتحہ کا مفوہم ہے۔

پرویز کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک۔

(۱) پیغمبر اسلام ﷺ نے قرآن کریم کو جو تبیین و تشریح اپنے قول و عمل سے کی ہے وہ سب کی سب العیاذ باللہ جھوٹ ہے۔

(۲) صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء ائمہ لغت سب کے سب عجمی سازش میں شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

(۳) جدید سائنسی انکشافات، مغربی علماء و مفکرین کی آراء قرآن فہمی کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔

ان وجوہ کی بنا پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرویز کے لئے الحاد ناگزیر تھا لہٰذا ان اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح ڈالی جو اپنی فتنہ سالینوں میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت، وزن اعمال، حشر و نشر وغیرہ تمام الفاظ شرعیہ کے معانی تبدیل کر کے شریعت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علماءِ امت نے ہمیشہ الفاظ قرآن و حدیث کو اس کے ظاہری مفاہیم سے ہٹا کر خود ساختہ معانی پہنچانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ امام غزالی اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:

صرف الفاظا لشرع عن ظواهر المفهومة الى امور باطنةٍ لا يسبق منها الى الا فهام فائدة كدأب الباطنية فى التاويلات لهذا ايضاً حرام وضرره عظيم فان الالفاظ اذا صرفت عن مقتضى ظواهرها بغير اعتصام فيه بنقل عن صاحب الشرع ومن غير ضرورة تدعو اليه من ادليل العقل اقتضى ذلك بطلان الثقة بالالفاظ وسقط به منفعة كلام اللّٰه تعالىٰ وكلام رسولهﷺ فان مايسبق منه الىٰ لفهم كا يوثق به والباطن لا صبط له بل تتعارض فيه الخواطر ويمكن تنزيله على وجوه شتى وهذا ايضاً من البدع الشائعة العظيمة الضرر وانما قصد اصحابها الاغراب لان النفوس مائلة الى الغريب ومستلذة له وبهذا الطريق توصل الباطنية الى هدم جميع الشريعة بتاويل ظواهرها وتنزيلها على رأيهم۔

(ج، ص ۴۳)

ترجمہ: شریعت کے الفاظ کو ان کے ظاہری عام فہم معانی سے پھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لے جانا کہ جن کا تصور اولاً ذہنوں میں آتا ہی نہیں جس طرح کہ تاویلات کرنے میں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری مقتضیات سے پھیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی ایسی ضرورت کہ کہ جس کی طرف دلیل عقلی رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ الفاظ پر سے اعتماد اُٹھ جائے گا اور اس کے کلام اور اس کے رسول ﷺ کے کلام کا نفع ختم ہو جائے گا کیونکہ جو معنیٰ ذہن میں پہلے پہل سمجھے جاتے ہیں ان پر تو اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے او راس کو مختلف وجوہ پر حمل کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی ان بدعتوں میں سے ہے جو عام ہیں اور جن کا نقصان عظیم ہے۔ اور اس قسم کے معانی مراد لینے والوں کا مقصد نئی جدت پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی چیز کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے اور اس کو لذیذ سمجھتا ہے اور اسی طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ اُنہوں نے تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اور اپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا۔

اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں رقمطراز ہیں۔

وکذلك وقع الاجماع من علماء الدين علی تکفير کل من واقع لض الکتاب ای منع و نازع فيما جاء صريحاً فی القراٰن کبعض الباطنية الذين يدعون لها معان اٰخر غير ظاهرھا۔ (ج۴، ص۵۴۵)

ترجمہ: اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے اس شخص کی تکفیر پر جو لض قرآنی کو دفع کرے یعنی قرآن میں جو چیز صراحۃً مذکور ہے اس کو نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا طریقہ ہے کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے معانی کا ادعا کرتے ہیں۔

’’آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوعِ انسانی ہے‘‘۔

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ والصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے، شرح عقائد میں صاف تصریح ہے:

اول الانبياء اٰدم و آخرھم محمد عليه السلام، اما نبوة اٰدم عليه السلام فبا الکتاب الدال علی انه قدامر ونهی ...... وکذا السنة والاجماع فانکار نبوته علی فاتقل عن البعض يکون کفراً۔

ترجمہ: نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام میں اور آخری جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امرونہی کی گئی تھی......اور اسی طرح سنت اور اجماع سے بھی لہٰذا آپ کی نبوت کا انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے کفر ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بحرالرائق میں لکھتے ہیں:

وبقوله لا اعلم ان اٰدم عليه السلام نبی اولا۔ (ج۵، ص۱۳۰)

ترجمہ: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں۔

اسلامی عقائد کی رو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے، اور اس دنیا کے سب سے پہلے انسان جن سے نسل انسانی کا سلسلہ وجود میں آیا، قرآن کریم نے ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور اُن ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویز فکر کی کس طرح واضح تردید کر رہی ہیں:

اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰی عِنۡدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنۡ فَيَکُوۡنَ۔ (آل عمران، ع۶، پارہ۳)

ترجمہ: بلاشبہ مثال عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم علیہ السلام کی اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّ اٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِيۡنَ۔ (آل عمران- ع۴، پارہ۳)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو اور آل ابراہیم علیہ السلام کو اور آل عمران کو دونوں جہانوں پر۔

دونوں آتیں بالتصریح بتلا رہی ہیں کہ حضرت ادم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد کوئی نوع نہیں بلکہ فرد واحد ہے۔

’’جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ حسی نہیں دیا گیا‘‘

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت ﷺ کو تین قسم کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

(۱) قرآن کریم جو لفظی اور معنی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

(۲) آپ کی پیمبرانہ زندگی۔

(۳) وہ خوارق عادت جو آپ ﷺ سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، پتھر وغیرہ کا آپ ﷺ کو سلام کرنا، تھوڑے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ یہ سب معجزات حسیہ ہیں جن کا ثبوت تواتر سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ میں لکھتے ہیں:

والذی اظهر اللّٰه تعالیٰ نبيناﷺ من المعجزات ثلاثة اموز اعظمها القراٰن، ثم الامر الثانی حاله فی نفسه

التی استمر علیها من عظیم الاخلاق و شریف الاوصاف ...... ثم الامر الثالث ما ظهر علی یدیه من الخوارق۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہماری نبی ﷺ کو تین قسم کے معجزات عطا فرمائے جن میں عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی ذاتی حالت یعنی آپ ﷺ کے وہ بلند اور عالی اخلاق واوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر فائز رہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات اُمور ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے۔

اور پھر بہت سے خوارق عاعات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فالقدرالمشترک بینها هو ظهور الخارق علی یدیه متواتر بلاشك۔

ترجمہ: ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک خارق عادت امر کا صدور ہے جو بلاشبہ متواتر ہے۔

اور جب معجزات حسیہ کا ثبوت تواتر سے ہوا تو سرے سے معجزہ حسیہ کے وجود ہی سے انکار کر دینا کفر محض ہے۔

''معراج خواب کا واقعہ یا ہجرت کی داستان ہے۔اور مسجد اقصی سے مراد مسجد نبوی ہے''۔

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ:

والمعراج الرسول الله ﷺ فی الیقظة بشخصه الی السماء ثم الی ماشاء الله من العلی۔

(شرح عقائد، ص ۱۰۱)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کو معراج بیداری میں ہوتی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی طرف لیجایا گیا، اور پھر وہاں سے جن بلندیوں کی طرف اللہ نے چاہا۔

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:

(۱) مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے۔

(۲) زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لے جانا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر ملحد و زندیق ہے۔

(۳) اسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت اخبار آحاد سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الروایات فی حدیث الاسراء عن عمر بن الخطاب وعلی وابن مسعود وابی ذرو مالك بن صعصعة ابی هریرة وابی سعید وابن عباس و شداد بن اوسٍ وابی بن کعب و عبدالرحمٰن ابن قرط، وابی حبه وابی لیلی الانصار یین ابن عمرو وجابر و حذیفة وبریده وابی ایوب وابی أمامة وسمرة بن جندب وابی الحمراء و صهیب الرومی وام هانی وعائشة واسماء ابنتی ابی بکر الصدیق رضی الله عنهم اجمعین منهم من ساقه بطوله ومنهم من اختصره علی مادقع فی المسانید ...... فحدیث الاسراء اجمع علیه المسلمون واعرض عنه الزنا دقة والملحدون۔

(تسریر ابن کثیر، ج ۳، ص ۲۴)

ترجمہ: واقعہ اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب علی، ابن مسعود، ابوذر، مالک بن صعصعۃ وابو ہریرہ، اوسعید، ابن عباس، شداد بن اوس، ابی بن کعب، عبدالرحمٰن بن قرط، ابوحبہ، ابولیلی، انصاری حضرت۔عبداللہ ابن عمرو، جابر، خذیفہ، بریدہ، ابوایوب ابوامامہ، سمرہ بن جندب، ابوالحمراء صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء دختران صدیق اکبر رضی اللہ عنہم سے بتواتر روایات آئی ہیں، ان حضرات میں سے بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام وکمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ جیسا کہ کتب مسانید میں موجود ہے......غرض حدیث اسراء پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ وملحدین نے اس سے روگردانی کی ہے۔

''تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا دخل کیا ہوا ہے''

تقدیر کا عقیدہ اہل السنّت والجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا منکر ضال ومبتدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل کیا ہوا

ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

القدرية مجوس هذه الامة۔

(رواه احمد و ابو داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه)

ترجمہ: تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن وحدیث کا تصریحات اور صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کی بناء پر داخل ہوا ہے، مجوس ہنود، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقاید پر نہیں پڑا ہے۔ پرویز چونکہ شریعت محمدیﷺ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیﷺ کے عقائد واعمال کا مذاق واستخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور مفکرین کی آراء کو اولیت واہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ وامریکہ کے مستشرقین پر یہ خبط سوار ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاں عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے، ممکن ہے کہ کسی سرپھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ مجوسیت سے مستعار ہے اور پرویز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ سرائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن وحدیث کی کن تصریحات پر مبنی ہے، ملاحظہ فرمایئے آیات ذیل:

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ۔ (ع۳، پارہ۲۷)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے ہر چیز پہلے سے ٹھہر کر بنائی ہے۔

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے ہو چکی ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً۔ (الفرقان- ع۱، پارہ۱۸)

ترجمہ: اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص انداز مقرر کر دیا۔

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ ومشیت کے مطابق اس کا خاص انداز رکھا ہے کہ جس سے وہ چیز سرمو تجاوز نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال وخواص ظاہر ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا، اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَافَاتَكُمْ وَلجا تَفْرَحُوا بِمَا اٰتَاكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ۔

(الحدید- ع۳، پارہ۲۷)

ترجمہ: کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو تم کو مل جائے تم اس پر نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے مثلاً قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود تمہیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے سے اللہ کی مشیت وعلم ازلی میں طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا ذرہ برابر کمی بیشی نہیں ہو سکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گئی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج وغم پہنچتا ہے تو وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خودکشی تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت وشادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور وسرکش بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدۂ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہوگی، پہلی صورت میں صبر ورضا سے ہمکنار ہوگا اور دوسری صورت میں شکر وانابت سے۔

ان آیات کے بعد احادیث نبویہ کی طرف آیئے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی اہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب "مشکوٰۃ المصابیح" میں اس باب میں جو روایتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں۔ علی، ابن مسعود، ابوموسیٰ اشعری عمران بن حصین، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابوہریرہ، سہل بن سعد عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وفی ھذہ الاحادیث کلھا دلالات ظاہرۃ لمذہب اہلا السنۃ فی اثبات القدر وان جمیع الواقعات لقضاء اللہ تعالیٰ وقدرہ خیرھا و شرھا نفعھا و ضرھا۔ (ج ۲، ص ۳۳۴)

ترجمہ: اور ان احادیث میں اثبات تقدیر کے سلسلہ میں مذہب اہل السنّت کی تائید کے لئے کھلم کھلا دلائل موجود ہیں کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے مطابق ہوتے ہیں اچھے ہوں یا برے سودمند ہوں یا نقصان دہ۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکاری بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقید حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ اُنہوں نے منکرین ان تقدیر کی واشگاف تردید کی، علامہ ابن القیم کا بیان ہے:

وبدعۃ القدر ادرکت اٰخر الصحابۃ فانکرھا من کان حیاً کعبداللہ ابن عمر و ابن عباس وامثالھما رصی اللہ عنھم ۔ (تہذیب السنن- ج۷، ص ۱۶، طبع مصر)

ترجمہ: تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کے آخری دور میں رونما ہوئی اور اس کا ان حضرات نے انکار کیا جو اس وقت صحابہؓ سے زندہ تھے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم۔

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس کے کسب و اختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا چاہیے بلکہ تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا و سزا دی جاتی ہے۔

”ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی“

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے، ارشاد ربانی ہے:

وَالْـوَزْنُ يَـوْمَـئِذِنِ الْـحَقُّ ، فَـمَنْ ثَـقُـلَـتْ مَـوَازِيْنُهٗ فَاُلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْ بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ۔

(الاعراف- ع ۱، پارہ ۸)

ترجمہ: اور اس روز وزن بھی واقع ہوتا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔

دوسری جگہ وارد ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ۔

(الانبیاء- ع ۴، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے سو کسی جی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن یقینی ہے اور احادیث متواترہ و مشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب عقائد مرقوم ہے۔

والوزن حقّ (شرح عقائد، ص ۷۴)

ترجمہ: وزن اعمال حق ہے۔

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:

وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا۔ (آل عمران– ع۱۵، پارہ ۴)

ترجمہ: اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ۔ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا۔

(النسآء– ع۱۹، پارہ۵)

ترجمہ: جو کوئی چاہتا ہو ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ہے ثواب دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اور سورۃ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے:

اَنِّىۡ لَاۤ اُضِيۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى بَعۡضُكُمۡ مِّنۡ بَعۡضٍ فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ۔

ترجمہ: میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کام کرنے والا ہوا کارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے کے جز وہو سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں دیئے گئے میری راہ میں اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی خطائیں معاف کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اور سورۂ قصص میں فرمایا ہے:

وَقَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَيۡلَكُمۡ ثَوَابُ الدُّنۡيَا خَيۡرٌ لِّمَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔ (ع۸، پارہ ۲۰)

ترجمہ: اور جو اہل علم تھے انہوں نے کہا افسوس تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔

آیات بالا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کا صاف تصریح ہے اور احادیث تو اس بارے میں بتواتر موجود ہیں پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اُڑانا صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہٰذا وزن اعمال کے عقیدہ کو افیون سے تعبیر کرنا صریح کفر ہے۔ اسی بناء پر فقہاء نے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کہا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن النجیم بحرالرائق میں لکھتے ہیں:

بعدم رؤیته الثواب علی الطاعة۔ (ج۵، ص۱۳۳)

ترجمہ: اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب ملنے کا عقیدہ نہ رکھے۔

''انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ ارتقا کے مطابق ہوتی ہے''

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات وضاحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش آدم وحوا سے ہوئی ہے، ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کرتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً۔ (النسآء– ع۱، پارہ۴)

ترجمہ: اے لوگوں ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا اور پھیلایا ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو۔

دیکھئے آیت مبارکہ ''نفس واحدۃ'' (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوئی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم وجود میں آگئی۔ قطعاً کفر وضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

''نماز پوجا پاٹ، روزہ بر، اور حج یاترا ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان اُمور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل

وبصیرت سے کچھ واسطہ''

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات وارکان اسلام کا استخفاف واستہزاء صریح کفر ہے، قرآن حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ۔ (التوبہ– ع۷، پارہ ۱۰)

ترجمہ: کیا تم اللہ اس کے احکام اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو۔

نماز روزہ حج اور ارکان اسلام کا ثبوت قطعیات سے ہے اس لئے ان کا استہزاء واستخفاف درحقیقت آیات الٰہی کا استہزاء ہے اور آیات الٰہی کا استہزاء واستخفاف بلاشک وشبہ کفر ہے۔

''نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے۔ جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہو''۔

''قیام صلاۃ'' کے اپنے جی سے یہ معنی تراشنا محض کفر ہے، قرآن کریم نے جہاں بھی ''اقامت صلاۃ'' کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آداب ظاہرہ و باطنہ کے ساتھ اس معروف عبادت کی ادائیگی ہے، پیغمبر ﷺ نے اقامت صلاۃ کی عملی تشریح خود اپنے اقوال وافعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ:

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ۔

ترجمہ: جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح تم بھی نماز پڑھا کرو۔

اور پھر پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلسل ومتواتر اس فریضہ پر کاربند چلی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نمار کے سمجھے ہیں، علماء نے تصریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے چنانچہ علاب شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:

وان صفات الصلاة المذكورة المشهورة المضوص عليها فی القرآن وهی التی فعلها النبی ﷺ وشرح مارد اللّٰه بذلك وابانحدودها واوقلتها...... ولا ترتاب بذلك بعد والمرتاب فی ذلك المعلوم من الدين بالضرورة والمنكر لذلك بعد البحث عنه صبحة المسلمين كافر بلاتفاق۔ (ج ۴، ص ۵۵۳)

ترجمہ: بلاشبہ نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر جناب رسول اللہ ﷺ نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ کی مراد کو واضح کیا ہے اور اس کے احکام اور اوقات کی تبیین وتشریح کی ہے...... اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہتے اور جو شخص کہ اس میں شک کرے کہ جس کا ضروریات دین میں ہونا معلوم ہوا اور پھر علم ہو جانے اور مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس سے منکر ہو وہ بالاتفاق کافر ہے۔

''رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات

(یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے''۔

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نماز کے پانچ وقت متعین تھے جس پر نصوص صریحہ قطعیہ دلالت کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ نماز کے اوقات پنجگانہ بتواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں:

نحو نقل اعداد الركعاتُ اعداد الصلوة ومقادير الزكاة والديات وما اشبه ذلك۔

(ج ۱، ص ۲۸۳)

ترجمہ: جس طرح کہ رکعات کی تعداد اور نمازوں کا شمار اور زکوٰۃ اور دیات وغیرہ کی مقدار میں منقول ہوتی ہیں۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحق ان المسائل الاجماعية تارة يصحبها التواتر عن صاحب الشرع كوجوب لخمس وقد لا يصحبها

فالاول يكفر جاحده لخالفته التواتر لالخالفة الاجماع۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۳۹۳)

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ اجماعی مسائل کے ساتھ کبھی تو صاحب شرع سے تواتر چلا آتا ہے جیسے نماز ہائے پنجگانہ کا فرض ہونا اور کبھی یہ صورت نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی اجماع کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر۔

اور اسی لئے علماء نے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے نسیم الریاض میں ہے:

وكذلك اجمع على كفر من قال من الخوارج ان الصلاة الواجبة طرفى النهار فقط والمراد بطرفى النهار اوله وآخره۔ (ج ۴، ص ۵۵۰)

ترجمہ: اور اسی طرح اجماع ہے ان خوارج کے کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے دونوں سروں پر فرض ہے یعنی دن کے شروع میں اور آخر میں۔

''زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے، اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی

ضروریات کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسب سمجھا تھا تو اُس وقت

یہی شرح شرعی تھی۔ اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی

ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی

بیس فی صدیشرعی شرح قرار پائے گی''۔

یہ بھی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ہے اور ایک نہایت اہم عبادت ہے قرآن کریم نے اس عبادت کی بجاآوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی تمام جزئیات کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کب زکوٰۃ واجب ہوگی، نصاب زکوۃ کیا کیا ہیں، شرائط وجوب کیا ہیں۔ اس اہم عبادت کو ٹیکس کہہ دینا اور اس کی مقرر کردہ شرح سے انکار کر دینا جو بتواتر آنحضرت ﷺ سے منقول چلی آتی ہے سراسر الحاد ہے۔ زکوۃ کی شرح جناب رسول اللہ ﷺ نے متعین کی، خلافت راشدہ نے اس پر عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک قاطبۃً اس پر عمل پیرا چلی آئی پھر اس میں شک و انکار کی گنجائش کہاں ہے۔

''آج کل زکوۃ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوۃ

قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب نظام اپنی آخری شکل

میں قائم ہوگا تو زکوۃ کا حکم ختم ہو جائے گا''

یہ بھی صریح الحاد و کفر ہے، زکوۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے، قرآن نے نہ صرف زکوۃ کا بار بار تاکید سے حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں، پھر یہ کہنا کہ ''آج کل زکوۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا'' صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن میں کہیں بھی اشارۃً یا کنایۃً یہ مذکور نہیں کہ زکوۃ کے احکام عبوری دور کے لئے ہیں پھر زکوۃ کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

''صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں

ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں''

یہ صراحۃً دین کے ساتھ مذاق ہے، صدقۂ فطر واجب ہے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے، عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آرہا ہے پرویزؔ نے اس عبارت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا استہزاء و استخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

''حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس ہے''

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، قرآن کریم کی آیات رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور ملسمانوں کا تعامل اس کے عبارت ہونے پر شاہد

عدل ہیں۔قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سختی کیوں؟ارشاد ہے:

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ۔

(آل عمران– ع ۱، پارہ ۴)

ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہوتو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں۔

حج جیسی اہم عبادت کو محض کانفرنس کہہ دینا صریح الحادو زندقہ اور کفر ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:

وکذلك یحکم بکفرہ ان انکرمکۃ او البیت او المسجد الحرام اوانکر صفۃ الحج التی ذکرھا الفقھاء من واحیاتہ وارکانہ وحوھا اور قال الحج واجب فی القراٰن واستقبال القبلۃ کذلك ولکن کونہ ای المذکور من الحج والاستقبال علی ھذہ الھئیہ المتعارفۃ شرعاً عند سائر الناس وان تلك البقعۃ المعروفۃ ھی مکۃ والبیت والمسجد الحرام لا ادری...... ولعل الناقلین ان النبی ﷺ قسرھا وبینھا للناس بھذہ التفا سیر غلطوا فی نقلھاو وھموا فھٰذا القائل ومثلہ من یشك فی معانی النصص المتواترۃ لا مریۃ فی تکفیرہ ای الحکم بکفرہ لا نکارہ ما علم من الدین بلضرورۃ وابطالہ الشرعو تکذیبہ للّٰہ ورسولہ۔

(ج ۴، ص ۵۵۲)

ترجمہ: اوراسی طرح اگر کسی شخص نے مکہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقے کا انکار کیا جس کو فقہاء نے واحیات حج یا ارکان حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے، یا یوں کہا کہ حج قرآن میں فرض ہے اوراسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی۔لیکن شریعت کی اس ہئیت متعارفہ کو جو لوگوں میں رائج ہے اوراس مشہور مقام کو جو کہ مکہ، بیت اللہ اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا......اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی یہ تفصیلات بیان کی ہیں اُنہوں نے اس کے بیان کرنے میں غلطی کی ہو اوران کو وہم ہو گیا ہو تو یہ کہنے والا اوراس جیسا شخص جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک نہیں کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہے اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ اوراس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔

”قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی“

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے،قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (الانعام– ع ۲۰، پارہ ۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

اس آیت میں نُسُکِی کا لفظ قربانی کی مشروعیت اوراس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیتِ کریمہ توحید وتفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ ﷺ فائز تھے،نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پو جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے صراحۃً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔

نُسک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے اعتبار سے بھی،علاوہ ازیں سورۃ الکوثر میں ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَر۔

ترجمہ: پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا عہد رسالت سے لے کر آج تک برابر اس پر امت کا عملدرآمد چلا آتا ہے اوراس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:

ولا خلاف فی کونها من شرائع الدین۔ (ج۱۰، ص ۱۳۱)

ترجمہ: اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ قربانی شعائر اسلام میں سے ہے۔

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے چنانچہ علامہ ابن نجیم بحرالرائق میں لکھتے ہیں:

ویکفر بانکاره اصل الوتر وا لا صحیة۔ (ج۵، ص ۱۳۱)

ترجمہ: اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے وتر یا قربانی کا انکار کرے۔

''تلاوت قرآن کریم عہد سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے''

تلاوت قرآن کریم کو عہد سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندقہ ہے، تلاوت قرآن کریم مستقل عبادت ہے، قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت کو بیان کیا ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ان لوگوں کی مدح وستائش مذکور ہے کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، ارشاد ہے:

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ۔

(البقرہ- ع۱۴، پارہ ۱)

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے، وہی اس پر ایمان لاتے اور جو کوئی اس سے منکر ہوگا تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

لَیۡسُوۡا سَوَآءً ط مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتۡلُوۡنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیۡلِ وَهُمۡ یَسۡجُدُوۡنَ۔

(آل عمران- ع۱۲، پارہ۴)

ترجمہ: وہ سب برابر نہیں، اہل کتاب ہیں ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر، جو اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

اس لئے تلاوت قرآن کا رشتہ جادو منتر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

''ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے''

یہ بھی سراسر غلط ہے، ایصال ثواب کا اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے اور اس پر جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے، قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے دلائل بکثرت موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:

فهذه الأثار وما قبلها وما فی السنة ایضاً من نحوها عن کثیرٍ قد ترکناه لحال الطول یبلغ القدر المشترک بیان الکل وهو ان من جعل شیئاً من الصالحات نفعه الله به مبلغ التواتر وکذا ما فی کتاب الله تعالیٰ من الامر بالدعاء للوالدین فی قوله تعالیٰ (وقل رب ارحمهما کما ربّیانی صغیرا) ومن الاخبار باستغفار (والملائکة یسحبون بحمد ربهم ویومنون به ویستغفرون للذین اٰمنو) (الیٰ اخره الأیة) قطعی فی حصول النتفاع بعمل الغیر۔ (ج۲، ص ۳۰۹)

ترجمہ: غرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکیں نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ ایصا ثواب سے اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تواتر کی حد تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں جو والدین کے حق میں دُعا کا حکم وارد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (تم یہ دُعا کرو کہ اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما جس طرح کہ اُنہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا ہے کہ فرشتے مؤمنین کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں اور دُعائے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے کے عمل سے انتفاع ہوتا ہے۔

''دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے''

یہ بھی سراسر دروغ بے فروغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے اللہ کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح عہد رسالت میں تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوۡنَ۔ (الخ، ع ۱، پارہ ۱۴)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

جو شخص رسول آللہ ﷺ کے دین میں تحریف کا قائل ہے وہ آپ کی تعلیمات کے محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار یہ۔

''قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور موجودہ مسلمان برہموسماجی مسلمان ہیں''

ایک مسلمان کو کافر کہنا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ پرویز نے اس سلسلہ میں جو دو آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح مصداق خود پرویز ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ:

وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ وَھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخَاسِرِیۡنَ۔ (آل عمران – ع۸، پارہ ۳)

ترجمہ: اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے۔

کا مضمون تو پرویز پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے مقابلہ میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چسپاں ہے کہ اپنی ان ناپاک مساعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

''صرف چار چیزیں حرام ہیں''

یہ دعوی بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرمات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب وسنت میں وارد ہے کیونکہ کتا، بلی، شیر، بھیریا، ریچھ، بندر، سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

ان تنقیحات کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل حدیث پڑھئے اور دیکھئے کہ پرویز پر اس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے۔

عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ ﷺ الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشك رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلّوہ وما وجد تم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرّم رسول اللہ عما حرم اللہ۔ (الحدیث)

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی جیسا ایک اور چیز (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے موسوم کیا گیا ہے) یاد رکھو عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس تم صرف اس قرآن کو لازم پکڑلو، اور جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح رحام ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔

اب ہم تاویل وتحریف اور الحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہٗ کی تصنیف ''اکفار الملحدین'' سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب کفر وایمان کی تنقیح میں متفقہ طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمہ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر والحاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور مشاہیر ائمہ کی آراء کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علماء عصر مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، مفتی اعظم دار العلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے اس کتاب پر تصدیق وتائید کی مواہیر ثبت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے جستہ جستہ اقتباسات ذیل میں درج ہیں:

واما ما يتعلق من هذا الجنس باصول العقائد المهمة فيجب تكفير من يغير بغير برهان قاطع كالذی ينكر حشر الا جساد وينكر العقوبات الحسية فی الأخرة بظنون واوهام واستبعادات من غير برهان قاطع فيجب تكفيره قطعاً۔

(اکفار الملحدين– ص ۸۲، منقول از فيصل التفرقه)

ترجمہ: امام غزالیؒ فیصل التفرقہ میں فرماتے ہیں، دین کے وہ مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری معنی سے پھر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے جیسا کہ کوئی شخص محض وہم وگمان کی بنا پر حشر جسمانی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔

ومن اجماعيات الصحابة رضی الله عنهم ما عند الطحاوی فی معانی الأثار و بعض طرقه الأخر فی فتح البارى من حد الخمر عن علی رضی الله عنه قال شرب نفر من اهل الشام الخمر و عليهم يومئذ يزيد بن ابی سفيا وقالوا هی حلال وتأوّلوا لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوۡا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡا الأية، فكتب فيهم الٰی عمر فكتب عمر ان ابعثهم الیَّ قبل ان يفسدوا من قبلك فلمّا قدموا علی عمر استشار فيهم الناس فقالوا يا امير المؤمنين نرى انهم قد كذبوا علی الله وشرعوا فی دينهم مالم يأذن به الله فاضرب اعناقهم ولی ساكت فقال ما تقول يا ابا الحسن فيهم؟ اری ان تستتيبهم فان تابوا ضربتهم ثمانين ثمانين لشربهم الخمر وان لم يتوبوا ضربت اعناقهم قد كذبوا علی الله وشرعوافی دينهم مالم ياذن به الله فاستتابهم فتابوا فضربهم ثمانين ثمانين۔

(اكفار الملحدين منقول از طحاوی –ص ۸۹، ج ۲، فتح البارى –ص ٦، ج ۱۲، كنز العمال)

ترجمہ: اجماعیات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حد خمر کے سلسلہ میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور اس کے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید ابن ابی سفیان تھے، ان شراب پینے والوں نے کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور آیہ کریمہ لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا وَعَمِلوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡا سے جواز نکالنا چاہا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان لوگو کو فوراً میرے پاس بھیج دو اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں فساد برپا کریں جب وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا، صحابہؓ نے عرض کیا امیر المؤمنین ہماری رائے تو یہ کہ ان کو قتل کر دیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور دین میں ایک ایسی حرکت کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ حضرت علیؓ خاموش بیٹھے تھے تو حضرت عمرؓ ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں، حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر وہ توبہ کرلیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں اسی اسی (۸۰،۸۰) کوڑے لگائے لگائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کر دیں کیونکہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین کے بارے میں ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اجازت نہیں دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا اُنہوں نے توبہ کر لی پھر ان کو اسی اسی (۸۰،۸۰) کوڑے لگائے گئے۔

وقال ابن القيم المجاز والتاويل لا يدخل فی المنصوص وانما يدخل فی الظاهر المحتمل له وهنا نكتة ينبغی التفطن لها وهی ان كون اللفظ نصاً يعرف بشيئين احدهما عدم احتماله لغير معناه وضعاً كالعشرة و الثانی ما اطّرد استعماله علی طريقة واحدةً فی جميع موارده فانه نص فی معناه لا يقبل تاويلاً ولا مجازاً وان قد تطرّق ذٰلك الی بعض افراده وصار هذا بمنزلة الخير المتواتر لا يتطرق احتمال الكذب اليه وان تطرق الی كل واحدٍ من افراده وهذه عصمة نافعة تدلك علی خطاء كثير من التاويلات فی السمعيات التی اطرد استمالها فی ظاهرها وتاويلها والحالة هذه غلطٌ فان التاويل انما يكون لظاهر قدورد شاذًا مخالفاً لغيره من السمعيات فيحتاج الٰی تاويلها ليوا فقها فاما اذا اطردت كلها علیٰ وتيرةٍ واحدةٍ صارت بمنزلة النص واقوى وتاويلها ممتنعٌ فتامل هذا۔

(اکفار الملحدین– ص ۷۲، منقول از بدائع الفوائد)

ترجمہ: علامہ ابن القیم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں، مجاز اور تاویل کی ''منصوص'' میں گنجائش نہیں، تاویل تو صرف ''ظاہر محتمل'' میں ہوسکتی ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ کسی لفظ کا ''نص'' ہونا دو باتوں سے معلوم ہوگا۔(۱) وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ کہ اس کے معنی سوائے دس کے اور کچھ نہیں۔(۲) وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک ہی معنی کے لئے استعمال ہوا ایسا لفظ بھی اپنے معنی میں ''نص'' ہی کہلائے گا جس میں کسی تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوگی گو اس کے بعض افراد میں تاویل ہوسکتی ہے جس طرح کہ ''خبر متواتر'' میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ اس کا احتمال ہوسکتا ہے اور یہ خطا سے محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے تمہیں قرآن وحدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات کا غلط ہونا معلوم ہوجائے گا جن کا استعمال اپنے ظاہری معنی میں برابر ہو رہا ہے ایسی حالت میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور وہ دوسری نقلو سے معارض ہو ایسی صورت اس کی تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا جاتا ہے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی ہیں مسلسل استعمال ہوتا چلا آتا ہو وہ لفظ تو کی طرح ہوجاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی اس کی تاویل بالکل منع ہے۔

اجامع الامة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة والحکم بردته۔

(اکفار الملحدین– ص ۶۵، منقول از ایثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

اعلم ان اصل الکفر هو التکذیب المتعمد لشئي من کتب اللّٰه المعلومة اولا حد من رسله علیهم الصلوة والسلام اولشئي مما جاؤابه اذا کان ذلك الامر المکذب به معلوماً با لضرورة من الدین ولا خلاف ان هذا القدر کفر ومن صدر عنه فهو کافر۔

(اکفار الملحدین– ص ۶۵، منقول از ایثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

ترجمہ: واضح رہے کہ اصل کفر یہی ہے کہ کتب الٰہیہ کی یا کسی رسول کی لائی ہوئی کسی چیز کی عمداً تکذیب کی جائے جبکہ وہ ضروریات دین میں سے ہو اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ جس سے یہ تکذیب سرزد ہو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجماعی فیصلوں کے پیش نظر غلام احمد پرویز کے کفر وارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردد نہیں ہوسکتا۔

علاوہ ان اقتباسات کے جو پرویز کی کتابوں سے استفتاء میں دیئے گئے ہیں اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمامتر کوشش اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات بینات کو اپنی باطل تاویلات وتحریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریات باطلہ پر منطبق کیا جائے چنانچہ لینن یو مارکس کا نظریۂ حیات جو سراسر روح اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک عین قرآنی نظریہ ہے اس نظریہ کے دعوت واشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''قرآنی نظام ربوبیت'' یہ کتاب اس کی تحریف معنوی کا آئینہ ہے۔ سرکاری کلوکیم میں بھی جو ۱۹۵۸ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کمیونزم کی حمایت کی تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کردیا تھا جس پر تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصر وشام بلکہ ایران کے علماء نے اس کے مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا تھا، خدا، رسول، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی عقائد واعمال کے خلاف اس کی یہ صف آرائی درحقیقت اسی کیمونزم کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں میں نہیں کرتا، اسی طرح ڈارون کا نظریۂ ارتقا جس کو خود فضلاء یورپ نے شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ کے بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے شخصی وجود کا انکار کرتا اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب وغریب مضحکہ خیز تاویلات کرتا ہے۔

دنیا آج تک غلام احمد پرویز کو صرف منکر حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انکشاف واقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث بلکہ منکر قرآن ومنکر اسلام ہے وہ پورے دین اور اسلام کو عجمی سازش کہتا ہے اور ساڑھے تیرہ سو سال کے اندر جس قدر مفسرین، محدثین، فقہاء، صوفیہ، متکلمین اور ائمہ پیدا ہوئے اور جنھوں نے اپنی خدمات جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیتا ہے اس کے نزدیک قرآن کا کوئی ماضی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تابناک اور شاندار ماضی سے کاٹ کر عہد حاضر کے باطل فلسفوں اور غلط نظامہائے معیشت سے مسلمانوں کا وابستہ کرنا

چاہتا ہے اور اس پر ستم ظریفیہ ہے کہ اپنی ہر تحریف وغلط تاویل اور ہر تخریب و فساد دین کو عین اسلام کہتا ہے، اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور تصور ناتمام ہے ملت اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کرسکتی اور کبھی اس کی روادار نہیں ہوسکتی کہ یوں پورے دین اسلام کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دے کر ختم کر دیا جائے قدیم وجدید قرامطہ اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام کے خلاف جو محاذ قائم کیا تھا پرویزی لٹریچر میں اس کو نئی تعبیر و نئے انداز میں پیش کیا جارہا ہے تا کہ کمیونزم کے لئے راستہ ہموار کیا جائے باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف سخت خطرناک تحریکیں ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچادے اور اس دجل وفریب کو سمجھنے کے لئے فہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریات دین نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور اطاعت رسول وغیرہ کے معانی ومدلولات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں، ہر مسلمان سمجھتا جانتا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے روزہ کسے کہتے ہیں حج وزکوۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے اطاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ اس مشہور ومعروف معانی و مصادیق کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ صریح کفر اور ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امت محمدیہ میں تواتر وتعامل وتوارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امت ایمان لائے اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن وحدیث اور اجماع امت سے براہ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقاید کو خوب جانتا سمجھتا اور ان پر ایمان لاتا اور عمل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اب ان کے متعارف مفہومات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دین اسلام کے عقائد واعمال کی پوری پوری تحریف اور تلاعب بالدین ہے جس کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جاسکتا۔

لہٰذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقدِ نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہوسکتا ہے نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا اور یہ حکم صرف پرویز ہی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

ولی حسن ٹونکی غفراللہ لہٗ مفتی وشیخ الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ دارالعلوم دیوبند

الجواب: غلام احمد پرویز کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب الحاد و زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلاشبہ ان کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ غلام احمد پرویز کا یہ فتنہ غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے چونکہ قادیانی لعین نے چند مخصوص دائروں میں رہ کر ارتکاب کفر کیا تھا لیکن موجودہ فتنے کے بانی نے پورے اسلام ہی پر ہاتھ صاف کردیا ہے اور کتاب و سنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تحریف باطل اور ضروریات دین کے انکار سے کام لیا حتی کہ ذات باری سبحانہٗ کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرلینا چاہتا ہے حالانکہ اسلامی عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذات واحد متصف بجمیع الکمالات والمحامد سے جو واجب الوجود اور خالق کائنات ہے اور اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم الا یہ قل ھو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر آلایہ وما قدوا اللّٰہ حق قدرہ آلایہ لا تدرکہ الا الابصار وھو یدرک الابصار آلایہ بدیع السموت والارض آلایہ جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ سوال اقتباسات میں تحریف معنوی کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کھلے طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو ختم کردینے والے ہیں چنانچہ ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ و رسول سے امام وقت کو مراد لیا گیا ہے جو کھلی تحریف اور الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ ملائکہ اور آدم علیہم السلام سے مراد چند قوتیں بتلائی گئی ہیں جن کو انسان مسخر کرسکتا ہے اسی طرح ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کردیا گیا ہے جس کو اسلام سے شخص کیا ہے یعنی بل عباد مکرمون (قرآن عظیم) والملائکۃ عباد اللّٰہ تعالیٰ عالمون بامرہ لا یوصفون بذکورۃ ولا انوثہ الخ (عقائد نسفی) اور آدم شخص معین اور نبی ابو البشر تھے جن کی تخلیق کا متعدد مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور اُنہیں کو جنت سے نکلنے والا آدم بتلایا ہے لیکن نعات القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا بالفاظ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ نہیں بلکہ خود آدم کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح مندرجہ اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے علی ہذا ارکان دین کی جو تشریح کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے یکسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے اقتباسات مجموعی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفات باطلہ کا انبار ہیں اور یحرفون الکلم من بعد مواضعہ کا مصادق ہیں جن کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ عقاید نسفی اور شرح نسفی للتفتازانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھتے ہیں۔ والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھر ھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی والعدول عنھا ای عن الظواھر الیٰ معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وقصدھم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ المحادّ ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بکفر لکونہ تکذیباً للنبی علیہ السلام الخ اور ضروریات و مسلمات دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گزر گئی اور تحریف کرنے والا جس کے نمونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے تبعین و معتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہل اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک و اختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے فقط۔

محمد جمیل الرحمٰن غفرلہٗ نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳ ۶/۱۸

الجواب صحیح: نصیر احمد عفی عنہٗ

جواب درست ہے محمد حسین غفرلہٗ

الجواب صحیح: ان اقتسابات کے مطالعہ کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکور اور اس کے متبعین کے خارج از اسلام ہونے میں شک کرے۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق: محمد جمیل غفرلہٗ۔

الجواب صحیح: مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: استفتاء میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حوالجات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بلا تاویل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریات دین کا منکر ہے بلکہ در حقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پر استہزاء کرنے والا۔ یہ سب اُمور باتفاق اُمت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ ظہور احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے اس کا کفر اظہر من الشمس واظہر من الامس ہے۔ کتاب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ کذا فی الخیالی وغیرہ من کتاب اھل الفن۔ واللہ اعلم فخر الدین احمد غفرلہ شیخ الحدیث۔

مہر

دارالعلوم

دیوبند

عالم اسلام کے

جن مشاہیر علماء کے اس فتوے پر دستخط ہیں

اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان۔

۲۔ حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)

۳۔ حضرت مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

۴۔ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری

۵۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات صدر وفاق المدارس پاکستان معتمد اسلامک اکاڈیمی اوقاف۔

۶۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم۔ ناظم وفاق المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان۔

۷۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مہتمم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار

۸۔ حضرت مولانا محمد عبدالحامد صاحب القادری البدایونی۔

۹۔ حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب المہاجر المدنی، مصنف ترجمان السنۃ۔

۱۰۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (غور غشتی)

۱۱۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ یحیٰی امان الحنفی قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ۔

۱۲۔ فضیلۃ الشیخ السید علوی عباس المالکی۔ مکہ مکرمہ

۱۳۔ فضیلۃ الشیخ السید حسن مشاط المالکی۔ مکہ مکرمہ

۱۴۔ فضیلۃ الشیخ السید محمد امین الکتبی۔ مکہ مکرمہ

۱۵۔ فضیلۃ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبدالرحمٰن الصنیع، رئیس الحنبلی مکہ مکرمہ۔

۱۶۔ فضیلۃ الشیخ محمد نور سیف الحنفی۔

۱۷۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحنبلی رئیس الحکمۃ الکبریٰ جدّہ

۱۸۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد قاسم الاندجانی مدینہ منورہ

۱۹۔ فضیلۃ الشیخ السید محمود الطرازی مدینہ منورہ

۲۰۔ فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الختنی مدینہ منورہ

۲۱۔ فضیلۃ الشیخ حامد الفرغانی مدینہ منورہ

۲۲۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

۲۳۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ ٹنڈو الہ یار سندھ۔

۲۴۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

۲۵۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و مہتمم خیر المدارس، ملتان۔

۲۶۔ حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)

۲۷۔ حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب نافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔

۲۸۔ حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ، لاہور۔

۲۹۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپور۔

۳۰۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔

۳۱۔ حضرت مولانا حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب روپڑی۔

۳۲۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحب صدر مفتی دارالعلوم سعودیہ کراچی۔

۳۳۔ حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد۔

۳۴۔ حضرت مولانا محمد نقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی۔

۳۵۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔

۳۶۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔

۳۷۔ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب۔

۳۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب و مفتی ہزارہ۔

۳۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔

۴۰۔ حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ۔

۴۱۔ حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل۔

۴۲۔ حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان۔

۴۳۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ۔

۴۴۔ حضرت مولانا مولانا اطہر علی صاحب۔

۴۵۔ حضرت مولانا احمد حسن صاحب جیری۔

۴۶۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب چاٹ گام۔

۴۷۔ حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ۔چاٹ گام۔

۴۸۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ پٹیہ چاٹگام۔

۴۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ پٹیہ چاٹگام۔

۵۰۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بابونگر۔

۵۱۔ حضرت مولانا حفاظت الرحمٰن صاحب، راج گھاٹا۔

۵۲۔ حضرت مولانا نوراللہ صاحب نواکھالی۔

۵۳۔ حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن باڑیہ۔

۵۴۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فینی۔

۵۵۔ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب، ہیبت نگر۔

۵۶۔ حضرت مولانا منظور الحق صاحب، نتروکنہ۔

۵۷۔ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب، باڑیہ۔

۵۸۔ حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب، بریساں۔

۵۹۔ حضرت مولانا ابوالحسن صاحب، حسبر۔

۶۰۔ حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب، حسبر۔

۶۱۔ حضرت مولانا عبدالعلی، فرید پور۔

۶۲۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب، فرید پور۔

۶۳۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، کھلنا۔

۶۴۔ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مہتمم دارالعلوم ہاٹھزاری چاٹگام۔

۶۵۔ حضرت مولانا حافظ محمداللہ صاحب عرف حافظ جی حضور ڈھاکہ۔

۶۶۔ حضرت مولانا مفتی عمیم الاحسان صاحب ڈھاکہ

۶۷۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب، کھلنا۔

۶۸۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب، کھلنا۔

۶۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب، چاندپور۔

۷۰۔ حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، قبلاشین۔

۷۱۔ حضرت مولانا شاہد علی صاحب، کانائی گھاٹ۔

توقیعات علماء کراچی

علماء مدرسہ دارالعلوم۔شرافی، لانڈھی

۱۔ الجواب صحیح۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ ومفتی اعظم)

۲۔ رشید احمد عفی عنہ (محدث)

۳۔ نوراحمد (ناظم مدرسہ)

۴۔ رعایت اللہ مدرس

۵۔ محمد سلیم اللہ مدرس

۶۔ سبحان محمود مدرس

۷۔ محمد شمس الحق مدرس

۸۔ محمد رفیع مدرس

۹۔ محمد تقی عثمانی مدرس

علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ، نیوٹاؤن

۱۰۔ محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ

۱۱۔ ولی حسن عفی عنہ مفتی و مدرس

۱۲۔ محمد لطف اللہ عفی عنہ مدرس

۱۳۔ فضل محمد عفی عنہ مدرس

۱۴۔ محمد ادریس عفی عنہ مدرس

۱۵۔ محمد عبدالرشید نعمانی غفر اللہ لہ (مولف لغات القرآن)

ورفیق اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ

۱۶۔ عبدالحق عفی عنہ مدرس

۱۷۔ محمد بدیع الزمان مدرس

۱۸۔ محمد حامد عفی عنہ مدرس و ناظم کتب خانہ

۱۹۔ عبدالجلیل عفی عنہ مدرس

۲۰۔ عبدالرزاق عفی عنہ مدرس

۲۱۔ محمد عفی عنہ مدرس

۲۲۔ عبدالقیوم عفی عنہ مدرس

۲۳۔ محمد احمد مختار مدرس و معاون شعبہ دارالتصنیف

۲۴۔ اکبر علی اسلام آبادی دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ

۲۵۔ عبدالباقی عفی عنہ فرید پوری سابق معاون دارالافتاء۔

علماء مدرسہ مظہر العلوم محلّہ کھڈہ

۲۶۔ فضل احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ

۲۷۔ ہدایت اللہ افغانی مدرسہ اول و ناظم تعلیمات

۲۸۔ محمد عبدالغنی غفرلہ مدرس

۲۹۔ محمد زکریا مدرس و ناظم دارالاقامہ

علماء مدرسہ احرار الاسلام لیاری

۳۰۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا وہی ہے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔ محمد عثمان مہتمم مدرسہ

علماء اہل حدیث

مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

۳۱۔ میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف متفق ہوں۔ بلاشک منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودھری غلام احمد پرویز اور اس کی جماعت افر ہے ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں تو فوراً اس سے الگ ہوجائیں۔ بقولہ تعالیٰ ولا تَرکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔

محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ ومفتی۔

۳۲۔ میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر قرآن من فرق بین کتاب اللّٰہ وحدیث رسولہ فھو کافر مضل مبین ھذا مالدی، واللّٰہ اعلم۔ راقم الحروف عبدالجبار، مدرس وخطیب موتی مسجد۔

۳۳۔ جواب مذکور بلاریب صحیح ہے، پرویز اور اس کے ہم خیال یقیناً دایرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (احقر عزیز الرحمٰن عفی عنہ مدرس)

مدرسہ دارالسلام

۳۴۔ الجواب بعون الوہاب۔ قرآن وحدیث دونوں آپس میں لازم ملزوم ہیں دونوں پر ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز صاحب اکثر صحیحین کی احادیث کی توہین وتحقیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے ومن یھون امرھا فھو ضال مبتدع ومتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم الخ۔ حررہ العاجز ابو محمد عبدالستار غفرلہ الغفار، مہتمم وخطیب مسجد محمدی

۳۵۔ الجواب صحیح۔ احقر عبدالغفار سلفی۔ نائب مفتی مدرسہ

۳۶۔ منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر اُن کا کفر دہرا ہوجاتا ہے۔ حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔

عبدالخالق رحمانی عفا اللہ عنہ، خطیب مسجد صحرا، ماری پور

علماء بریلوی

۳۷۔ محمد عبدالحامد القادری

۳۸۔ حامداً ومصلّیاً ومسلّماً۔ پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے۔ عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وت علماء کرام نے اس فتنہ کو خاک میں ملادیا، اب پرویز نے پھر اس فتنہ کو پھیلا دیا، اس کے خبیث عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں مسلمان اس سے دور رہیں۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ السلام نے پہلے ہی خبر دے دی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر راہ، اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ انؔ سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے۔

کتبہ العبد المعتصم بذیل النبی الامی، عمر الیغمی۔

۳۹۔ احقر نے (علماء امت کا متفقہ فتویٰ پرویز کافر ہے) دیکھا، مفتی محمد شفیع صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور آیات بینات میں تلبیس سے بھی کام لیا ہے توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہوسکتا مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر بلکہ کافر گر ہیں لقولہ تعالیٰ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا، جو چیز ہمارے رسول (ﷺ) دیں اس پر قائم ودائم ہوجاؤ اور جس چیز سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ اس آیت شریفہ میں مولا تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا منصب عالی بیان فرمادیا کہ وہ قانون الٰہی میں مختار من جانب اللہ ہیں ان کا حکم اللہ ہی احکم ہے، دوسری جگہ فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے میری ہی اطاعت کی ہے۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا وما ینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحیٰ ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے اس سے ظاہر ہوگیا کہ قرآن کے علاوہ بھی حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اسی کو اہل علم حدیث کہتے ہیں، جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی رو سے کافر ہے لقولہ تعالیٰ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ کیا تم بعض قرآن کو مانتے

ہواور بعض سے انکار کرتے ہو۔ بہرحال پرویز مھذ بھی ہے، مفتن بھی ہے، مخرب دین متین بھی ہے، مجدد دین شیطانی بھی ہے۔ مرتد بھی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظفر احمد غفرلہ دارالافتاء والقضاء، فریرروڈ، کراچی

۴۰۔ ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

بقلم قاضی زین العابدین غفرلہ اللہ، مدرس مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

۴۱۔ پرویزی فتنے نے جو دراصل ارتداد کا علمبردار ہے، دینداروں کے جذبات مذہبی میں جسقدر ٹھیس لگائی ہے اور شیرازہ اتحاد اسلامی کو منتشر کیا ہے اہل دانش و بینش سے پوشیدہ نہیں اس کا انسداد فرض اولیں ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے مامون و محفوظ رکھے۔

محدم عبدالسلام قادری غفرلہ صدر انجمن امانت الاسلام کراچی۔

علماء شیعہ امامیہ

۴۲۔ پرویز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقاید رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

سید محمد رضی آل نجم العلماء، بانی و مستقل صدر کل پاکستان حسینی ایجوکیشنل سوسائٹی، کراچی۔

۴۳۔ باسمہ سبحانہ وتعالیٰ۔ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو کجراہ پر دیو بے زنجیر ہونے کے ساتھ بڑے شد و مد سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات و مسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔ اللھم ارزقنا توفیق الطاعۃ وبعد المعصیۃ۔

ناچیز محمد تقی (مجتہد)

۴۴۔ باسمہ سبحانہ پرویز صاحب کے عقائد جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از سلام ہے اور کفر و ارتداد کا مرتکب ہے۔

احقر سید انیس الحسنین ممتاز الافاضل وغیرہ لکھنؤ لکچرر شعبۂ دینیات جناح کالج، ناظم آباد، کراچی، و بانی رضویہ کالونی کراچی، مورخہ ۲۹؍ جولائی ۱۹۶۲ء

۴۵۔ غلام احمد پرویز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آڑ میں کوئی نیا دین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

۴۶۔ باسمہ سبحانہ، لقد اصاب المجیب

احقر الوری سید شبیر علی بخاری، مدرس جامعہ امامیہ کراچی۔

بقیہ علماء کراچی

۴۷۔ عبدالجبار خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی

۴۸۔ فقیر اسد القادری، کان اللّٰہ لہ، نیوٹاؤن کراچی۔

۴۹۔ محمد شعیب برمی مسجد کراچی۔

۵۰۔ عبدالقیوم قادری، قادری مسجد، کراچی۔

۵۱۔ عبدالمقتدر عفی عنہ، صدیقی مسجد، بمبئی بازار کراچی۔

۵۲۔ محمد عبدالحلیم چشتی (فاضل دیوبند)

۵۳۔ محمد سلیم الدین شمسی (فاضل مدرسہ لطیفہ علیگڑھ)

توقیعات علماء سندھ

سجاول ضلع ٹھٹہ

۵۴۔ نور محمد غفرلہ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹہ۔

۵۵۔ محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۶۔ نور محمد، مہتمم وصدر مدرس، مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔

۵۷۔ عبداللہ، مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔

۵۸۔ انی مع الصالحین، حاجی عبداللہ ممبر ٹاؤن کمیٹی سجاول۔

۵۹۔ محمود، مدرس وخطیب جامع مسجد سجاول۔

۶۰۔ عبدالغفور ناظم اعلیٰ، نظام العلماء سجاول۔

۶۱۔ محمد عمر سجاول۔

۶۲ محمد قاسم سجاول۔

۶۳۔ محمد عثمان عربی ٹیچر ہائی اسکول، سجاول

۶۴۔ حکیم عبدالاحد عثمانی ناظم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔

دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

۶۵۔ احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ)

۶۶۔ الجواب صحیح کنت ادخل غلام احمد پرویز فی فرقة الخوارج اولا مثلهم ولکنه جاوزالحد وارتکب الا لحاد والزندقة جهارا الفرقة الباطنیة الملحدة فلاشك فی کفره وزندقة والحاده فاللّٰه یهدیه ویصلح باله۔ ظفر احمد عثمانی عفاء اللہ عنہ، شیخ الحدیث بادارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈ والہ یار سندھ

۶۷۔ ما احسن ما اجاب وجاد الجواب صحیح بلا مریة وهد الرجل کافر ملحد بالا مریة۔ محمد وجیہ (خادم دارالافتاء والتد ریس بدارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

۶۸۔ جو عبارات مستفتی نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ قرآن، حدیث اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف ہے لہٰذا اس شخص کے کافر، زندیق، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ از فوئے دین اسلام نہیں۔ محمد جمشید علی عفی عنہ مدرس دارالعلوم ٹنڈوالہ یار سندھ۔

۶۹۔ المجیب مصیب۔ عبدالرحمٰن فرید پوری خادم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار۔

۷۰۔ الجواب صواب: وکفر من العتیقد تلك المعتقدات صریح واللّٰه اعلم وعلمه اتم واکمل۔

محمد لطافت الرحمٰن کان اللہ لہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

۷۱۔ الجواب صحیح، مطلوب الرحمٰن عفاعنہ الرحمٰن۔

۷۲۔ الجواب صحیح: استفتاء میں مندرجہ عبارتا اور عقائد باطل اور شریعت اسلامی کی صریح تحریف وتوہین اور استہزاء ہے، ان کا مصنف، اس کے متبعین اور اشاعت کنندگان دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام کے ساتھ اس قسم کا اشتعال انگیز استہزاء اور توہین کرنے والے کو واقعی سزا دے اور اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اسٹاک ضبط کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وہو الموفق۔

محمد محبوب الٰہی عفی عنہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ، ٹنڈوالہ یار

۷۳۔ احقر محمد عبدالمالک الکاندھولی غفر اللہ لہ خادم الحدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار۔

علماء شکارپور

۷۴۔ مسٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم قرآنی فیصلے وغیرہ کے مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتاب میں جمیع ارکان اسلام و جملہ شعائر دین کی تبدیل وتحریف کی گئی ہے، جس کی بناء پر دہ عین جس کے داعی حضرت رسول کریم سیدنا محمدﷺ ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں مارکس ولینن کی کیمونزم کے قریب قریب ایک تخیلاتی نظریہ کو دجل و فریب سے (دلائل وبراہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کیمونزم کی خوب خدمت کی گئی ہے بنا بریں مسٹر پرویز کے دجال وکافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ حررہ الفقیر الی اللہ الجلیل محمد اسمٰعیل العودری الشکارفوری عفی عنہ۔

۷۵۔ محمد فصل اللہ۔ شکارپوری

۷۶۔ الٰہی بخش اعوان۔ شکارپور

۷۷۔ فصل احمش سرہندی۔ شکارپور

۷۸۔ لطف اللہ، شکارپور

۷۹۔ نثار احمد، شکارپور

مدرسہ عربیہ جامع ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجراع، شکارپور

ہم سب دستخط کنندگان ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں جن سے مسٹر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

۸۰۔ عبداللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ

۸۱۔ سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد، مدرسہ ہاشمیہ

۸۲۔ گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ

ضلع سکھر

۸۳۔ محمد انور بن مولانا شبیر محمد مہتمم انوار العلوم ضلع سکھر

مدرسہ عربیہ دار القرآن میٹھر ضلع دادو سندھ

۸۴۔ مسٹر پرویز کی جو عبارات رسالہ ''پرویز کا خط اور اس کا جواب'' میں درج ہیں جس کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص روسی اشتراکیت کا داعی اور وظیفہ خوار ہے اور اسلامی بنیادی اُصول کا محرف۔ تکفیر اس وت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریات دین کا منکر یا موؤل بتاویل باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف وموؤل بھی۔ احقر الانام عبدالمتین غفرلہ ہزاروی دیوبندی نقشبندی، صدر مدرس وشیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دار القرآن میٹھر ضلع دادو سندھ۔

مدرسہ عربیہ دار العلوم اسلامیہ

اشاعت القرآن ڈگری شہر ضلع تھرپارکر

۸۵۔ مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ معتقدات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اور علماء ہندو پاک کا متفقہ فتویٰ کفر بجا بر موقعہ اور برمحل ہے، ہم فتویٰ مذکور کی رو سے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پرویز کے کفر پر تصدیقی دستخط کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دُعا ہے کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر وباطن، تحریر، تقریر کو خدا کے پیمبر کے تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

۸۶۔ الجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ مہتمم دار العلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۷۔ الجواب صحیح۔ عبدالرؤف عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۸ محمد اکرام الحق اختر عفا اللہ عنہ مفتی دار العلوم ہذا۔

۸۹۔ محمد یعقوب عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہذا۔

۹۰۔ حافظ غلام غوث مدرس مدرسہ ہذا۔

توقیعات علماء بھاولپور

۹۱۔ محمد صادق (مفتی وسابق ناظم اُمور مذہبی ریاست بھاولپور)

۹۲۔ محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بھاولپور)

۹۳۔ غلام مصطفیٰ عفی عنہ (مبلغ ختم نبوت بھاولپور)

۹۴۔ عبداللہ درخواستی (امیر جمیعۃ علماء اسلام)

۹۵۔ عبیداللہ (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

۹۶۔ فاروق احمد (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

علماء احمد پور شرقیہ

مذکورہ بلاشواہد نا قابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پرویز اوراس کے ہمنواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، ان معتقدات باطلہ اور مزغومات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پرویز دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقاید میں مسٹر پوریز کی موافقت کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔اعاذنا اللہ من الکفر و الضلال۔فقط تاریخ ۵/۱۹۸۲ھ مطابق ۹/جون ۶۲ء

۹۷۔ مفتی واحد بخش عفی عنہ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ

۹۸۔ نذیر احمد خطیب مسجد قبہ والی احمد پور شرقیہ

۹۹۔ عبدالرزاق خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ

۱۰۰۔ الٰہی بخش مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ

۱۰۱۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ

۱۰۲۔ محمد ابراہیم خطیب جامع اہلحدیث احمد پور شرقیہ

۱۰۳۔ محمد موسیٰ خطیب مسجد چبوترہ احمد پور شرقیہ

۱۰۴۔ سید گل حسن عفا اللہ عنہ خطیب مسجد سید غوث شاہ صاحب۔احمد پور شرقیہ

۱۰۵۔ سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد کٹرہ احمد خاں احمد پور شرقیہ

۱۰۶۔ غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ

۱۰۷۔ محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۰۸۔ عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۰۹۔ محمد عبداللہ عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۰۔ عبدالعزیز عفی اللہ عنہ، مدرسہ مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۱۔ عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۲۔ فتح الرحمٰن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ

۱۱۳۔ عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ

۱۱۴۔ خدا بخش عفی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ

۱۱۵۔ سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ

نوٹ: فہرست ہذا میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث تینوں کاتب فکر کے علماء شامل ہیں۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر

مسٹر غلام احمد پرویز نے اسلام کے بنیاد متفقہ اور مسلمہ اُصول کو جو متواتر اور قطعی ہیں محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جدید تصویر میں تبدیل کر دیا ہے جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیتہ والتسلیم کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہٰذا ہم ان کے غیر مشتبہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعت رسول، منصب رسالت، مصداق ملائکہ وشیاطین میں لکھے ہوئے ہیں، خلاف عقاید اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی: من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئك هم الکافرون ''کافر'' کہتے ہیں۔

۱۱۶۔ حررہ خادم الشرع بد القدیر عفا اللہ عنہ من المدرسۃ العربیہ قاسم العلوم فقیروالی۔

۱۱۷۔ الجواب صحیح: عبد الواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا۔

۱۱۸۔ بے شک ہمارے نزدیک پرویز اُس فتویٰ کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام کثر اللہ امثالہم نے دیا ہے۔ فضل احمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

۱۱۹۔ صدق ما کتب عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی۔

۱۲۰۔ المجیب مصیب، محمد قمر الدین صدر مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی۔

۱۲۱۔ الجواب صحیح: محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی۔

۱۲۲۔ الجواب صحیح، مہر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی۔

۱۲۳۔ الجواب صحیح: احقر محمد اسلم شاکر۔

۱۲۴۔ الجواب صحیح: احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی۔

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القران

ڈونگا بونگا۔ بھاولپور ڈویژن

۱۲۵۔ علماء حق نے پرویز پر کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے بچایا ہے۔ میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتویٰ دینے میں حق بجانب میں۔

حررہ فقیر محمد سعید کان اللہ لہ، بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) صدر عیدگاہ ڈونگا بونگا ضلع بھاولنگر۔

توقیعات علماء پنجاب ملتان

۱۲۶۔ شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدارس العربیہ مغربی پاکستان۔

۱۲۷۔ عبد اللہ غفرلہٗ مفتی خیر المدارس ملتان۔

۱۲۸۔ خیر محمد مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان۔

۱۲۹۔ محمد علی جالندھری، ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان۔ ملتان۔

۱۳۰۔ غلام قادر مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان۔

۱۳۱۔ محمود عفا اللہ عنہ مفتی وشیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر۔

۱۳۲۔ احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوۃ الحق رجسٹرڈ۔ ملتان۔

۱۳۳۔ عبد الرحمٰن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان۔

۱۳۴۔ محمد عبد القادر قاسمی غفرلہٗ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

۱۳۵۔ عبد الرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موطل ملتان تحصیل۔

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پرویز) جو محرف دین متین ہے اور متبع غیر سبیل المؤمنین ہے جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے

ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

۱۳۶۔ محمد عبدالخالق عفی عنہ (مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم وسابق استاد دارالعلوم دیوبند)

۱۳۷۔ علی محمد عفی عنہ مدرس دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع ملتان۔

۱۳۸۔ عبدالمجید مدرس دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا۔

۱۳۹۔ الجواب صحیح: محمد سرور عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیروالا۔

۱۴۰۔ الجواب صحیح: ظہور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیروالا۔

۱۴۱۔ الجواب صحیح: محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیروالا۔

خانیوال

۱۴۲۔ دوست محمد غفرلہ، مہتمم مدرسہ جامعہ مدینہ ریلوے شیڈ خانیوال۔

منٹگمری

۱۴۳۔ فاضل رشیدی جالندھری منٹگمری۔

۱۴۴۔ عبداللہ رائے پوری مدرس مدرسہ رشیدیہ منٹگمری۔

جھنگ

۱۴۵۔ الجواب صحیح: سید صادق حسین غفرلہ۔

مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ وخطیب جامع مسجد غلہ منڈی صدر۔ جھنگ

۱۴۶۔ محمد عبدالحلیم غفرلہ، جامعہ رحیمیہ جھنگ۔ (صدر خطیب جامع مسجد ومبر جمہوریہ جھنگ)

چنیوٹ

۱۴۷۔ منظور احمد۔ صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ۔

اوکاڑہ

۱۴۸۔ دوست محمد مدرس مدرسہ حنفیہ الوزیہ اوکاڑہ

میانوالی

۱۴۹۔ محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی۔

لاہور

۱۵۰۔ ماکتبہ فی الجواب مولانا البنوری هوالحق والحق أحق ان یتبع، وما قاله غلام احمد پرویز کلهٗ باطل و کفر۔ احمد علی عفی عنہ لاہور۔

۱۵۱۔ من شك فيه فقد كفر۔ فقط

غلام غوث، ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور۔ علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

۱۵۲۔ الجواب حق وصواب و نعم الجواب۔ ملحد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل حق اور درست ہے، ملحد مذکور تمام یہود ونصاریٰ سے تحریف الکلم عن مواضعہ میں سبقت لے گیا ہے اور فتوے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کا مستحق ہے۔ والسلام

محمد ادریس۔ کان اللہ لہٗ۔ شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ

۱۵۳۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ونارالله الموقدة علی من اتبع الھویٰ محمد رسول خان۔ (محدث ومفسر جامعہ اشرفیہ)۔

۱۵۴۔ المجیب مصیب۔غلام مصطفیٰ۔ کان اللّٰہ لہٗ۔مدرس

۱۵۵۔ الجواب صحیح: نور محمد غفرلہٗ مدرس۔

علماء مدرسہ جامعہ مدینہ نیلا گنبد لاہور

۱۵۶۔ حامد عفی عنہ امیر انجمن جامعہ مدینہ۔

۱۵۷۔ سید میرک شاہ اندرابی۔شیخ الحدیث۔

۱۵۸۔ محمد ضیاء الحق کان اللّٰہ لہٗ، مدرس

۱۵۹۔ لله در المجیب حیث اجاد فیما اجاب۔ احقر بدار الاسلام عفی عنہ مدرس۔

۱۶۰۔ فاضل مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔فلله دره کریم اللّٰہ غفرلہ مدرس۔

۱۶۱۔ المجیب مصیب احقر محمد اجمل عفی عنہ۔خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ۔

۱۶۲۔ الجواب صحیح: محمد عبدالکریم قاسمی۔

(خطیب جامع گلبرگ ونائب ناظم مدرسہ عربیہ حنفیہ بھاولپور ہاؤس۔لاہور)

۱۶۳۔ فتنہ پرویزیت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد از بس ضروری ہے۔انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے۔المجیب مصیب فیما قال۔حررہ محمد علی خطیب سنہری مسجد لاہور۔

علماء حضرات اہلحدیث لاہور

۱۶۴۔ مذکورہ بالا جوابات سب صحیح ہیں۔میں ان سے پورا متفق ہوں۔

(عبداللہ امرتسری روپری، مفتی)

۱۶۵۔ حافظ عبدالقادر روپڑی، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور۔

۱۶۶۔ فاضل مجیب نے پرویز کے جن عبارات اور عقاید کا ذکر کیا ہے اور جس طرح اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف وتاویل اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرامطہ سے کم نہیں اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ اسلام میں رہ سکے۔فاضل مجیب نے للّٰہ درہ جو کچھ اس کے لئے حکم لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے فقط۔ (سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمیعت اہلحدیث مغربی پاکستان)

حضرات علماء شیعہ لاہور

۱۶۷۔ باسمہ عرشانہ۔جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روح اسلامی کے منافی ہیں۔ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ (جعفر حسین مفتی)

۱۶۸۔ باسمہ سبحانہ۔بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقاید رکھنے والے حضرات یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(سید صدر حسین نجفی مدرس جامع المنتظر، لاہور)

۱۶۹۔ باسمہ تعالیٰ۔مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے عقاید بیان کئے گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں اور میرے نزدیک ایسا شخص ملحد و بے دین ہے اور خارج از اسلام ہے فقط۔ (فدا حسین نجفی پرنسپل جامعہ امامیہ۔لاہور)

☆☆☆☆☆

۱۷۰۔ محمد بہاؤ الحق قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۱۷۱۔ سید محی الدین شارق خطیب جامع مسجد نور، نسبت روڈ۔

۱۷۲۔ سید محمد ضیاء الدین نقشبندی خطیب میرانی ہوہ، لاہور۔

۱۷۳۔ منظور احمد خطیب مزنگ۔

۱۷۴۔ جواب باصواب ہے محمد الیاس غفرلہ خطیب جامع مسجد تبولیان لوہاری منڈی۔

۱۷۵۔ شفاعت احمد عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد قاسمی فیض باغ، لاہور۔

۱۷۶۔ امین الحق عفی عنہ۔ خطیب جامع مسجد شیخوپورہ۔

۱۷۷۔ محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور۔

۱۷۸۔ حسن شاہ خطیب جامع مسجد باٹا پور کمپنی، لاہور۔

۱۷۹۔ جواب باصواب ہے محمد حسین خطیب دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔

۱۸۰۔ احقر عبید اللہ انور مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔

جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور

۱۸۱۔ ابوالحسین محمد عبدالحلیم قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۲۔ ابوسعید محمد عبدالعلیم قاسمی نائب مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۳۔ ابومحمد عبدالرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۴۔ محمد عبدالکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۵۔ عبدالرؤف کامل پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۶۔ عبدالمالک لاہوری، مدرس جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

۱۸۷۔ حافظ حسین احمد معین المدرسین جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

علماء قصور

غلام احمد پرویز کا کفر اظہر من الشمس ہے، اس میں اب کوئی مزید گفتگو کرنا تحصیل حاصل ہے...... اس طرف کے تمام علماء آپ کے ساتھ ہیں سردست یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

۱۸۸۔ مولانا عبدالعزیز صاحب نقشبندی مرتضائی۔

۱۸۹۔ مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور۔

۱۹۰۔ مولانا نذر احمد صاحب نقشبندی۔

۱۹۱۔ مولانا سید طالب حسین صاحب خطیب موضع میانوالہ تحصیل قصور۔

۱۹۲۔ مولانا محمد طفیل صاحب۔

۱۹۳۔ مولانا علم دین صاحب۔

۱۹۴۔ مولانا عبدالرسول صاحب۔

۱۹۵۔ مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب۔

۱۹۶۔ مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب۔

۱۹۷۔ (مولانا غلام رسول صاحب گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

علماء گوجرانوالہ

۱۹۸۔ محمد چراغ صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

۱۹۹۔ فضل کریم مولوی فاضل، فاضل دیو بند خطیب جامع مسجد محلّہ رتیانوالہ۔

۲۰۰۔ محمد موسیٰ فاضل مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ۔

۲۰۱۔ پرویز کے الحاد میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ احقر محمد سراج

(فاضل عربی خطیب جامع مسجد بی بلاک گوجرانوالہ)

۲۰۲۔ پرویز کافر ہونے کے علاوہ صحیح فہم انسان بھی نہیں معلوم ہوتا۔

(امان اللہ خاں عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم رحمانیہ شیخوپورہ گیٹ گوجرانوالہ)

۲۰۳۔ احقر شمس الدین ناظم جامعہ صدیقیہ چوک قاصینا نوالہ گوجرانوالہ۔

۲۰۴۔ معتمد علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکلیہ اتفاق ہے۔ احقر العباد عبد القیوم

مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

۲۰۵۔ پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ عبد الواحد (خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ)

۲۰۶۔ مسٹر غلام احمد پرویز کے کفر کے بارے میں ذرہ بھر تامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کیں ہیں اور مزید کرنے کا ارادہ ہے وہ کسی باہوش مسلمان سے مخفی ہیں ہے غرض یہ کہ اس کا کافر و مرتد ہونا ایک قطعی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(احقر ابوالزاہد محمد سرفراز مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۵/صفر ۱۳۸۲ھ، ۱۸/جولائی ۱۹۶۲ء)

۲۰۷۔ صحیح حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے لہٰذا جو فتویٰ منکر حدیث پرویز پر لگایا گیا ہے اس سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے۔

(خلیل الرحمٰن بقلم خود عفی عنہ مدرس مدرسہ حنفیہ گوجرانوالہ)

۲۰۸۔ نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

۲۰۹۔ محمد صالح مدرمدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

۲۱۰۔ الجواب حق وما ذا بعد الحق الا الضلال، العبد ممتاز احمد تھانوی عفی عنہ

(مدرس وخادم دار الافتاء، مدرسہ عربیہ جامع مسجد گجرات)

۲۱۱۔ ولی اللہ بقلم خود (استاذ الاساتذہ) گجرات۔

۲۱۲۔ عبد الحمید بقلم خود (فاضل دہلوی) ضلع گجرات۔

۲۱۳۔ الجواب صحیح، محمد نذیر اللہ خاں جامع مسجد حیات النبی نزد اڈہ لاریان گجرات۔

لائل پور

۲۱۴۔ عبد الحمید مہتمم مدرسہ ام المدارس گلبرگ ''ای'' لائل پور۔

۲۱۵۔ عبد العلی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لیبر کالونی، لائل پور۔

۲۱۶۔ دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پیپلز کالونی، لائل پور۔

۲۱۷۔ محمد رفقی کشمیری غفرلہ صدر مدرس و مفتی دار العلوم ربانیہ، لائل پور۔

۲۱۸۔ سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ، صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائل پور۔

۲۱۹۔ بندہ محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم منڈی ماموں کانجن، جامع مسجد ضلع لائل پور۔

مدرسہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد لائل پور

۲۲۰۔ گذارش ہے کہ پرویزی کفریت کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے ہیں، اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکور کے جمیع مدرسین بھی متفق ہیں، مزید توثیق کے لئے ان کے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ عبدالعزیز مہتمم مدرسہ ہذا۔

۲۲۱۔ محمد انور کلیم صدر مدرس۔

۲۲۲۔ عبدالغنی عفی عنہ۔

۲۲۳۔ حافظ تاج محمد۔

۲۲۴۔ نیازمند بند عبدالستار نیازی۔

۲۲۵۔ حافظ عبدالرحمٰن بقلم خود۔

۲۲۶۔ میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔

شبیر احمد، دارالعلوم فتح دین عبداللہ پور، لائل پور۔

☆☆☆☆☆

۲۲۷۔ منکر حدیث خواہ پرویز ہو یا اور کوئی، کافر ہے، علمائے کرام کی رائے کے مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پردیسی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن والحدیث۔

۲۲۸۔ جو فتویٰ علمائے کریم نے چودہری غلام احمد پرویز کے عقیدہ کے متعلق شائع کیا ہے اس سے میرا اتفاق ہے۔ (احقر العباد اللہ دتہ عفی عنہ چک نمبر ۴۲۲، ضلع لائل پور)

۲۲۹۔ عبداللہ خطیب چک مذکور ضلع لائل پور۔

۲۳۰۔ میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں۔ (احقر غلام حسین از چک نمبر ۴۲۲، ضلع لائل پور)

سرگودھا

۲۳۱۔ جلیل الرحمٰن، مدینۃ العلوم، سرگودھا۔

۲۳۲۔ الجواب صحیح محمد عبدالکریم عفی عنہ مظاہری۔

(خطیب جامع مسجد شاہ پور صدر ضلع سرگودھا، مدرسہ دارالہدیٰ، چوکیرہ ضلع سرگودھا)

۲۳۳۔ مسٹر غلام احمد پرویز پر فتویٰ کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شائع ہوا ہے بندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ اس کی صحت کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریات دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ (العبد الضعیف قطب الدین، مدرس دارالہدیٰ)

۲۳۴۔ احمد شاہ بخاری بقلم خود مدرس۔

۲۳۵۔ الجواب صحیح غلام رسول بقلم خود مدرس۔

۲۳۶۔ مسٹر پرویز محرف قرآن اور منکر ضروریات دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گذرے ہیں۔

(محمد حسین غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ، ضلع سرگودھا)

مدرسہ شبّیریہ میانی، ضلع سرگودھا

۲۳۷۔ مسٹر پرویز کے کئی رسالے بندہ کی نظر سے گذرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے، یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث کا نام لیتا ہے ورنہ درپردہ اس نے ضروریات دین کا انکار کر کے صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کر کے ایک نیا دین بنا رکھا ہے...... یہ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرتد ہے۔ (احقر لاشی محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا)

۲۳۸۔ الجواب صحیح، رحمت دین، مدرس مدرسہ شبیریہ میانی۔

۲۳۹۔ الجواب بالصواب، غلام حیدر۔

مدرسہ اشرف المدارس، لائل پور

پرویز کے سلسلہ میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہے۔

۲۴۰۔ الجواب صحیح و حق وما ذا بعد الحق الا الضلال۔

(کتبہ ننگ اسلاف عبدالعلیم جالندھری)

۲۴۱۔ محمد یحییٰ فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۲۔ غلام محمد بقلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۳۔ مہابت خان بقلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۴۔ عطاء الرحمٰن بقلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۵۔ غلام حسین بقلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

ضلع مظفر گڑھ

۲۴۶۔ ہم علماء امت کا متفقہ فتویٰ تکفیر چودہری غلام احمد پرویز دیکھا۔ اس فتوی سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔ (عبدالحق بقلم خود از ڈیروالہ شالی ضلع مظفر گڑھ)

۲۴۷۔ محمد عمر عفی عنہ صدر مدرس و مہتمم مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڑھ۔

۲۴۸۔ نظام الدین شاہ مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڑھ۔

۲۴۹۔ محمد صدیق مدرس مدرسہ عربی امداالعلوم محمود کوٹ شہر۔

۲۵۰۔ غلام یٰسین، دارالاہتمام مدرسہ عربیہ محمودالاسلام خان پور بگا شہر۔

۲۵۱۔ محمد کلیم اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ عربی تعلیم القرآن خان گڑھ۔

۲۵۲۔ نعم ما قال، سعید احمد غفرلہ، فاضل دارالعلوم دیوبند سکنہ جھگی والہ جتوئی۔

۲۵۳۔ محمد اکرم خطیب و متولی جامع ''دین پناہ'' ضلع مظفر گڑھ۔

۲۵۴۔ احقر بشیر احمد بقلم حود۔

۲۵۵۔ صدرالدین خادم دینی درسگاہ خان گڑھ۔

۲۵۶۔ ابوالحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو۔

۲۵۷۔ احقر عبدالرحمٰن خطیب کوٹلہ رحم شاہ صاحب۔

۲۵۸۔ غلام نبی (فاضل خیر المدارس) مولوی فاضل ایف اے، سکنہ علاقہ گورمانی مظفر گڑھ

۲۵۹۔ عبدالرحیم عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور۔

۲۶۰۔ محمد مسعود صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۶۱۔ محمود الحسن عفی عنہ خطیب جامع مسجد عیدگاہ۔ مظفر گڑھ۔

جہلم

غلام احمد پرویز مدیر طلوع اسلام پر جو علماء اسلام نے کفر کا فتوی صادر فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتوی کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علماء نے اپنے فرض منصبی کو صحیح اور بروقت ادا کیا ہے۔

۲۶۲۔ قاضی عبداللطیف غفرلہ و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم السلام جامع مسجد گنبدوالی، جہلم۔

۲۶۳۔ محمد شریف عامر بقلم خود مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم السلام جامع مسجد گنبدوالی، جہلم۔

۲۶۴۔ قاضی نصیر احمد بقلم خود مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم السلام جامع مسجد گنبدوالی، جہلم۔

علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پرویز پر اس کی عبارات کی بنا پر جو کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے والسلام۔

۲۶۵۔ احقر مظہر حسین غفرلہ، مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

۲۶۶۔ الجواب صحیح، بدر عالم مدرس مدرسہ اظہار السلام چکوال ضلع جہلم۔

سیالکوٹ

۲۶۷۔ الجواب حق لا ریب فیہ۔ بشیر احمد خطیب جامع مسجد و ناظم مدرسہ تعلیم القرآن سرور ضلع سیالکوٹ۔

کیمبلپور

۲۶۸۔ فضل الرحمٰن کان اللہ لہ ساکن بہبودی۔

۲۶۹۔ مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غور غشتی۔

۲۷۰۔ الجواب صحیح وصواب، بندہ عبد الرحمٰن غفرلہ۔

(سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور، یوپی)

۲۷۱۔ نور محمد۔ (مہتمم وصدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براستہ چھپ، ضلع کیمبلپور)

۲۷۲۔ صوفی عبد اللطیف۔ (مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براستہ چھپ، ضلع کیمبلپور

راولپنڈی

دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار

۲۷۳۔ جو اقتباسات صورت سوال میں مندرج ہیں اور بنا بریں جو جواب تحریر کیا گیا ہے صحیح ہے۔ عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

۲۷۴۔ غلام اللہ خان۔ (مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۵۔ محمد انور غفرلہ۔ (مدرس دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۶۔ احقر اللہ بخش قریشی۔ (مدرس دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۷۔ الجواب صحیح، وما ذا بعد الحق الا الضلال۔

(احقر محمد یٰسین خاں مدرسہ دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۸۔ عبد الشکور غفرلہ۔ (مدرس دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۹۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم وجوب اتباع رسول ﷺ۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں اس کا ہمنوا ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند ولکھنؤ، مدیر ماہنامہ تعلیم القرآن، دار العلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی)

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ درکشابی محلّہ

۲۸۰۔ عبد الحنان مہتمم مدرسہ۔

۲۸۱۔ الجواب صحیح، احقر محمد امین کان اللہ لہ، خطیب ومدرس۔

۲۸۲۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ ولی اللہ قریشی، مدرسہ

☆☆☆☆☆

۲۸۳۔ سید الرحمٰن خطیب جامعہ اشرفیہ ڈھوک رَوڈ، راولپنڈی صدر۔

۲۸۴۔ احقر عبد الہادی، مدرس تعلیم القرآن۔

۲۸۵۔ فضل الحق بقلم خود خطیب مسجد گنج منڈی، راولپنڈی۔

۲۸۶۔ الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال۔ عبدالستار

(خطیب جامع مسجد، چوک نیا بازار)

۲۸۷۔ محمد عبدالمالک مدرس مدرسہ فرقانیہ مدینہ۔ محلّہ کرتار پورہ۔

۲۸۸۔ عبدالحکیم خطیب و مہتمم مدرس مدرسہ فرقانیہ مدینہ۔ محلّہ کرتا پورہ۔

۲۸۹۔ سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا درجہ حاصل ہے، اور اس میں شک کفر والحاد ہے، فالجواب اصح بلا ارتیاب۔

۲۹۰۔ محمد عبدالحیٔ سابق صدر جمعیت العلماء، راولپنڈی و خطیب جامع مسجد محلّہ امام باڑہ۔

۲۹۱۔ ماقال المجیب فھو صحیح۔ عبدالہادی مسجد شہان، راولپنڈی۔

علماء بریلوی

۲۹۲۔ فاضل مجیب نے جو تنقیحات بعد از اقتباسات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے غلط عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ اُمیدوار رحمت ابوالخیر حسین الدین غفرلہ۔

(خطیب مسجد سبزی منڈی)

۲۹۳۔ اسلام کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے۔ انکار حدیث فی الحقیقت انکار کتاب اللہ ہے، حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے۔ قرآن مجید کے معانی صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن کے معانی منقود ہو جائیں گے ہر شخص ہر زمانے میں الفاظ قرآن کے معانی اپنے خیال کے مطابق کرنے لگے گا۔ ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم و وجود برابر ہو کر رہ جائے گا، لہٰذا احیادیث کا ماننا ضروری ہے انکار کفر ہے۔ (محمد اسرار الحق مہتمم و بانی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ، مری روڈ، راولپنڈی)

علماء اہل حدیث راولپنڈی

۲۹۴۔ ہر دین اور مذہب کے کچھ اُصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا ہے اور اگر ان اُصولوں سے منخرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصول دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکر رسالت ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے، اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، ان سب چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویلیں نہیں بلکہ تحریفیں ہیں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام ہ اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

(حافظ محمد اسمٰعیل ذبیح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث، راولپنڈی شہر۔

ہزارہ

۲۹۵۔ امیر سرحدی۔ عقیل مانسہرہ، ضلع ہزارہ۔

۲۹۶۔ الجواب صحیح والمخالف فضیح، خویدم الاساتذہ خلیل الرحمٰن عفا اللہ عنہ

(مہتمم و مفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور

۲۹۷۔ محمد ہمایوں۔ مدرس مدرسہ عربیہ احمد المدارس، سکندر پور، ہری پور۔

۲۹۸۔ عبدالقیوم نائب مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد چوک۔

۲۹۹۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

(محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد اہلحدیث محلّہ تیلیاں، ہری پور)

۳۰۰۔ رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی، ہزارہ۔

ایبٹ آباد، ہزارہ

۳۰۱۔ میرے نزدیک پرویز اسلام سے خارج ہے۔
(محمد اسحٰق مفتی ہزارہ وخطیب جامع مسجد ایبٹ آباد)

۳۰۲۔ زاہد الحسینی ٹیچر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد۔

۳۰۳۔ شفیق الرحمٰن خطیب جامع مسجد کیال ایبٹ آباد۔

۳۰۴۔ قاضی جن پیر خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں۔

۳۰۵۔ حافظ فصل الرحمٰن خطیب جامع مسجد دور لنگر، حویلیاں۔

توقیعات علماء سرحد

دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

۳۰۶۔ عبد الحق۔ مہتمم دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۷۔ عبد الحلیم عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۸۔ محمد الغنی عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۹۔ محمد علی عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۰۔ محمد شفیع اللہ عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۱۔ شیر علی شاہ عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۲۔ قاری انوار الدین غفرلہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۳۔ سمیع اللہ غفرلہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

۳۱۴۔ محمد یوسف کان اللہ لہٗ۔ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۵۔ الجیب مصیب، محمد فہیم۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۶۔ محمد فرید غفرلہٗ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۷۔ جواب بالکل صحیح ہے۔ عبد القیوم عفی عنہ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۸۔ عبد الاحد۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۹۔ فضل محمود۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۲۰۔ مجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔
(قاضی حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک)

پشاور

۳۲۱۔ محمد ایوب غفرلہ۔ مہتمم دار لعلوم سرحد پشاور شہر۔

۳۲۲۔ عبد القیوم پوپلزی۔ مفتی پشاور شہر۔

۳۲۳۔ حمید اللہ جان کتوزی۔ ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور۔

۳۲۴۔ عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ۔

(فاضل دیوبند) امیر نظام العلماء ضلع پشاور و مہتمم مدرسہ جامعہ رحیمیہ ڈھکی۔

۳۲۵۔ شمس الحق مقام ریگی، تحصیل و ضلع پشاور۔

۳۲۶۔ محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر۔

۳۲۷۔ عبدالسلام۔ ضلع پشاور۔

۳۲۸۔ عبدالرشید غفرلہ ریگی۔ ضلع پشاور۔

زیارت کا کا صاحب

۳۲۹۔ پرویز میں اور گذشتہ زنادقہ میں بڑا فرق ہے، بہ سبیل تمثیل باطنیہ نے الحادو زندقہ کو رائج کرنے میں الفاظ آڑ لیتے تھے مثلاً اُنہوں نے صوم کو کتھان کے معنی میں لیا، صلوۃ وزکوٰۃ کے معنی محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ کے لئے، طہارت سے مراد طہارت قلب لی وغیر ذلک کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلبیس کے بغیر گمراہ کرنا مشکل تھا مگر پرویز تحریف قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے اور اپنی دیدہ دلیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے۔ پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جمل (اونٹ) کے معنی مرغی، (پہاڑ) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے مریم رضی اللہ عنہا کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ناگفتنی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح کی دوسری باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم وصلوٰۃ کا انکار حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا ور سول سے انکار الغرض جملہ ضروریات دین وشعائر اسلام کا وہ بھی انکار نہ کرسکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ بھی ڈنکے کی چوٹ اس بطل الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگان ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور لاکھوں مخلوق کی دل آزادی کا مرتکب ہے کیفر کردار تک پہنچاوے وما علی الرسول الا البلاغ۔ محمد عبدالحق (نافع) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۰۔ محمد عبدالرب، زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۱۔ احقر حکمت شاہ کا کاخیل، ایم اے (فاضل دیوبند)

۳۳۲۔ انوارالحق زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۳۔ الجواب سدید، عبدالشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۴۔ قاری حکیم اللہ۔ زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۵۔ خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۶۔ حافظ ارشادالدین۔ زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۷۔ خلیل گل کا کاخیل (فاضل خیرالمدارس) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۸۔ میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب دربند۔ زیارت کا کا صاحب۔

نوشہرہ

۳۳۹۔ محمد مجاہد خاں الحسینی (فاضل دیوبند) نوشہرہ کلاں۔

۳۴۰۔ الجواب صواب، قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نوشہرہ۔

کوہاٹ

۳۴۱۔ احمد حسین۔ سابق مہتمم دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۲۔ حبیب گل صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۳۔ قدوی محمد امین گل شیخ الحدیث، دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۴۔ محمود شاہ۔ نائب صدر مدرس دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۵۔ بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ، ساکن کوٹ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۶۔ عبدالباری ساکن کنوزی، ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۷۔ محمد یوسف۔ بہادر خیل ضلع کوہاٹ

مردان

۳۴۸۔ سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۴۹۔ لطف الرحمٰن (فاضل دیوبند) سرحد طورو ضلع مردان۔

۳۵۰۔ عبدالرحمٰن سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۵۱۔ عنایت اللہ سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۵۲۔ پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان و ناظم نظام العلماء سرحد۔

۳۵۳۔ محمد عبدالحنان عفی عنہ، جہانگیرہ، ضلع مردان۔

۳۵۴۔ سید الابرار عفی عنہ (فاضل دیوبند) خواجہ گنج ہوتی مردان۔

۳۵۵۔ صاحب حق عبدالخالق قاضی گڑھی کپورہ، ضلع مردان۔

۳۵۶۔ صاحب حق سیف الرحمٰن شہباز گڑھ، ضلع مردان۔

۳۵۷۔ لطف الرحمٰن۔ شہباز گڑھ، ضلع مردان۔

۳۵۸۔ الجواب صحیح، عبدالباری بقلم خود مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۵۹۔ عبدالہادی شاہ منصور ضلع مردان۔

۳۶۰۔ اصاب من اجاب ملا کوکا بقلم خو شاہ منصور ضلع مردان۔

۳۶۱۔ اصاب من اجاب محمد زاہد مدرس دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۲۔ عبدالرزاق مہتمم دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۳۔ حافظ محمد ایوب، ہوتی پار، دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۴۔ عبدالقدوس غفرلہ بالا گڑھی، دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۵۔ فدوی عبداللہ جان۔ جلالیہ، ضلع اٹک۔

۳۶۶۔ محمد عبدالقیوم۔ جلالیہ، ضلع اٹک۔

۳۶۷۔ الجواب صحیح و کفر پرویز صریح۔ بندہ فضل حق ممتاز عفی عنہ۔
(ناظم اعلیٰ، مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان)

۳۶۸۔ قاضی نور الرحمٰن طوروی عفی عنہ، خطیب جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی ضلع مردان۔

مدرسہ عربیہ شیر گڈھ ضلع مردان

۳۶۹۔ بندہ کے نزدیک مسٹر پرویز قطعاً کافر ہے۔
(محمد عنایت الرحمٰن خادم تدریس مدرسہ عربیہ شیر گڈھ، ضلع مردان)

۳۷۰۔ بندہ احمد عفی عنہ مہتمم دارالعلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

۳۷۱۔ محمد عمر خاں۔ مدرس دارالعلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

۳۷۲۔ حبیب اللہ۔ مدرس دار العلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

۳۷۳۔ محمد اکبر خاں۔ مدرس دار العلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

۳۷۴۔ سلطان محمد۔ مدرس دار العلوم، شیر گڈھ، ضلع مردان۔

ڈیرہ غازی خاں

۳۷۵۔ محمد عبد الحق غفرلہ۔ (امیر نظام العلماء، ڈیرہ غازی خاں وخطیب جامع مسجد)

۳۷۶۔ فیض اللہ خاں۔ ٹانک۔

۳۷۷۔ علاء الدین غفرلہ۔ (مہتمم دار العلوم نعمانیہ وخطیب جامع مسجد قدیمی، ڈیرہ غازی خان)

۳۷۸۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسٹر مذکور بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث نبی علیہ السلام واجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور بلا شبہ کافر و مرتد ہے۔ عبید اللہ عفی عنہ۔

(مہتمم دار العلوم عبیدیہ وصدر اہل سنت ومفتی ڈیرہ غازی خان)

۳۷۹۔ الجواب صواب بلا ارتیاب۔ قادر بخش مدرس دار العلوم عبیدیہ ڈیرہ غازی خان۔

۳۸۰۔ المجیب مصیب۔ شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازی خان۔

ڈیرہ اسماعیل خان

۳۸۱۔ عبد الکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

لکی مروت، ضلع بنوں

۳۸۲۔ فضل احمد غفرلہ، صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں۔

۳۸۳۔ طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گذریں، یقیناً ایسے عقیدہ والا شخص جو بھی ہو وہ شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی کے منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو تائب نہ ہو چاہے غلام احمد پرویز ہو یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا نا جائز ہے۔

حررہ العبد الضعیف خان گل۔ (ساکن دولت خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف لکی مروت ضلع بنوں)

۳۸۴۔ المجیب مصیب، سکندر خاں بقلم خود۔

۳۸۵۔ ایں جواب باصواب است، بندہ جمعہ خاں بقلم خود نائب صدر مدرسہ مذکور۔

۳۸۶۔ بیشک ویقیناً ایں جواب درحق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔

(بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف)

۳۸۷۔ سکندر خاں۔ (تحصیل لکی ضلع بنوں)

چارسدہ

۳۸۸۔ واضح اور لائح ہے کہ پرویز کے متعلق علماء امت محمدیہ (ﷺ) کا متفقہ فتویٰ جن کے کفریات صفحہ ۲۲ سے صفحہ ۲۹ تک مشت نمونہ خروار ہیں بالکل صحیح و درست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استفتاء اور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔

(حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی، مجددی پڑانگ، تحصیل چارسدہ)

۳۸۹۔ الحمد للّٰہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فقد طلعت جُل تالیفات الموصی الیہ وجدتہ مجنونا افظع الجنون قبل ان یکون مارقا من الدین لانہ حرف نصوص الشرعیہ القطعیہ وحجد و اوّل ضروریات الدین صرح الکفر البواح کما قیل۔

واین عن کفر ینوع بعصبۃ   بیبوءُ بالا غلال والاصفار

(وانا عبدالعاصی عبدالرؤف الترناوی شیخ الحدیث دارالعلوم چارسدہ)

۳۹۰۔ عبدالغفور عفی عنہ۔ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۱۔ بندہ عنایت اللہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۲۔ محمد حسین عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۳۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۴۔ میاں محمد شفیع غفرلہ۔(فاضل دیوبند) نائب مہتمم وناظم تعلیمات۔ دارالعلوم اسلامیہ، چارسدہ۔

۳۹۵۔ البرویز المعهود رجل اضلّه الله علی علم، فمن یهدیه یعد الله۔

کتبہ الاحقر ابوالحسن، مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۶۔ بندہ محمد مطلع الانوار غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

۳۹۷۔ جنت گل عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

۳۹۸۔ قمر زماں عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

۳۹۹۔ احمد علی ساکن اتمان زئی۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

۴۰۰۔ فضل عظیم عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

۴۰۱۔ محمد کریم غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ۔چارسدہ۔

۴۰۲۔ فضل دین۔ بقلم خود مدرس دارالعلوم رحمانیہ پڑانگ تحصیل چارسدہ۔

۴۰۳۔ جنت میر۔خطیب مسجد شوگر ملز چارسدہ۔

۴۰۴۔ محمد اللہ عفی عنہ۔ بقلم خود چارسدہ۔

۴۰۵۔ محمد حسن جان۔ پڑانگ تحصیل چارسدہ۔

۴۰۶۔ الا حوج الی فیض ربه الجلیل محمد عبدالجمیل چارسدہ۔

۴۰۷۔ فضل الحکم۔چھوٹا بازار، جامع مسجد پڑانگ، تحصیل چارسدہ۔

۴۰۸۔ حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن، پڑانگ چارسدہ۔

۴۰۹۔ المجیب مصیب وهوالحق انصریح مولوی فضل صمدانی، چارسدہ۔

۴۱۰۔ فضل واحد مہتمم مدرسہ رحمانیہ ڈھکی، چارسدہ۔

۴۱۱۔ الجواب المذکور الذی فی حق غلام احد پرویز بانه زندیق وملحد صحیح لاریب فیه وهو الذی اتخذ الهه هواء واخلد الی الارض فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث۔ فاللّٰه جل ذکره هدانی وهداه الله وسائر المسلمین۔

محمد منیر عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم عربیہ، رجڑ، چارسدہ۔

۴۱۲۔ غلام سرور۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)

۴۱۳۔ شاہزادہ صاحب۔ (صدر مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)

۴۱۴۔ محمد حسن۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)

۴۱۵۔ عبدالحمید۔ (عمرزئی، چارسدہ)

۴۱۶۔ فضل قدوس۔ (صدر ومدرس، تنگی، چارسدہ)

۴۱۷۔ الجواب حق و الحق احق ان یتبع بندہ قاضی ابو السعید الحاج۔ رجڑ، چارسدہ۔

۴۱۸۔ سعید الحق غفرلہ۔ (مدرس رجڑ، چارسدہ)
۴۱۹۔ بندہ محمد اسرائیل فاضل حقانیہ عفی عنہ، مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ۔
۴۲۰۔ عبدالغفار فاضل حقانیہ، پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ۔
۴۲۱۔ سید رحمت گل عفی عنہ۔ پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ۔
۴۲۲۔ عبدالرزاق۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
۴۲۳۔ عبدالوارث۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
۴۲۴۔ عبدالرب۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
۴۲۵۔ بندہ غلام نبی۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
۴۲۶۔ صبیح الدین۔ (مہتمم دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)
۴۲۷۔ گل فقیر۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)
۴۲۸۔ غلام سرور۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)
۴۲۹۔ عبدالحق۔ (فاضل دیوبند) (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۰۔ اسرارالدین۔ (فاضل دیوبند) (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۱۔ سمیع الحق۔ (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۲۔ شیر علی عفی عنہ۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۳۔ روح الامین غفرلہ۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی، چارسدہ)
۴۳۴۔ صاحبزادہ محمد رفیق۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۵۔ عنایت اللہ خاں۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۶۔ احمد جان۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۷۔ عبدالخالق۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۸۔ فضل۔ (مدرس تعلیم القرآن، عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۳۹۔ میرا گل سجادہ نشین حاجی محمد امین مرحوم۔ (مجاہد آباد، تحصیل چارسدہ)
۴۴۰۔ عبدالحلیم شاہ ناظم اعلی جماعت ناجیہ صالحہ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۴۱۔ عبدالصمد۔ (خطیب جامع مسجد چند، تحصیل چارسدہ)
۴۴۲۔ صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند) (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۴۳۔ عبدالرحیم۔ (مدرس دارالعلوم، عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۴۴۔ مرزا علی۔ (مدرس دارالعلوم، عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۴۵۔ فضل منان۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۴۶۔ حبیب الرحمٰن۔ (فاضل دیوبند) (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)
۴۴۷۔ عبدالقدوس۔ (فاضل اسلامیہ چارسدہ، موضع لیٹر پاؤ، تحصیل چارسدہ)
۴۴۸۔ بندہ کابل استاد۔ (سیرپاؤ، تحصیل چارسدہ)
۴۴۹۔ بندہ نورالحسین۔ (ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی، تحصیل چارسدہ)

۴۵۰۔ مسکین عبدالرؤف۔ (مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۱۔ نورالحق۔ (خطیب جامع مسجد کا کا خیلاں، تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۲۔ محفوظ اللہ۔ (تنگی نصرت زئی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۳۔ عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمٰن بادشاہ صاحب۔ (تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۴۔ محمد حبیب اللہ عفی عنہ۔ (جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۵۔ بندہ زبیر گل۔ (مدرسہ دارالعلوم، تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۶۔ محمد امین۔ (ناظم جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۷۔ رحمت اللہ جان۔ (مدرس جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۸۔ محمد اکبر۔ (خطیب مسجد خان صاحب، تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۵۹۔ عبدالقدوس۔ (خطیب مسجد خان بہادر، تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۶۰۔ غلام محمد۔ (خطیب زادگان، تنگی، تحصیل چارسدہ)
۴۶۱۔ فضل مولیٰ۔ (خطیب مسجد فاتح خیل، تنگی، چارسدہ)
۴۶۲۔ فضل جلیل۔ (خطیب خواجہ خیل، تنگی، چارسدہ)
۴۶۳۔ محمد زکریا۔ (ساکن نواکلی، تنگی، چارسدہ)
۴۶۴۔ عبدالجمیل۔ (خطیب مسجد خواجہ خیل، تنگی، چارسدہ)
۴۶۵۔ خلیل الرحمٰن۔ (ناظم جمعیۃ العلماء، تنگی، چارسدہ)
۴۶۶۔ محمد سعید۔ (فاضل دارالعلوم، تنگی، چارسدہ)

دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی چارسدہ

۴۶۷۔ محمد اسرائیل۔ (مہتمم دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۶۸۔ روح اللہ عفی عنہ۔ (ناظم اعلیٰ دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۶۹۔ عبدالجلیل۔ (صدر و مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۷۰۔ خلیل الرحمٰن۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۷۱۔ عبدالمنان عفا اللہ عنہ۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۷۲۔ عبدالسلام۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۷۳۔ عبدالباری۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۷۴۔ حبیب الرحمٰن۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۷۵۔ عبدالحنان۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۷۶۔ محمد فاضل۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
۴۷۷۔ سمیع الحق۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

توقیعات علماء بلوچستان، کوئٹہ

۴۷۸۔ مسٹر غلام احمد پرویز کی کفریات اور عقاید باطلہ روزِ روشن کی طرح سامنے آچکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک وشبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات

دین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف، الف تحیۃ وسلام سے انکار اور خرافات صاف بتا رہے ہیں کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علمائے امت کے متفقہ فتوی سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں۔ (عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۷۹۔ محمد جان غفرلہ۔ (صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۰۔ محمد ابوبکر غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۱۔ محمد عبدالحیٔ۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۲۔ محمد اشرف۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۳۔ عبدالقادر۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۴۔ احقر عبدالرحمٰن الکاشمیری۔

(مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۵۔ مفتی محمد امین اچکزئی (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۶۔ مفتی محمود حسن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ نزد عیدگاہ، ریلوے کالونی)

۴۸۷۔ بندہ عبدالشکور۔ (خطیب جامع مسجد کوئٹہ)

۴۸۸۔ نورالنبی۔ (خطیب جامع مسجد مارکیٹ، کوئٹہ)

۴۸۹۔ قاری علام النبی۔ (صدر و مدرس مدرسہ تجوید القرآن، توغی روڈ کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

۴۹۰۔ کتابتہ متفقہ فتوی جس میں تقریباً پانصد علماء کے دستخط وتصدیقات ہیں، ان حوالوں کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا، غلام احمد پرویز وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔ (عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شالاں، کوئٹہ)

۴۹۱۔ بندہ محمد منیر الدین عفی عنہ۔ (خطیب سنہری مسجد، کوئٹہ)

۴۹۲۔ حبیب الرحمٰن غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ فیض السلام، کوئٹہ)

۴۹۳۔ محمد عبداللہ اجمیری کان اللہ لۂ۔

(استاذ الاساتذہ وشیخ المعقول والریاضی، صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم، شالا رکوئٹہ)

۴۹۴۔ بندہ نور محمد۔ (مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالا روپیش امام مسجد کباری، مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ)

۴۹۵۔ عبدالعزیز۔ (مہتمم مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۶۔ دوست محمد۔ (صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۷۔ محمد عارف چشموی عفی عنہ۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۸۔ جلال الدین غوری۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۹۔ اختر محمد عفی عنہ۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

مستونگ قلات ڈویژن

۵۰۰۔ غلام احمد پرویز کے جو عقائد باطلہ منظر عام پر آ گئے ہیں ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر ہے اور جو بھی ایسے عقاید باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشد احقر العباد عبدالغفور عفی عنہ۔

(مہتمم مدرسہ اسلامیہ حفظ قرآن مستونگ)

۵۰۱۔ خیر محمد عفی عنہ۔

۵۰۲۔ عبدالخالق عفی عنہ۔

۵۰۳۔ گل محمد غفرلہ۔ (مدرسہ حفظ القرآن، مستونگ)

۵۰۴۔ احقر العباد امام الدین۔ (ساکن مستونگ)

۵۰۵۔ عبدالصمد سربازاری۔ (سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)

۵۰۶۔ احقر نور حبیب۔ (امام مسجد بازار قلات)

۵۰۷۔ صالح محمد۔ (مدرسہ جمالیہ، نوشکی)

۵۰۸۔ محمد صدیق۔ (مدرسہ مفتاح العلوم)

۵۰۹۔ احقر محمد یعقوب غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ، گرگینہ، تحصیل مستونگ)

۵۱۰۔ عبدالحکیم عفی عنہ۔

۵۱۱۔ عبدالرؤف۔ (از علمائے سوات)

توقیعات علماء مکران

۵۱۲۔ رحمت اللہ کان اللہ لہٗ۔ (مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم، سورو پنجگور، ضلع مکران)

۵۱۳۔ محمد عثمان۔ (صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم، سورو پنجگور، ضلع مکران)

۵۱۴۔ عبدالجلیل کان اللہ لہ۔ (مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سورو پنجگور مکران)

۵۱۵۔ غلام احمد پرویز اپنے عقاید باطلہ کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

احقر العباد غلام مصطفیٰ (قاضی)

۵۱۶۔ غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں۔ (برکت اللہ)

۵۱۷۔ عبدالرحمٰن قاضی۔ (پنجگور)

۵۱۸۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے۔

(احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ منبع العلوم پنجگور)

۵۱۹۔ غلام احمد پرویز کافر ہے۔ (احمد اللہ غفرلہٗ)

۵۲۰۔ عبدالحمید۔ (پنجگور، ضلع مکران)

۵۲۱۔ خادم الاسلام عبدالواحد۔

توقیعات علماء آزاد کشمیر

۵۲۲۔ محمد امیر الزماں۔ (ناظم جمعیۃ العلماء اسلام آزاد کشمیر ضلع پونچھ)

۵۲۳۔ مسٹر غلام احمد پرویز بلاشک مرتد ہے۔

(عبدالقادر عفی عنہ، مفتی دار العلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریشن، سکردو آزاد کشمیر)

۵۲۴۔ محمد خلیل الرحمن عفی عنہ۔ (مہتمم دار العلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریشن، سکردو آزاد کشمیر)

۵۲۵۔ عبدالرحیم۔ (مدرس دار العلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریشن، سکردو آزاد کشمیر)

۵۲۶۔ محمد یونس۔ (مدرس دار العلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریشن، سکردو آزاد کشمیر)

۵۲۷۔ مسٹر غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں۔

توقیعات علماء مشرقی پاکستان

علمائے چاٹگام (حال بنگلہ دیش)

۵۲۸۔ غلام احمد پرویز کے کفراور الحاداور زندقہ میں کسی قسم کا تردداور شک نہیں ہے۔وہ بلاشک کافروزندیق ہے۔دائرۂ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب خیالات یقیناً کفر ہیں۔ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔

(بندہ فیض اللہ عفی عنہ ہاٹھ ہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان)

۵۲۹۔ احقرالوری محمد ابوجعفر۔ (مدرس مدرسہ حامی السنہ میکھل، چاٹگام)

۵۳۰۔ الجواب صحیح نعم ماقال المفتی اعظم ہاٹھ ہزاری،حررہ عبدالوہاب غفرلہٗ۔
(مہتمم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری)

۵۳۱۔ عزیزاللہ عفی عنہٗ۔ (مدرس مدرسہ حامی السنۃ ہاٹھ ہزاری)

۵۳۲۔ احمد شفیع غفرلہٗ۔ (السیع خادم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری)

۵۳۳۔ بندہ نادرالزماں۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم معین الاسلام نیشنل یونیورسٹی عربیہ عالیہ)

۵۳۴۔ اصاب ماجاب۔ عبدالقیوم غفرلہٗ۔ (شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

۵۳۵۔ اصاب ماجاب۔ محمد سلیمان غفرلہٗ خادم۔(شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

۵۳۶۔ احمد عتیق عفااللہ عنہ۔ (خادم مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

۵۳۷۔ تاوقت یہ کہ وہ تائب نہ ہوگا حکم مذکوراس پرشرعاً جاری رہے گا۔
(احقرالوری احمدالحق عفااللہ عنہ، نائب مفتی مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

۵۳۸۔ احقر محمد علی۔ (مدرس مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

۵۳۹۔ لاشک فیما قالہ عالماء المحققون فی حق ذالک الملحد۔

فقط والسلام (نذیراحمد شیخ الادب مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

۵۴۰۔ محمد غلام الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ منیرالاسلام۔ابورھاٹ)

۵۴۱۔ محمد اسماعیل۔ (مہتمم مدرسہ ناصرالاسلام، فتح پور)

۵۴۲۔ فیض احمد۔ (صدرمدرس ناصرالاسلام، فتح پور)

۵۴۳۔ عبدالرحیم غفرلہٗ۔ (مدرس وناظم تعلیمات)

☆☆☆☆☆

۵۴۴۔ محمد فرقان۔ (محدث مدرسہ عالیہ سرکاری، چاٹگام)

۵۴۵۔ محمد اسماعیل۔ (محدث مدرسہ عالیہ سرکاری، چاٹگام)

۵۴۶۔ محمد شفیق احمد۔ (پرنسپل مدرسہ عالیہ دارالعلوم، چاٹگام)

۵۴۷۔ احقر محمد اسماعیل۔ (مہتم مدرسہ مظاہرالعلوم، چاٹگام شہر)

۵۴۸۔ المجیب مصیب احقرالانام محمد نورالاسلام۔ (محدث مدرسہ مظاہرالعلوم چاٹگام)

۵۴۹۔ القول حق ماقال العلماء۔بندہ محمد یونس۔ (مدرس مدرسہ مظاہرالعلوم چاٹگام)

۵۵۰۔ لاریب فی کفرہٗ۔ محمد مسعودالحق کان اللہ لہٗ۔ (شیخ لحدیث مدرسہ مظاہرالعلوم)

۵۵۱۔ لاشک فی کفرہٖ۔ محمد مسعود الحق کان اللہ لہٗ۔ (احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ مدرس)

۵۵۲۔ المجیب مصیب۔ احقر عبدالرحمٰن عفی عنہ۔

۵۵۳۔ الجواب صحیح۔ صدیق احمد غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرس فیض العلوم برتیلی، چاٹگام)

مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۴۔ خادم العلم و العلماء علی احمد الخلیلی الاسلام آبادی غفرلہٗ استاذ المدرسہ۔

۵۵۵۔ ایسے عقائد کے کفرے میں کوئی شک نہیں۔ (محمد اسحاق غفرلہٗ۔ شیخ الحدیث والادب)

۵۵۶۔ احقر محمد یونس کان اللہ لہٗ۔ (مہتمم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۷۔ لاشک فی کفرہٖ۔ العبد محمد دانش۔ خادم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۸۔ بندہ امیر حسین۔ (شیخ الحدیث مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۹۔ غلام احمد پرویز کے کفر و الحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تصریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب متعنا اللہ بطول بقائہ نے فرمائی ہے۔ اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان عطا فرمائے۔ (بندہ محمد ابراہیم غفرلہٗ۔ خادم ادارالافتاء مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

☆☆☆☆☆

۵۶۰۔ احقر سلطان احمد غفرلہٗ۔ (مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور)

۵۶۱۔ احقر سبحان۔ (مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور)

۵۶۲۔ احقر سلطان احمد غفرلہٗ۔ (مدرس مدرسہ حسینیہ، راجگھاٹا، ساتکانیہ)

۵۶۳۔ احقر احمد حسن۔ (مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جیری چاٹگام)

۵۶۴۔ احقر الزماں محمد یعقوب غفرلہٗ۔ (مدرسہ انوارلعلوم چاٹگام)

۵۶۵۔ احقر محمد عبدالمنان عفا اللہ عنہ۔ (مدرس مدرسہ عالیہ دارالعلوم چاٹگام)

۵۶۶۔ احقر محمد یوسف غفرلہٗ اسلام آبادی۔ (مہتمم مدرسہ محمودیہ مدینۃ العلوم باتھوہ)

۵۶۷۔ احقر العباد شفیق الرحمٰن۔ (مدرسہ تجوید القرآن فقیرہاٹ)

۵۶۸۔ لاشک فی کفرہ۔ محمود احمد ظفر۔ (چاٹگام)

۵۶۹۔ محمد ہارون غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ عزیز العلوم بابونگر، چاٹگام)

۵۷۰۔ محمد حفاظت الرحمٰن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ حسینیہ۔ راجگھاٹا، چاٹگام)

۵۷۱۔ فضل احمد غفرلہٗ۔ (خادم مدرسہ رشید آباد۔ بشارت نگر)

۵۷۲۔ احقر عبدالقدوس۔ (مدرس مدرسہ معاون الاسلام، شرف بھاٹا)

۵۷۳۔ احقر الناس سید احمد عفا اللہ عنہ۔ (مہتمم مدرسہ بحر العلوم درویش کاٹا)

۵۷۴۔ بندہ محمد حسن غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ عالیہ ساتاکانیہ)

۵۷۵۔ رشید احمد غفرلہٗ۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ لکگرام)

۵۷۶۔ احمد الرحمٰن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ عین الاسلام، فتح نگر)

سلہٹ

۵۷۷۔ عبدالکریم۔ (اسلام آبادی، سلہٹ)

۵۷۸۔ ریاست علی۔ (مہتمم مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
۵۷۹۔ عبدالرحیم۔ (رانا پنگ، سلہٹ)
۵۸۰۔ عبدالغفار۔ (رانا پنگ، سلہٹ)
۵۸۱۔ عبدالرحیم جیریار۔ (رنا پنگ، سلہٹ)
۵۸۲۔ مشاہد علی محدث۔ (شیخ الحدیث کنائی گھاٹ، سلہٹ)
۵۸۳۔ نصیب احمد۔ (صدر مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی، سلہٹ)
۵۸۴۔ احمد حسینی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)
۵۸۵۔ عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)
۵۸۶۔ عبدالحنان۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)
۵۸۷۔ عبدالرحیم۔ (مدرسہ امدادالعلوم، جھنگہ باری، سلہٹ)
۵۸۸۔ محمد یعقوب۔ (مدرسہ جامع العلوم، گاسباڑی، سلہٹ)
۵۸۹۔ ادریس احمد۔ (مدرسہ جامع العلوم، گاسباڑی، سلہٹ)
۵۹۰۔ شفیق الحق۔ (مدرسہ جامع العلوم، گاسباڑی، سلہٹ)
۵۹۱۔ عبدالغنی مفتی۔ (مدرسہ جامع العلوم، گاسباڑی، سلہٹ)
۵۹۲۔ عبدالحکیم۔ (فولباڑی مدرسہ، سلہٹ)
۵۹۳۔ عبدالرحیم۔ (سلہٹ)
۵۹۴۔ جمشید علی۔ (سلہٹ)
۵۹۵۔ امجد علی۔ (مہتمم مدرسہ راجہ گنج، سلہٹ)
۵۹۶۔ رحمت اللہ۔ (استاذ الحدیث مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
۵۹۷۔ منور علی۔ (مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
۵۹۸۔ جمشید علی۔ (مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
۵۹۹۔ سکند علی۔ (مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
۶۰۰۔ محمد طاہر۔ (مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ، سلہٹ)
۶۰۱۔ عبدالرشید۔ (سلہٹ)
۶۰۲۔ محمود الرحمٰن۔ (زکی گنج، سلہٹ)
۶۰۳۔ عبیدالحق۔ (زکی گنج، سلہٹ)
۶۰۴۔ رضوان علی۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۰۵۔ اکبر علی۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۰۶۔ ابراہیم۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۰۷۔ عبدالواحد۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۰۸۔ عبدالمصور۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۰۹۔ محمد الیاس۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

٦١٠۔ مسعود۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
٦١١۔ عبدالعزیز۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
٦٢۔ عبداللطیف۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
٦١٣۔ شمس الدین۔ (پھولباڑی، سلہٹ)
٦١٤۔ لطف الرحمٰن۔ (مدرسہ پھولباڑی، سلہٹ)
٦١٥۔ عبدالرحمٰن۔ (مدرسہ پھولباڑی، سلہٹ)
٦١٦۔ اشرف علی۔ (دھومندل، سلہٹ)
٦١٧۔ مسیح الرحمٰن۔ (سلہٹ)
٦١٨۔ مظفر حسین۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
٦١٩۔ محمد اسماعیل۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
٦٢٠۔ برہان الدین۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
٦٢١۔ عبدالقدوس۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
٦٢٢۔ عبدالشہید۔ (مدرسہ امام باڑی، سلہٹ)
٦٢٣۔ نورالحق۔ (مدرسہ میرپور، سہلٹ)
٦٢٤۔ شریف الدین۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)
٦٢٥۔ خلل الرحمٰن۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)
٦٢٦۔ مصباح الزماں۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)
٦٢٧۔ عبدالرحمان۔ (سلہٹ)
٦٢٨۔ مقدس علی۔ (سلہٹ)
٦٢٩۔ عبدالمؤمن۔ (سلہٹ)
٦٣٠۔ مطیع الاسلام۔ (سلہٹ)
٦٣١۔ فیض الحسین لکھائی۔ (سلہٹ)
٦٣٢۔ عبدالرؤف۔ (سلہٹ)
٦٣٣۔ جمیل احمد۔ (سلہٹ)
٦٣٤۔ آفتاب الزماں۔ (سلہٹ)
٦٣٥۔ مطہر علی۔ (سلہٹ)
٦٣٦۔ عبدالحمید۔ (سلہٹ)
٦٣٧۔ ارشادالرحمٰن۔ (سلہٹ)
٦٣٨۔ احمد علی۔ (سلہٹ)
٦٣٩۔ حسین احمد۔ (بارہ کوٹی، سلہٹ)
٦٤٠۔ منظور احمد۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
٦٤١۔ عبدالجلیل۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۴۲۔ لطف الرحمٰن۔ (برنوی، سلہٹ)
۶۴۳۔ حبیب الرحمٰن۔ (سلہٹ)
۶۴۴۔ علی اکبر۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
۶۴۵۔ عبدالحمید۔ (مدرسہ عالیہ، بنیاچنگ، سلہٹ)
۶۴۶۔ علاء الدین۔ (مدرسہ عالیہ، بنیاچنگ، سلہٹ)
۶۴۷۔ فرخ حسین۔ (مدرسہ عالیہ، بنیاچنگ، سلہٹ)
۶۴۸۔ رمیض الدین۔ (سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گونمنٹ، سلہٹ شہر)
۶۴۹۔ ہرمزاللہ۔ (سابق شیخ الحدیث، سلہٹ شہر)
۶۵۰۔ عبدالمتین چودہری۔ (پھولباڑی، سلہٹ)
۶۵۱۔ عبدالمنان۔ (ہمتن پور، سلہٹ)
۶۵۲۔ عبدالنور۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازارٹاؤن، سلہٹ)
۶۵۳۔ حبیب اللہ مدرس۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازارٹاؤن، سلہٹ)
۶۵۴۔ عبدالرحمٰن۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازارٹاؤن، سلہٹ)
۶۵۵۔ منیرالدین۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازارٹاؤن، سلہٹ)
۶۵۶۔ عبدالسلام۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازارٹاؤن، سلہٹ)
۶۵۷۔ عبدالباری۔ (سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ، مولوی بازارٹاؤن، سلہٹ)
۶۵۸۔ سعداللہ۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، مولوی بازارٹاؤن، سلہٹ)
۶۵۹۔ شفیق الرحمٰن۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، مولوی بازارٹاؤن، سلہٹ)
۶۶۰۔ عبدالغنی نوری۔ (نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)
۶۶۱۔ عبدالمنان۔ (صدر مدرس، مدرسہ نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)
۶۶۲۔ عطاء الرحمٰن۔ (مدرس نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)
۶۶۳۔ عبدالخالق۔ (صدر مدرس، بھادگاؤں مدرسہ، مولوی بازار، سلہٹ)
۶۶۴۔ رئیس الدین۔ (مدرس بھادگاؤں مدرسہ، مولوی بازار، سلہٹ)
۶۶۵۔ عطاء الرحمٰن۔ (کلیارگاؤں، مولوی بازار، سلہٹ)
۶۶۶۔ عبدالباری۔ (آج منی، مولوی بازار، سلہٹ)
۶۶۷۔ عبدالرحیم۔ (سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
۶۶۸۔ عرفان علی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
۶۶۹۔ عبدالعزیز۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
۶۷۰۔ عبدالخالق۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
۶۷۱۔ غلام یزدانی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
۶۷۲۔ روشن علی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
۶۷۳۔ تبارک علی۔ (مہتمم وصدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل، سلہٹ)

۶۷۴۔ عبدالرحیم۔ (مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل، سلہٹ)
۶۷۵۔ عبدالباری۔ (علاپور، باہوبل، سلہٹ)
۶۷۶۔ مصرف خاں۔ (بڑوئی اوری، باہوبل، سلہٹ)
۶۷۷۔ امتیاز علی۔ (بڑوئی اوری، باہوبل، سلہٹ)
۶۷۸۔ بشیرالدین۔ (کولاوڑا، مولوی بازار، باہوبل، سلہٹ)
۶۷۹۔ احمد حسین۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۶۸۰۔ عبدالخالق۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۶۸۱۔ سراۃ النبی۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۶۸۲۔ عبدالصمد۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۶۸۳۔ مسعود احمد۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۶۸۴۔ عبدالقادر۔ (خائکال، سلہٹ)
۶۸۵۔ صدیق احمد۔ (خائکال، سلہٹ)
۶۸۶۔ عبدالحئی۔ (دینار پور، سلہٹ)
۶۸۷۔ عبدالشہید۔ (دینار پور، سلہٹ)
۶۸۸۔ عبدالمنان۔ (دینار پور، سلہٹ)
۶۸۹۔ عبدالقادر مفتی۔ (دینار پور، سلہٹ)
۶۹۰۔ امین الدین۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۱۔ عبدالحق۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۲۔ شبیر احمد۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۳۔ عبدالسبحان۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۴۔ عبدالباری۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۵۔ ساجد الرحمٰن۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۶۔ مقبول علی۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۷۔ عزیز الرحمٰن۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۸۔ عبدالرحمٰن۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۶۹۹۔ شمس الاسلام۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۷۰۰۔ عبدالمالک۔ (سنام گنج، سلہٹ)
۷۰۱۔ اشرف علی۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۷۰۲۔ ریحان الدین۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
۷۰۳۔ لطف الرحمٰن۔ (مولوئی ٹاؤن، سلہٹ)
۷۰۴۔ مخلص الرحمٰن۔ (رائے دھر، سلہٹ)
۷۰۵۔ عبدالحئی۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۶۔ عبداللطیف۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۷۔ تفضّل حسین۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۸۔ عبدالرزاق۔ (گوھاڑ وا، باھوبل، سلہٹ)

۷۰۹۔ تاج الاسلام۔ (گوھاڑ وا، باھوبل، سلہٹ)

۷۱۰۔ عبدالخالق۔ (ساتپاڑیا، باھوبل، سلہٹ)

۷۱۱۔ صغیرالدین۔ (صدر مدرس، پوٹی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۲۔ بایزید۔ (مدرس، پوٹی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۳۔ شمس الدین۔ (مدرس، پوٹی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۴۔ عبدالرشید۔ (پوٹی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۵۔ ریحان الدین۔ (ایم ایم لکھائی، سلہٹ)

۷۱۶۔ لطف الرحمٰن۔ (ایم ایم لکھائی، سلہٹ)

۷۱۷۔ عبدالرحمٰن۔ (لکھائی، سلہٹ)

۷۱۸۔ اسماعیل۔ (لکھائی، سلہٹ)

۷۱۹۔ ابراہیم۔ (لکھائی، سلہٹ)

۷۲۰۔ حبیب الرحمٰن۔ (زکی گنج، سلہٹ)

۷۲۱۔ بدرالعالم۔ (مغلہ بازار، سلہٹ)

۷۲۲۔ یوسف۔ (سلہٹ)

۷۲۳۔ عبدالواحد۔ (مغلہ بازار، سلہٹ)

۷۲۴۔ عبدالرزاق۔ (گول گاؤں، سلہٹ)

۷۲۵۔ یوسف صاحب چودہری۔ (رسید پور، سلہٹ)

۷۲۶۔ عبدالمنان۔ (سیتاجوڑی، سلہٹ)

۷۲۷۔ ثمرالدین۔ (سیتاجوڑی، سلہٹ)

۷۲۸۔ واحدالاسلام چودہری۔ (وزیر پور، سلہٹ)

۷۲۹۔ عبدالنور۔ (وزیر پور، سلہٹ)

۷۳۰۔ عثمان۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۱۔ شفیق۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۲۔ غلام قدوس۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۳۔ غلام کریم۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۴۔ غلام رحمٰن۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۵۔ محرم۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۶۔ امیرالزماں گوئی۔ (گوئی، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۷۔ مفتی احرارالزماں۔ (گوئی بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۸۔ عبدالمنان۔ (گوئی بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۹۔ صدیق الباری۔ (گوئی بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۴۰۔ رفیق۔ (دھلیا، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۴۱۔ عبدالحلیم۔ (دھلیا، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۴۲۔ عبدالمنان۔ (گوئی بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۴۳۔ عبدالواحد چودہری۔ (شاہ پور، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۴۴۔ شرف الدین۔ (باہوبل، سلہٹ)

۷۴۵۔ عبدالمجید شپپاشہ۔ (باہوبل، سلہٹ)

۷۴۶۔ مقبول حسین ولوا۔ (باہوبل، سلہٹ)

۷۴۷۔ اشرف علی۔ (باہوبل، سلہٹ)

۷۴۸۔ عرفان علی۔ (باہوبل، سلہٹ)

۷۴۹۔ عبدالرشید باگڈور۔ (باہوبل، سلہٹ)

۷۵۰۔ عبدالجبار راغب پاشہ۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۱۔ عبدالرحمٰن۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۲۔ عبدالحق۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۳۔ فضل الرحمٰن۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۴۔ نورالحسین۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۵۔ عبداللطیف۔ (پھول تلی، سلہٹ)

۷۵۶۔ اشرف علی۔ (شائستہ گنج، سلہٹ)

۷۵۷۔ سراج الحق۔ (پوران گاؤں، بنی گنج)

۷۵۸۔ عبدالرحمٰن۔ (پوران گاؤں، بنی گنج)

۷۵۹۔ سراج الاسلام۔ (سریمت پور، بنی گنج)

۷۶۰۔ عبدالنور۔ (سریمت پور، بنی گنج)

۷۶۱۔ رمیض الدین۔ (سریمت پور، بنی گنج)

۷۶۲۔ عبدالمنان۔ (خواجہ خیر، بنی گنج)

۷۶۳۔ عبدالمتین۔ (ضیاپور، بنی گنج)

۷۶۴۔ علی اصغر نوری۔ (بنی گنج)

۷۶۵۔ سلیمان۔ (حبیب گنج)

۷۶۶۔ رفیق الدین۔ (حبیب گنج)

۷۶۷۔ عبدالباری۔ (حبیب گنج)

۷۶۸۔ سلیمان۔ (بھانوگاچ)

۷۶۹۔ منصف علی۔ (کرامتیہ مدرسہ، بھانوگاچ)

۷۷۰۔ مصطفےٰ علی۔ (لہرج پور، بنی گنج)

۷۷۱۔ عزت علی۔ (قاطعہ مدرسہ، سنام گنج)

۷۷۲۔ نوراالدین محدث۔ (گوہر پور، سلہٹ)

۷۷۳۔ نظیر احمد۔ (گوہر پور، سلہٹ)

۷۷۴۔ عثمان۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۷۷۵۔ حبیب الرحمٰن آپر گگابلا۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۷۷۶۔ محمد اسحاق۔ (دولت پور، حبیب گنج)

۷۷۷۔ عبدالشہید خاں۔ (صادق پور، حبیب گنج)

۷۷۸۔ اکبر علی۔ (مٹھور چک، حبیب گنج)

کملا (ضلع تر پورہ)

۷۷۹۔ سراج الاسلام۔ (شیخ التفسیر، مدرسہ برہم بریا)

۷۸۰۔ محمد ریاضت اللہ۔ (مفتی و مدرس، مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۱۔ مطیع الرحمٰن۔ (ناظم مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۲۔ نوراللہ ڈھاکوی۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۳۔ ارشادالاسلام۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۴۔ عبدالنور۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۵۔ عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۶۔ عبدالمجید۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۷۔ رستم۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۸۔ عبدالباری۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)

۷۸۹۔ منیر الزماں۔ (مالیھتا مدرسہ برہمن بریا)

۷۹۰۔ ثناءاللہ۔ (ناصر نگر، برہمن بریا)

۷۹۱۔ اشرف علی۔ (ناصر نگر، برہمن بریا)

۷۹۲۔ عبدالرحیم (تیلی نگر، برہمن بریا)

۷۹۳۔ محمد اسماعیل۔ (محی الدین نگر، برہمن بریا)

۷۹۴۔ میزن الرحمٰن۔ (متصل برہمن بریا)

۷۹۵۔ سعید الرحمٰن۔ (بھوبن برہمن بریا)

۷۹۶۔ دلاور حسین (محدث)

۷۹۷۔ عبدالباری۔ (صدر مدرس مدرسہ عالیہ تالشہر)

۷۹۸۔ عبدالرحمٰن۔ (سرائیل)

۷۹۹۔ محمد علی۔ (سرائیل)

۸۰۰۔ محمد تاج الاسلام۔ (صدر مدرس مدرسہ ہرش پور، سلہٹ، سرائیل)

۸۰۱۔ امین الاسلام۔(نومسلم) (چھتیاں، سلہٹ)

۸۰۲۔ محمد علی۔ (بوالیا، کملاّ)

۸۰۳۔ اختر الزماں۔ (مدرسہ اسلامیہ، پہاڑ پور)

۸۰۴۔ قربان علی محدث۔ (برورا، مدرسہ کملاّ)

نواکھالی

۸۰۵۔ محمد عبدالغنی محدث اول۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۶۔ محمد ابوالخیر غفرلہ۔ (شیخ التفسیر، مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۷۔ محمد غلام سرور غفرلہ خادم۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۸۔ محمد قاسم غفرلہ خادم۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۹۔ محمد خورشید عالم محدث۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۰۔ احقر محمد عتیق اللہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۱۔ محمد عبدالخالق غفرلہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۲۔ محمد نوراللہ غفرلہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۳۔ محمد ناظم عفی عنہ۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۴۔ محمد عبدالرشید غفرلہ محدث۔ (مدرسہ عالیہ)

۸۱۵۔ محمد ابوبکر صدیق۔ (مدرس مدرسہ عالیہ)

۸۱۶۔ محمد مبارک اللہ غفرلہ۔ (مفتی مدرسہ عالیہ)

۸۱۷۔ احقر محمد دلیل الرحمٰن۔ (مدرس مدرسہ عالیہ)

۸۱۸۔ محمد عبدالسبحان غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۱۹۔ محمد ابوالمنصور غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۰۔ محمد عبدالرحمٰن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۱۔ محمد بذل الرحمٰن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۲۔ محمد نوراللہ عفی عنہ۔ (خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ وخطیب الجامع بالبلد)

۸۲۳۔ نور احمد۔ (خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۲۴۔ محمد فضل الرحمٰن۔ (خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۲۵۔ عبدالعزیز عفی عنہ۔ (متوطن تجتلی)

۸۲۶۔ عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ۔ (اشرف المدارس تجتلی)

۸۲۷۔ محمد عبیدالحق عفی عنہ۔ (پرنسپل مدرسہ عالیہ فینی وناظم جمعیۃ المدرسین مشرقی پاکستان)

۸۲۸۔ محمد عبدالمنان عفی عنہ۔ (محدث اول مدرسہ عالیہ فینی نواکھالی)

۸۲۹۔ محمد ابراہیم۔ (کتاب خانہ اسلامیہ فینی)

۸۳۰۔ محمد ابراہیم۔ (ناظم مدرہ عالیہ فینی وسابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان)

۸۳۱۔ محمد عبداللطیف۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔سرسدی)

۸۳۲۔ محمد ابراہیم غفرلہ۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔سرسدی)

۸۳۳۔ محمد نورالاسلام۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔سرسدی)

۸۳۴۔ محمد شمس الحق غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔سرسدی)

۸۳۵۔ احقر محمد عبدالمتین۔ (خادم مدرسہ عزیزیہ اسلامیہ، نارائن پور)

۸۳۶۔ بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں۔ (محمد عبدالملک مہتمم مدرسہ اشرفیہ، پھول غازی)

ڈھاکہ

۸۳۷۔ عزیزالحق۔ (خادم حدیث جامعہ قرآنیہ)

۸۳۸۔ محمد عبدالرحیم۔ (۱۳ کارکن باڑی لین)

۸۳۹۔ نور محمد اعظمی۔

۸۴۰۔ شمس الحق۔ (پرنسپل جامع قرآنیہ شاہی مسجد لال باغ)

۸۴۱۔ محمد علی اکبر غفرلہ۔ (سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم)

۸۴۲۔ محمد عبدالمعز۔ (مفتی مدرسہ لال باغ)

۸۴۳۔ محمد عبدالکبیر۔ (خادم مدرسہ لال باغ)

۸۴۴۔ احقر محمد اللہ غفرلہ۔ (محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ وخطیب شاہی مسجد)

۸۴۵۔ صلاح الدین۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۶۔ محمد ہارون۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۷۔ ہدایت اللہ۔ (محدث جامعہ قرآنیہ)

۸۴۸۔ حشمت اللہ۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۹۔ عبدالمجید۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۵۰۔ نوارالحق قاسمی۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۵۱۔ محمد معیارالدین۔ (نل گاؤں۔ڈھاکہ)

میمن سنگھ

۸۵۲۔ اطہر علی۔ (صدر جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۳۔ احمد علی خان (مہتمم جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۴۔ عبدالاحد قاسمی۔ (صدر مدرس جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۵۔ محمد علی۔ (مفتی ومحدث جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۶۔ احسان الحق۔ (جامعہ امدادیہ، کشورگنج)

۸۵۷۔ عبدالخالق۔ (پرنسپل ہیبت نگر عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۵۸۔ امین الحق۔ (محدث ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۵۹۔ اسرائیل۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۶۰۔ الطاف حسین۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

٨٦١۔ میزان الرحمٰن۔ (مدرس بہیت نگر، عالیہ مدرسہ کشور گنج)

٨٦٢۔ منظور الحق۔ (مہتمم دمرسہ مفتاح العلوم، نتر وکوضہ)

٨٦٣۔ عبدالصمد۔ (محدث مدرسہ اشرف العلوم بالیہ)

٨٦٤۔ ضیاء الحق۔ (محدث غفوریہ دارالسلام، اسلام پور)

٨٦٥۔ عبدالقدوس۔ (مہتمم بانشوان کبیر پور مدرسہ عالیہ)

٨٦٦۔ انوارالرحمٰن۔ (مہتمم درگاہ پور مدرسہ)

٨٦٧۔ منیر الدین۔ (ناظم انوارالعلوم، ناجورہ ہاتھ شبیر گنج)

٨٦٨۔ قطب الدین۔ (مدرس انوارالعلوم، ناجورہ ہاتھ شبیر گنج)

٨٦٩۔ عبدالرحمٰن۔ (مدرس عراف العلوم کیسکوئی، شبیر گنج)

٨٧٠۔ احقر الناس حسین احمد۔ (مدرسہ دارالسلام سہاگی)

٨٧١۔ احقر الناس محمد واعظ الدین۔ (لکھی پور اشاعت العلوم مدرسہ)

٨٧٢۔ محمد عبدالمطالب۔ (شام پور مدرسہ)

٨٧٣۔ محمد نبی حسین غفرلہ۔ (دارالسلام مدرسہ رنگینگہ پور)

٨٧٤۔ محمد غلام یاسین۔ (ناظم برادریہ صدیقیہ، مدرسہ نانکائیل)

٨٧٥۔ ریاض الدین احمد۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ تلولی، ضلع مومن شاہی)

٨٧٦۔ محمد ابوالہاشم غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ جامع حسینیہ میرزاپور)

٨٧٧۔ محمد سلامت اللہ غفرلہ۔ (قاسم العلوم بانسانی، بہونیانر بازار)

٨٧٨۔ محمد عبدالجبار۔ (یورب دہولا، اکند شریف)

٨٧٩۔ محمد عبدالسلام۔ (مدرس باہتراجامعہ امدادیہ پوسٹ شاکوائی)

٨٨٠۔ سید شبلی فرقانی۔ (مہتمم بنارتریار اسلامیہ مدرسہ، ڈاکخانہ نادینہ)

٨٨١۔ محمد ابراہیم۔ (مدرسہ اشرفیہ کیندوا)

٨٨٢۔ محمد منیر الدین۔ (مدرہ اشرفیہ کیندوا)

٨٨٣۔ محمد شمس الدین۔ (ناظم مدرسہ جامعہ مصطفویہ، دتوکاون)

٨٨٤۔ محمد سفیر الدین۔ (ناظم مدرسہ امدادلعلوم باکندیہ)

٨٨٥۔ جعفر احمد۔ (ناظم مدرسہ دارالعلوم ندی آئیل پوسٹ، نندائیل)

٨٨٦۔ محمد سعید الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

٨٨٧۔ مظفر احمد۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

٨٨٨۔ عبدالجلیل۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

٨٨٩۔ آفتاب الدین۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

٨٩٠۔ عبدالحلیم۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہاشکر خیلا)

٨٩١۔ محمد عبدالباطن۔ (سہاگی مدرسہ)

٨٩٢۔ محمد سلیمان۔ (سہاگی مدرسہ)

۸۹۳۔ عبدالحکیم۔ (ساکن جیکا تلا، سہاگی)

۸۹۴۔ محمد سلیمان۔ (ساکن گایوتا، سہاگی)

۸۹۵۔ رفیق اللہ۔ (برسیال)

۸۹۶۔ مفیض الدین۔ (مہش پور)

۸۹۷۔ محمد عبدالرشید۔ (مریس پور، سہاگی)

۸۹۸۔ محمد حسین علی۔ (خطیب جامع مسجد صاحب نگر، سہاگی)

۸۹۹۔ محمد علی۔ (فاندائیل روڈ، صاحب نگر، سہاگی)

۹۰۰۔ احمد علی۔ (خطیب مانور جامع مسجد، ڈاکخانہ کمارول)

۹۰۱۔ شمس الہدیٰ۔ (خطیب جریارہ جامع مسجد، ڈاکخانہ، سہاگی)

۹۰۲۔ غیاث الدین۔ (ساکن جریارہ، سہاگی)

۹۰۳۔ عبدالجبار۔ (ساکن بکایوتا، سہاگی)

۹۰۴۔ اشرف علی۔ (ساکن فانور، کارول)

۹۰۵۔ محمد ابوالحسین۔ (ساکن جریارہ، سہاگی)

۹۰۶۔ محمد سعداللہ۔ (ساکن بتاجور، جمال پور)

۹۰۷۔ عبدالجلیل۔ (ساکن بکایونا، سہاگی)

۹۰۸۔ عبدالرحمٰن فقیر۔ (ساکن ہاروا، ترجورا)

۹۰۹۔ حسین علی۔ (خطیب شرشیرہ جامع مسجد)

۹۱۰۔ شاہد علی۔ (مہتمم فرقانیہ مدرسہ داکوراشرفیہ)

۹۱۱۔ عبدالحئی۔ (خطیب جامع مسجد، مہیش پور)

۹۱۲۔ رئیس الدین۔ (خطیب مالی رتی جامع مسجد کمارول)

۹۱۳۔ مجیب الرحمٰن۔ (مدرس اول ماتذ کھاین مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)

۹۱۴۔ عبدالرشید خاں۔ (مدرس اول ماتذ کھاین مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)

۹۱۵۔ عبدالرزاق۔ (مدرس اول ماتذ کھاین مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)

۹۱۶۔ نورالدین۔ (ناظم مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۱۷۔ میاں حسین۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۱۸۔ اختر الدین۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۱۹۔ وقاص علی۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۲۰۔ اکبر حسین۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۲۱۔ یونس۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۲۲۔ مجیب الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ دارالعلوم، میمن سنگھ شہر)

۹۲۳۔ عبدالحمید۔ (ہیڈ مولوی، شام گنج اسکول)

۹۲۴۔ محمد عمران۔ (بھونیاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ، دہرا)

۹۲۵۔ سلطان احمد۔ (ناظم کوکائیل مدرسہ)

۹۲۶۔ نور محمد۔ (ساکن تانگورا)

۹۲۷۔ عبدالغفور۔

۹۲۸۔ محمد ظاہر الدین۔ (دارالعلوم، مدرسہ شہلا)

۹۲۹۔ محمد امان اللہ۔ (دارالعلوم شہلا)

۹۳۰۔ محمد لقمان۔ (اسلام پور مدرسہ)

۹۳۱۔ محمد مختار الدین۔ (ہوکلہ اسلامیہ مدرسہ)

۹۳۲۔ شمس الدین۔

۹۳۳۔ عبدالغفور۔

۹۳۴۔ رستم علی۔

۹۳۵۔ حسین احمد۔

۹۳۶۔ عبدالرب۔

۹۳۷۔ محمد علی چودہری۔ (پروفیسر نصیر آباد کالج)

۹۳۸۔ ابوالکلام جلال الدین۔ (پروفیسر نصیر آبا کالج)

۹۳۹۔ فیض الدین۔ (امام بڑی مسجد)

۹۴۰۔ محبّ الرحمٰن۔ (محدث مکتا کاچھ عالیہ مدرسہ)

۹۴۱۔ حبیب الرحمٰن۔ (مدرس مکتا کاچھ عالیہ مدرسہ)

۹۴۲۔ انیس الرحمٰن۔

۹۴۳۔ محمد عبدالسلام۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۴۔ محی الدین۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۵۔ عبدالاول۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۶۔ زین العابدین۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۷۔ عبدالحکیم۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۸۔ عبدالغفور۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۴۹۔ عبدالغنی۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)

۹۵۰۔ محمد شمس الدین القاسمی۔ (مدرسہ دارالسلام، سہاگی)

بریسال ضلع

۹۵۱۔ محمد تاسین عفی عنہ۔ (عباداللہ مسجد، شہر بریسال)

۹۵۲۔ محمد بشیر اللہ اطہری۔ (امام جامع مسجد، شہر بریسال)

۹۵۳۔ محمد نورالزماں۔ (بریسالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند)

۹۵۴۔ محمد عبداللطیف۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۵۔ محمد یونس۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۶۔ عبدالمتین۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۷۔ عبدالقادر۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۸۔ عبدالمنان۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۹۔ ممتازالدین۔ (مہتمم مدرسہ ناظرپور، بریسال شہر)

۹۶۰۔ حاتم احمد۔ (مدرسہ ناظرپور، بریسال شہر)

علماء جسر

۹۶۱۔ قاضی سخاوت حسین۔ (امام جامع مسجد جسر)

۹۶۲۔ شمس العالم۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۳۔ عبدالحلیم۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۴۔ امجد حسین۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۵۔ رکن الزماں۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۶۔ عبدالرزاق۔

۹۶۷۔ ابوالحسن محدث۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۸۔ شمس الرحمٰن۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۹۔ جلال الدین۔ (جسر)

۹۷۰۔ عیسیٰ روح اللہ۔ (جسر)

۹۷۱۔ انواراللہ۔ (جسر)

۹۷۲۔ مقبول احمد۔ (جسر)

۹۷۳۔ محمد قاسم۔ (جسر)

۹۷۴۔ منصوراحمد۔ (جسر شہر)

فریدپور

۹۷۵۔ عبدالعلی۔ (خطیب کوٹ مسجد فریدپور)

۹۷۶۔ حسین احمد۔ (امام جامع مسجد، گوپال گنج، ضلع فریدپور)

۹۷۷۔ محمد عبدالحفیظ کوہر راز کہ۔ (مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۷۸۔ محمد عبدالستار غفرلہ۔ (استاذ مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۷۹۔ شفیع اللہ۔ (استاذ مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۰۔ عبدالمقتدر احمد۔ (استاذ مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۱۔ عبدالمنان۔ (مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۲۔ محمد نورالحق۔ (مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۳۔ محمد عبدالباری۔ (مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۴۔ محمد مشرف حسین عفی عنہ۔ (مدرس مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۵۔ محمد اشرف علی۔ (مدرس مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

مدرسہ محی الاسلام جسر

۹۸۶۔ محمد انور۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۸۷۔ عبدالستار۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۸۸۔ علی احمد۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۸۹۔ محمد یونس۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۰۔ جلال الدین۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۱۔ عبدالمنان۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۲۔ عبدالملک۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۳۔ عبدالمقیت۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۴۔ خواجہ عبدالمجید۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۵۔ عتیق الرحمٰن۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

کھلنا

۹۹۶۔ عزیز الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)

۹۹۷۔ خلیل احمد۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)

۹۹۸۔ فہیم الدین۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)

۹۹۹۔ عبدالقادر۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۰۔ محمد اسحاق۔ (مفتی مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۱۔ عبدالستار۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۲۔ عبدالرحمٰن۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۳۔ محمد شوکت علی۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)

۱۰۰۴۔ عبداللطیف۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ)

۱۰۰۵۔ عبدالعزیز۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

۱۰۰۶۔ عبدالاول۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

۱۰۰۷۔ مذکر الباری۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

۱۰۰۸۔ حسین احمد۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

بقیہ کملا ضلع

۱۰۰۹۔ محمد عبدالحق۔ (خطیب جامع مسجد پوران بازار، چاند پور)

۱۰۱۰۔ محمد وحید الدین۔ (ناظم مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)

۱۰۱۱۔ احقر محمد علی۔ (مفتی مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)

۱۰۱۲۔ ابوالفیض۔ (مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)

۱۰۱۳۔ قاری ابوالخیر۔ (مدرسہ قاسم العلوم، چاندپور)

۱۰۱۴۔ احقر الانام تاج الاسلام۔ (مدرسہ برہمن باڑیہ، ضلع کملا)

۱۰۱۵۔ احقر غلام رسول۔ (استاذ مدرسہ برہمن باڑیہ، ضلع کملا)

مومن شاہی

۱۰۱۶۔ مقبول احمد۔ (مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۱۷۔ آفتاب۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۱۸۔ محمد یوسف۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۱۹۔ محمد مہراب علی۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۰۔ نورالاسلام۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۱۔ علیم الدین۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۲۔ عبدالقادر۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۳۔ حشمت اللہ۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

۱۰۲۴۔ عبدالرشید۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

علماء ممالک اسلامیہ سے جو استفتاء کیا گیا تھا اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

كان ظهر فى الهند (المتحدة الغير المنقسمة) رجل يدعى المرزا غلام احمد القاديانى، وادعى النبوة، واموراً من الكفر والالحاد، فاتفق علماء الاسلام على كفره شرقاً و غرباً، عجماً و عرباً، وقد عرف حاله، وشرقت انباء ه و غربت۔ وظهر اليوم رجل فى هذه البلاد سميه و بلديه، يدعى غلام احمد ويلقب "پرويز" ذلك اللقب المجوسى الذى كان يلقب به كل من ملك بلاد فارس و الفرس فى القرون الخالية۔ وقد أبدى اشياى غريتة بد بہشته، حتى سبق سميه المتنبئ السابق فى عقايد ه الضلاة وافكاره الخاسرة، وأداء ه الفاجرة، وهوا ان لم يدع النبوة مثل بلديه وسميه، ولكن لم يغادر شيئاً من عقايد الدين المحمدى، واحكام الشريعة الاسلامية الطاهرة، الا وقد الحد فيها وحرفها تحريفاً شنيعا منكراً حتى انكر ضروريات الدين كلها كما سيأتى بيان ذلك قريباً۔ ثم لم يقتنع بها بل سرعان ما اصبح داعية لنشر تلك المعتقدات الاثيمة الضالة فى الناشئة الجديدة التى صلتها بالدين فى غاية الوهن، ومعرفتها به فى غاية السطحية۔ واصدرمجلة سماها "طلوع اسلام" واتخذها منبراً لا ذاعة تلك الافكار المنكرة باسلوب يلبس الحقائق، وألف تاليف عديدة، شحنها بكل ما امكن له من تسويل وتلبيس والحاد تم سمى كل ذلك اسلاماً حقيقاً حقيقاً بالقبول والاذعان، وسمى الاسلام الرائج بين المسلمين الحاوى على عبادات وطاعات ومعتقدات طاهرة مجوسية ومكيدة ضدالاسلام۔ وبالجملة فلم يغادر اساساً للذين الاسمى الا وقد زعزعه، واورث شكو كاً وشبهات فى جميع المتواترات المقطوعة وضروريات

الـديـن، حتى تـفـاقـم الامـر و بلغ السيل الزبى، ولم يبق وجه للسكوت ولا رخصة للعراٗض والتغافل عن اظهار الحق الصريح، فقام رجال اولـو عـلـم وذووأقـلام والسـنة للدفاع عن الدين والرد على الحاده وكفره وضلاله بتاليف وصحف و مقالات ومجلات عير انها كـانـت جهوداً انفرادية غير كافية بالمقصود لاستئصال هذه الشجرة الخبيثة فكانت المصالح الدينية تستدعى الى ان يجمع بنذ من كـفـره والـحـاده لـكـى تـكـون الامة عـلـى جلية مـن امـره عـلـى مايستح به الاكفراء، وفعلاً قد جمع ذلك وقدم للعلماء فى بلاد الهند والبـاسـكـتـان الشـرقية والـغـربية، فـاتـفـقـت كـلـمـتـهم على الحكم بكفره وارتداده و خروجه عن دائرة السلام، ولم يتخلف احد من الـمـداهير وكبار العلماء و المشائح عن الافتاء بكفره حتى اتفق علماء السنة وعلماى الشيعة وطوفائف اهل العلم من جميع الفرق الاسلامية على كفره۔ وقد طبعت طذه الفتاوى والتوقيعتا فى صورة رسالة خاصة سميت، *''علماء امت کا متفقہ فتویٰ پرویز کافر ہے''*۔وشاعت هـذه الرسالة باللغةالاردوية ولاقت اقباٗآ من الجماهير، وتلقوه ارباب الجرائد والمجلات والصحف بنقلها وتلخيصها وتشريحها، فكان اٰخـر الـدواء الـكى، وقطعت جهيرة قول كل خطيب، واجبنا ان نقدم الأن اشياء من ضلا لاته لعلماء الاسلام فى الممالك الاسلامية جـزيـرة العرب والحرمين الشريفين والحجاز ونجد والشام والقدس والقاهرة والجزائر وتيونس وغيرها، نوقدم منهاما لا تحتمل تاويلاً بـحيـث لا مـخلص لقائلها غير التوبة، الرجوع الى الاسلام! فدونكم ايها العماء والفضلاء اكباد بلاد الاسلام، وافذ اذبلد العرب۔نبذاً من افكاره ومعقتداته۔ (والله يقول الحق وهو يهديالسبيل)

غلام احمد پرويز ونبذ من تنعقد اتنه الا حكام القراٰنية ليست ابدية

(۱) يقول: ان جميع ماورد فى القرا۔ الكريم من الصدقات والتوريث وما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك موقت تديجى انـمـا يتـدرج بـه الـى دور مستقـرا سيميه هو نظام الربوبية، فاذا جاء ذلك الوقت تنتہى هذه الاحكام لانها كانت موقته غير مستقلة ''نظام ربوبيت''

(ص۲۵،۱۶۷ ''سلیم کے نام'' ج ۱، ص۲۴، وص ۱۸۰)

لكل عصر شريعة

(۲) ان رسـول الـلّـه صـلـى الـلّـه وسـلـم والذين معه قد استنبطوا من القراٰن احكامافكانت شريعة وهكذا كل من جاء بعده من اعـضـاء شـورائية لـحـكـومـة مـركـزية، لهم ان يستنبطوا احكاماً من القراٰن، فتكون تلك الاحكام شريعة ذلك العصر، ليسوا مكفين بتـلك الشـريـعة السـابـقة ثم لا تختص تلك بباب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق كلها يجرى فيه ذلك، ومن اجل ذلك القراٰنلم يعين تفصيلات العبادة۔

(مقام حديث، ج ۱، ص ۳۹۱، وص ۴۲۴)

اطاعة الله ورسوله هى اطاعة الحكومة

(۳) قـولـه تعالىٰ: ''واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم'' ان المراد من اطاعة الله ورسوله هو اطاعة مركز الملة۔ اى الـحكومة المركزية۔ والمراد ''اولى الامر'' الجمعيات التى تنعقد تحتها۔ فالحكومة المركزيةتستقل بالتشريع، وليس المراد باطاعة الـلّـه اطـاعة كـتابه القراٰن الركيم، ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه، فكل حكومة مركزية قامت بعد عهد الرسالة منصبها منصب الـرسـول، فـاطاعتا لله والرسول انما هى اطاعة تلك الحكومة۔ والرسول كان مطاعاً من جهة ان كان امير واما ماً للحكومة المركزية والحكومة المركزية هى المطاعة۔

(*معارف القراٰن*، ج ۴، ص ۶۱۶، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۸۶۔ *اسلامی نظام*، ص ۱۱۰، ۱۱۱۔ مـقـام حديث، ج ۱، ص ۱۹، *سلیم کے نام*، ج ۱، ص۱۷۵)

"ليس الرسول مطاعاً"

(٤) وليس لـه ان يـأمرهم باطاعته، وليس المراد مناطاعتا لله واطاعة رسوله الا اطاعة مركز نظام الدين الذى ينفذ احكام القرآن فقط۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ٦١٦، اسلامی نظام، ص ٨٦)

الايمان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

(٥) المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات، ومعنى الايمان بها ان يسخرها الانسان ويذعن الانسان ان تلك القوى۔ ومعنى سجود الملائكة لآدم: ان تلك القوى قد سخرها الانسان، وليس المراد بآدم شخص خاص، وانما اريد به الانسان، وآدم وحواء عبارة عن زوجين للنسل الانسانی۔ (لغاف القرآن، ص ۲۱۴)

وقصتهما حكاية تمثيلية للمعاشرة الانسانية۔

(لغاف القرآن، ج ۱، ص ۲۱۵)

الجنة والنار

(٦) ليس المراد بالجنة والنارامكنة خاصة بل هى كيفيات للانسان۔ (لغات القرآن، ج ۱، ص ۴۴۸)

الصلاة

(٧) الصلوٰة التى يصيلها المسلمون اخذوها من المجوس وليست هى مرادة فى القرآن، والقرآن انما امر باقامة الصلاة، واقامة الصلاة هى اقامة اسس لاصلاح الافراد على دفق مايقتضيه النظام۔

(مجلة "طلوع اسلام" لشهر يونيوسنة۔ ۱۹۵ ص۴۷، قرآنی نظام ربوبيت ص۸۷)

(٨) كل من كان نائباً عن الرسول له ان يغير صورة الصلاة المعروفة على ما يقتضيه ذلك العصر۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۴، ۱۵)

الصلاتان فى القرآن

(٩) لم يذكر فى القرآن غير صلاة الفجر و صلاة العشاء، فلم يثبت الاجتماع فى عهد النبوة للصلاة الا فى هذين الوقتين۔

(لغاف القرآن، ج ۳، ص ۱۰۴۴)

الزكاة وصدقة الفطر

(١٠) الزكاة كل جباية مالية تكون من جهة الحكومة، فاذالم تكن حكومة اسلامية لم تجب الزكاة۔ وصدقة الفطر وغيرها من الصدقات انما هى جبايات وقتية يلزمها الحكومة لحاجات خاصة، ونوائب واردة۔

(قرآنی فیصلے، ص ۳۵، ۳۷، ۵۲)

(١١) ليس الحج عنده عبارة خاصة، وانما هو مؤتمر عالمى، ويستهزأ بجعله عبادة فى كتابه۔ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۹۲)

الاضحية

(١٢) حقيقتها ذبح الحيوانات للذين تشتركون فى ذلك المؤتمر العالمى۔ اى ليست عبادة خاصة فى غير ذلك المؤتمر۔

(رسالۂ قربانی، ص ۳)

المعجزات

(١٣) لم يصدرمن الرسول معجزة غير القرآن۔ (سلیم کے نام، ج ۳، ص ۳٦)

الدين الاسلامی

(١٤) الـديـن الاسـلامـی الـرائـج بين الامة المسلمة اليوم ليس دين القرآن، وانما هومر كب مماراج بين المجوسيين، ومن رسوم اليهود، وتصوف النصارى وافلاطون۔ (قرآنی نظام ربوبیت، ص ۴۵)

تدوين الحديث

(١٥) تـدويـن الـروايـات الحديثية انما هی اول مكيدة۔ ضدالاسلام، فاورثت عقيدة فی المسلمين بان مع القرآن الكريم وحی آخر معه۔

(مقام حدیث، ج ا، ص ۴۲۱ وج ۲، ص ۳۹،۴۰)

الوحی غير المتلو

(١٦) الـذی يسـمـونـه الوحی الغير المتلو كلها اكاذيب ومفتريات وهذه الا كاذيب اصبحت مذهباً للمسلمين۔ (مقام حدیث، ج ۲، ص ۱۲۲)

امهات الحديث

(١٧) صحيح البخاری و مسلم والموطاو مسند احمد و سنن ابی داؤد والترمذی والنسائی البهيقی من الكتب الموثوقة عندهم، وهـذه الـكتب ما دامت معتبرة عندهم فی اصول الدين لم يكن للامة الاسلامية ان تخرج من كبوتها وهذه مكيدة عجمية انتقم بها من الاسلام۔ (مقام حدیث، ج ۲، ص ۱۲۴)

القدرة الالٰهية

(١٨) الـقـدرة الالهية رعا تظهر ثمراتها بعد ملايين السنوات، وجر ثومة واحدة تطوی مراحلها الارتقائية فی ملايين السنين حتی تصبح انساناً ولكن اذا ساعدت بد الانسان القدرة الازلية تظهرنتائجها فی اسرع مدة وفی اجمعل صورة۔ (من ویزدان، ص ۱۱)

الايمان بالقدر

(١٩) الايمان بالقدر خيره وشره مكيدة مجوسية جعلتها عقيدة للمسلمين۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۹۰)

الشريعة القرآنية

(٢٠) ان الـرسـول والـذيـن مـعـه قـد كـونوا شريعة تحت ضوء اصول القرآن وفصلوا تلك الجزئيات التشريعية التی لم يصرح بها القرآن، فكذلك كل حكومة واعضاؤها الشورائية لهم ان يكونوا جزئيات تطابق عصرهم وتكون هی شريعة ذلك العصر۔

(مقام حدیث، ج ا، ص ۳۹۱)

هـذه قـطـرات مـن تلك الطامات التی شخت به تاليفه و مجلته و كتاباته قدمنا ها النموذج من افكاره ومعتقد اته وآ راء ه، فيا عـلماء البلاد الاسلامية وياعلماء الرحمين الشريفين والحجار المقدس والجزيرة العربية وغيرها ماذا حكم الشريعة لمحمدية المطهرة فی هذه المعتقدات؟ وماذا حكم من اعتنق بها واعتقدها ودعا اليها بكل وسيلة؟

افتونامأ جودين ابقاكم للّه ذخراً لحفظ الدين وسدوداً منيعة حصينة دون فتن يأجوجية موفقين لاظهارالحق المبين۔

المستفتی محمد يوف البنوری

مدير المدرة العربية الاسلامية وشيخ الحديث بها

کراتشی رقم، باکستان

الجواب

علماء حرمین شریفین نے جو جوابات دیئے ہیں ان صحیح متن حسب ذیل ہے۔

(۱) صورة ماکتبه الاستاذ الکبیر الشیخ یحییٰ امان الحنفی،

نائب رئیس المحکمة العلیاء بمکة (قاضی القضاة)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ وبه تستعین

الجواب عن القول الاول وھوان کل ماورد فی القرآن مؤقت تدریجی: ھوانه لاحاکم ولا مشرع الا اللّٰہ سبحانه، فلا تشریع ولا توقیت بعده سبحانه و تعالیٰ وکون شرعه ابدیا اوموقتاً انما یستفاد من الشارع الحکیم وقد استفدنا من شرعه ان شرعه ابدی سرمدی الی قیام الساعة وانه غیر موقت فما مستند ھذاالکاذب فی دعواه والنسخ قدیعتری بعض الاحکام الشرعیة القابلة للنسخ فی زمن النبی ﷺ وبعد موت النبی ﷺ صارت الاحکام کلھا محکمة لاتقبل النسخ ولا التغییر ولا التبدیل لان الناسخ کان ینزل علی النبی ﷺ لیبلغ الامة به قال علماء الاصول الخطاب الشفا ھی الوارد فی زمنه ﷺ کقوله تعالی: ”اقیموا الصلوۃ وأتوالزکاۃ“۔ ”وللّٰہ علی الناس حج البیت“۔ ”وکتب علیکم الصیام“۔ ”حرمت علیکم المیتة“۔ ”یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم“۔ ”للذکر مثل حظ الانثیین“۔ ولاتأ کلوالربا“۔ ”ولا تقتلوا اللنفس التی حرم اللّٰہ الابالحق“۔ ونحوذلك ھو خطاب لمن کان موجوداً فی ذلك الزمن متصفا بصفات التکلیف، والمعدومون وقت الخطاب۔ ھذه الخطابات متعلقة بھم تعلقا معنویا بمعنی انھم اذاوجد واواتصفوا بصفات التکلیف تتوجه تلك الخطابات السابقة ولم یوجد من الشارع شرعیة اخری متجددة خوطب بھا من کان معدوماً حین الخطابات حتی یقال ان ذلك کان مؤقتا والادلة علی ماقلناه کثیرة من الکتاب والسنة لیس ھذه موضع بسطھا۔ ویکفی فی ذلك الاجماع والتواترالقولی والعملی۔

جواب الثانی: ان الاستنباط استخراج حکم من الاحکام الشرعیة من الکتاب والسنة فالحکم المستنبط موجود فی کتاب اللّٰہ ونسة رسوله ﷺ الا ان یختلف بالوضوح والخفاء وھو مراتب ومن له ملکة الاستنباط یحق له ان یستنبط ومن لافلا فالمستنبط لم یات بحکم شرع جدید من عنده بل اظھر الحکم الکائن فی النصوص کالقیاس فان القائس مظھر للحکم الشرعی

لامثبت، بل المثبت للاحام الشرعية هو اللّٰه وحدہٗ۔

ومن الاستنباطات العجيبة استنباط بعض من يدعى الاجتهاد فى اكل لحم الخنزير من قوله تعالیٰ "اِلَّا مَاذَکَّیْتُمْ" وقال انما حرم اكله لعلة وهو وجرر جراثيم فيه عن حِلِّ اكله لكنه اذا غلى الماء غلياناً شديداً و وصل فى الحرارة الى درجة كذائم القى فيه الخنزير ذهبت تلك الجراثيم المانعة عن حل اكله فيحل اكله وهو داخل فى قوله تعالیٰ "الا ماذكيتم" وماداری المسكين ان السباق والسياق يمنع هذاوان الزكاة الشرعية انما تعمل فى محل يقبلها وهو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة ثم هذا القائل لم يفرق بيان قوله زكى وذكى۔ فان الاول معناه الطهارة وى الثانى معناه الذبح الشرعى من الاهل فى المحل القابل للزكاة۔ ومن الاستنباطات العجيبة استنباط امرأة تدعى الاجتهاد ان النساء افضل من الرجال من قوله تعالیٰ "اصطفے البنات على البنين" وهذا دليل على جهلها الجهل المركب وانهالا تعف همزة الانكار وهمزة الاقرار فضلاً عن معرفة الفرق بينها۔ ومن الاستبناطات العجيبة استنباط من يعدى ان فقه الفقهاء حال بيان الناس وبيان القراٰن۔ ان الربا انما يحرم اذا كان اضعافاً مضاعقه، اما اذا كان ضعفاً واحداً فيجوز وما درى المسكين عن حديث الذهب بالاذهب والفضة والفضل ربا الحديث، ولا شك ان الفضل يشمل الضعف والا ضعاف، واما هذا الرجل الكاذب الذى يتمشدق بالاسنباط ويعده شرعاج جديداً للمستنبط الموجود فى جماعته فهو فى جهل الجاهلين واجهل من الدواب وما جزاء ہ الّا الايلام بالضرب الشديد بالعصى والنعال......

ثم قتله واراحة العالم من شره المستطير خصوصاً فى هذا الزمن الذى كثرت فيه المحن والزلازل ...... والفتن وحكمه كله باطل فى نفسه يشترك فى معرفة بطلانه الصبيان والبلد والمغفلون والباطل هوالذاهب فهو لا يحتاج الى بيان بطلانه وليكن ان يؤثر فى اناس يعيشون فى شواهق جبال لايرفون شيئاً من الدين صلاً وهذا الرجل لوسمع اهل السوق بجرأته الذين يعرفون اركان الاسلام يقول: الصلاة التى يصليها المسلمون اخذوها عن المجوس لا وجعوه ضرباً حتى قضوا عليه حيث ان بطلان الباطل مركوز فى ادمغة الناس، فما جواب قائله الرد عليه باللسان بل لطعن بالسنان۔

جواب الثالث: قوله ومن اجل ذلك ظاهران اسم الاشارة يرجع الى ما ذكره من ان رسول اللّٰه ومن معه استنبطوا من القراٰن فكانت شريعة يعنى خاصة بهم دون من بعد هم كذلك لاقراٰن لم يعين تفصيل العبادات يعنى فله ولا مثاله من الجهلة الفجاران يستنبطوا من القراٰن شرائع خاصت بهم وبزمنهم فعل هذء الشرائع تتعدد دبتعدد الامم والقرون وهكذا يتلاعبون بكتاب ويفسرون اصلاة وغيرها بماشا ؤ اوبما يوحى اليهٖ شيطانهم ونقول الصلاة والزكاة والصوم والحج وردت فى القراٰن كلها مجملة ولكنها بينها كلها السنة النبوية بيانا شافياً كافياً وافياً وكتب السنة كلها طافحة بذلك البيان وقد قال عليه الصلوة والسلام: الا انى اوتيت القراٰن ومثله معه، وبيان النبیﷺ هو بيان اللّٰه لكلامه ووجيه لان الكل من عنداللّٰه تعالیٰ: قال تعالیٰ : "وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى" وقد تحمل بذلك المسلومن فى جميع الاقطارو تواتر القول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول اللّٰهﷺ الى زمننا هذا وسيستمر ذلك كله الیٰ قيام الساعة۔ واللّٰه سبحانه وتعالیٰ لم يغير مما شرعه من الاحكام فالعمل والقول بالشريعة مستمر ولو حصل تغير شئى مما شرعه اظهر وتواتر نقله...... وشريعته صالحة لجميع الامة المحمدية من اولها لیٰ اخرها ولكل زمان ومكان۔

ان الحكومة اذا كانت مؤمنة مؤمنة منقادة لاوامراللّٰه ومجتنبة لنواهيه يجب اطاعتها لامراللّٰه بذلك حيث قال: "واهيعو اللّٰه والرسول واولى الامرمنكم"۔ واما اذا كانت تامر بالمعاصى والتناهى فلا تجب طاعتها بل تحرم لانه لاطاعة لخلوق فى معصية الخالق۔ وقد قال امير المؤمنين ابوبكر الصدى لاصحابه بعد ان ولى الخلافة، (لاخير فيكم اذالم تقولو ولا خير فى اذالم استمع فقالوا له: لورأينا فيك اعوجا جاً لقومناه بسيوفنا)

وجواب الرابع: قدصرح القراٰن بوجوب طاعة الرسول فقال تعالیٰ: "واطيعوااللّٰه والرسول واولى الامرمنكم" وقال تعالیٰ "ومن يطع اللّٰه ورسوله يد خله جنات تجرى من تحتها الانهر" وهناك ايات واحاديث كثيرة والة على وجوب طاعة الرسول۔

وجواب الخامس: الملائكة هم اجسام نورانية قادرة على التشكل بالصورة الحسنة والحوارالذى وقع منهم بينهم وبين ربهم دال علىٰ نهم عقلاء وليسوا بقوى وقد رأى النبیﷺ جبريل وجناحاه وقدمد الأف ورجلاه فى تخوم الارض والسجود معناه اللغوى معروف وسجود الملائكة لأدم سجود تحية لا عبادة والمراد بادم شحص معين و قصتها حقيقية كما قصه القراٰن۔

وجواب السادس: ان الجنة امكنة خاصة وقد اخبر خالقها بانها امكنة خاصة والعلم بكونها امكنة خاصة يعلم من اخبار خالقهار بذلك لا من مخلوق مثلها ومن اصدق من اللّٰه قيلا۔ ومن اصدق من اللّٰه حديثاً۔

وجواب السابع: ان الصلوة التى يصيلها المسلمون واردة عن اللّٰه فى كتابه العزيز فى غير موضع وكيفيتها قد تولى اللّٰه بيانها على لسان رسول اللّٰهﷺ بفعله وعلمه جبريل عليه السلام كيفيتها ولعلم بها الناس وعمولها ولا يزال اعمل بها جارياً الى قيام الساعة بيكيفيا تها واوضا عها السابقة وهذا القائل يجب قتلة قتلة شنعاء۔

وجواب الثامن: النائب الذى عد نفسه نائباً يستحق الصفح الضرب القتل، والنائب نيابة صحيحة يقول كل ما اتى به الرسول اللّٰهﷺ فحة التسليم والقبول لا ان يحرف دينة او يغيره۔

جواب التاسع: ان قوله تعالىٰ: ”اقم الصولة لدلوك الشمس الىٰ غسق الليل“۔ يشمل اربع صلوات الظهر، والعصر، والمغرب والعشاء، وقوله تعالىٰ ”وقراٰن الفجر“ هى صلاة الفجر فشملت الأية الصلوات الخمس وقد بينت السنة ذلك بياناً شافياً۔

وجواب العاشر: لم يذكر هذا الجواب۔

وجواب الحادى عشر: الحج عبدة بالاجماع وكذا الاضحية ومنكر ما اجمع عليه وعلم من الدين بالضرورة كافر۔

وجواب الثانى عشر: غير مذكور۔

وجواب الثالث عشر: ومعجزات النبى كثيرة غرر منها و اعظمها نزول القراٰن عليه ومنها تكثير الطعام القليل ونبع الماء من بين الاصابع وقد شهد ذلك جمع عظيم يتحيل تواطئهم على الكذب والباقى جميعه انكار من هذا الشخص لما علم من الدين باضرورة وكذا ما سبق وفا عله يستحق عليه القتل ولا جواب له غير ذلك والسلام ختام۔

كتبه الراجى عفوربه

۱۳۸۱/۱۲/۱۷ھ

الحنان المنان محمد يحيى امان

☆☆☆☆☆

(۲) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ

محمد العربى لكى التبانى

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

الحمدللّٰه الهادى عباده الى الصراط المستقيم والصلاة والسلام على المبين للناس مما نزّل اليهم من اٰيات اللّٰه والذكر الحكيم، ولى اٰله واصحابه الرافعين لواء السلام لكل ظاعن ومقيم۔ اما بعد :–

فاقول ان العشرين مسألة التى ذكرها المستفتى العلامة الشيخ محمد يوسف البنورى من هوس المسمى (غلام احمد) كل واحدة منها تدل دلالة صريحة على كفره وزندقته دافترائه على اللّٰه تبارك وتعالىٰ وعلى رسولهﷺ كما تدل دلالة صريحة على ان من اذناب الملاحدة الا باحيين الحرمية والباطنية والبهائية والبابية اعداء الاسلام ولمسلمين۔ واللّٰه متم نورہٖ ولوكره الكافرون۔

حرره وكتبه خادم العلم بمدرسة الفلاح والحرم المكى

محمد العربی بن التبانی الجزائیر۔ یوم الثلاثاء

الموافق ۱۸ فی ذی الحجة الحرام عام ۱۳۸۱)

☆☆☆☆☆

(۳)   صورة ما کتبه فضیلة الشیخ الاستاذ

السید علوی المالکی

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰه الهادی الی سبیل الرشاد، والقامع اهل الزیغ و الکفر والاحاد والصلاة والسلام علی سید نا محمد الداعی الی الصراط المستقیم وعلی اٰله واصحابه والتابعین لهم باحسان۔ اما بعد

فقد اطلعت علی السؤال المقدم من فضیلة الشیخ العلامة الاستاذ محمد یوسف البنوری عن حکم من اعم الرجل الهندی المدعو غلام احمد "پرویز" وفتنة التی قام بهافی الهند علی نسق الدجال الاول القادیانی الکذاب، الذی تسمی باسمه، وجری علی ضلاله ورسمه فذلك ادعی النبوة جراء ة وبهتانا، وهذا حرف والحدوانکوو دعا الی الضلال والشرك وکفر وانکر عقائد الدین ولبس الحقائق علی الجاهلین حتی اضل ناشئة جدیدة عقولها سخیفة وصلتها بالدین ضعیة، ومن عادة هؤلاء الدجالین الماجورین خدمة الاستعمار وبائعی ضمائیرهم الدین یتسمون بالمسلمین، والاسلام منهم برآء، ان یأتو بالشکوك والشبهات حتی فی المتواترات والضروریات لیهدموا اسس السلام ویهاجموا عقائد الاسلام الصافیة المحکمة النقیة۔ ویابی اللّٰه الا ان یتم نوره ولوکره الکافرون۔ وهؤلاء الا بالسة الدجاجلة سماسرة الکفر و دعاة الا لحاد وائمة الضلال، اتخذوا الصحافة والا ذاعة والخطب فے النوادی والمجتمعات والسفر من قطر الی قطر، اتخذوا ذلك کله ممحاربة السلام والنیل منه وتأدیة رسالة ساداتمهم شیاطینهم (وان الشیاطین لیوحون الی اولیائهم لیجادلوکم وان اطعتموهم انکم لمشرکون) حتی انتشر الشرو تفاقم الامر وبلغ السیل الذبی و تسلسلت المکائد ضد السلام فلذ اصار الواجب علی اهل العلم ودعاة الخیر وائمة الهدیٰ ان یهبوا لتحذیرا العوام والتاشئة من هذه المعتقدات الاثیمة الضالة۔ بل ان طامع واحدة من افکاره ومغقداته تکفی لتقریر کفره، فکیف ببقیة الطامات والافکار؟ فلاوجه لسکوت علی مثل هذا۔ وجزی اللّٰه رجال الارشاد، من العلماء الاعلام من ائمة الهدی الذین قاموا بواجبهم من الدفاع عن الدین، واقامة السدود المنبعة، والحصون القویة للحیلو له بین هذا الدجال واضرابه وبین العوام الغافلین، فلیت لنا سیف الفاروق لیطهرا لارض من امثال هؤلا ء الدجالین الافاکین الماجورین الاعداء الباطنین الذین تهم اشد ضرراً واکثر خطراً علینا من الکفار الحربیین، فمعقتدا تهم باطلة واٰرائهم فاسدة واستنبا طاتهم فلسفیة وجرأتهم علی اللّٰه وعلی رسوله تقشعر منها قلوب المتقین وتشمیز من جدها افئدة المومنین فنعوذ باللّٰه ونلتجی الیه من هذ الداء المبین، واللّٰه یقول الحق وهو یهدی السبیل الاوان الرجال المذکور احقر من ان تنقض اقواله بقواعد اصولیة اونصوص نقیلة فان ذلك معلوم سیما وقد قام به کثیر من علماء الدین جزاهم اللّٰه خیر الجزاء۔ ومن المعلوم ان الشریعة المحمدیة ناسخة لجمیع الشرائع واحکامها بافیه مستمرة الی یوم القیامة لانها خاتمة الشرائع والنبیﷺ خاتم النبیین۔ وقد تبینت العبادات فی الکتاب والسنة۔ والسنة بیان للقراٰن من اللّٰه علی لسان رسوله قال تعالیٰ روانزلنا الیك الذکر لتبین للناس مانزل الیهم) وهؤلاء المهملون للسنة یردین ان یفرقوا بیان اللّٰه ورسوله ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض۔ یرید ون ان یتخد بین ذلك سبیلا۔ اولٓئك هم الکافرون حقا۔ والتارك للسنة فی الحقیقة تارك للقرآن القائل (وما اٰتاکم الرسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا) ولا شك ان الحج عبادة روحیة بدینة مالیة فهذه المسائل التی خالف فیها البرویز المسکین الاجماع وسلك فیها مسلك الکفر والابتداع کلها تدل علی هوسه وزندقته والحاده وتبین بهذا انه من الدجا جلة الذین یظهرون مین بدے

الساعة اعاذنا اللّٰہ من شرورهم ورد كيدهم فى نحورهم وفيما ذكرناه من التحذير والتلويح من الشرع والتوضيح كفاية واللّٰہ اعلم۔ والسلام عليكم ورحمة اللّٰہ وبركاته۔

كتبه الفقير الى اللّٰہ المدرس بالمسجد الحرام علوم بز السيد عباس المالكى۔

(٤) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ محمد امين الكتبى

الحمدللّٰہ رب العلمين: قد اجاد شيخنا (محمد يحيى امان نائب رئيس المحكمة العليا بمكة)

(محمد امين كتبى المدرس بالمسجد الحرام)

☆☆☆☆☆

(٥) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط المالكى

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔

الحمد للّٰہ الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا اللّٰہ والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبوعوث رحمة للعالمين بشريعة واضحة محكمة باقية الى يوم ادين، وعلى اٰلهٖ وصحبه اجمعين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين۔ اما بعد :

فانى قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام المذكور فوجدتها و ماتضمنته من العقيدة الاولى الى تمام العشرين عقيدةً كلها صلال و كفر و من اعتقدها شيئاً منها فهو كافر حلال الدم، ومن دُعا اليها اوالى شئى منها فهو ضال مضل علے اثم ذلك واثم من بتعه لا ينقص من اٰثامهم شيئا۔ هذا ما نعتقده ونديں به ونسأل اللّٰہ تعالیٰ الهداية و الثبات على دين الاسلام، والقيام بالمحافظة على نغاليمه ونعوذ باللّٰہ من مضلات الفتن ماحيينا، ونسأل اللّٰہ الموت على دين السلام فى لطف و عافية وصلى اللّٰہ عليه ولسم عى سيدنا محمد ولى اٰله وصحبه اجمعين۔

كتبه الفقير الى مولاه تعالیٰ حسن محمد مشاط

١٣٨/١٢/١٨، تجاه بيت اللّٰہ الحرام

☆☆☆☆☆

(٦) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ نور محمد سيف الحنفى

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحيم

الحمدللّٰہ الذى جعل حملة هذا لدين من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلية والصلاة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد النبى الربى الها شمى الامين الذى ختم اللّٰہ به النبيين وعلى اله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين (اما بعد) فاقول مستمداً من اللّٰہ التوفيق الهد ايتلاقوم طريق ان بعض ماجاء فى هذا الاستفتاء من بيان ضلالات "غلام احمد برويز" كاف اتم الكفاية فى الحكم عليه بالكفر والزندقة والالحاد وانه صباح الدم والمال لاخلاص له من ذلك الا بالرجوع الى السلام فكيف بها مجتمعة وكيف بها منضمة الى جميع طاماته التى شحنت بها تآليفه ومجلته وكتا باته كما اشيرالى ذلك فى الاستفتاء المذكور۔ وهذا المارق الملحدوان كان باطله مكشوفاً وخزية مفضوحاً لايعدم ان يجد له من الملاحدة المتحالين الاباحيين من بستعذب مشرب تينساق وراءـة فاذازيف بهرجه وازيق باطله لم يجد هو ولا انصاره مجالاً للدس والتشغيب۔ ولا باس ان نشير الى تفنيد بعض هذا المزاعم الكافرة ومن يعلم تفنيد الباقى فنقول وباللّٰہ المستعان۔

(١) زعم عدواللّٰہ "ان جميع ماورد فى القرآن الكريم من الصدقات والتوريث موقف الخ مما هذى به واقول دحضاً لباطله ان

الشریعة الاسلامیة بجمیع ما فیها من احکام مالیة واعتقادات سلبیه وعبادات بدنیة و انکحة ومعاملات وحدود وخبایات وغیر ذلك من احکامها کلها واحدة لا تتجز أشریعة خالدة الی یوم الدین خود کتابها المبین المعجز للعالمین: قا ل اللّٰہ تعالیٰ: الیو اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا“۔ وقال تعالیٰ ”ومن تبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین“۔ واخرج الحاکم من حدیث ابی هریرة رصی اللّٰہ تاعلیٰ عنه انه قال ”خطب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی حجفة الوداع فقال: ترکت فیکم شیئین لن تضلوا بعد هما کتاب اللّٰہ وسنتی ولن یتفرقا حتی یرد اعلی الحوض“ فمن زعم کهذا المارق المأفون ان بعضها وقتی فهو مرتد کافر حلال المال والدم۔

(۲) ادعی عدواللّٰہ ان اهل کل عصر بعد عصبر النبیﷺ لهم ان یستنبوطوا احکاماً جدیدة تکون شریعة لعصرهم ولیسوا مکلفین بتلك الشرعیة السابقة وان ذلك لا یختص بباب واحد وانه من اجل ذلك لم یعین القرآن تفضیل العبادات“ واقول هل ادل علی زندقة هذا الباطنی الملحد من هذه الدعوی فانها تجتث الدین من اصله وزعمه ان القرآن لم یعین تفصیل العبادات ”الحاد مکشوف“ بل عینها اتم تعیین حیث عهد الی المنزل الیه صلی اللّٰہ علیه وسلم بیان ذلك اذ یقول عزوجل: ”وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم“ فبینها صلوات اللّٰہ وسلامه علیه وآله واصحابه باقواله و افعاله حتی صارت معلومة من الدین باضرورة علی والی الاعصار بحیث یکفر جاحدها فسحقا لهذا المارق سحقاً۔

(۳) افتری عدواللّٰہ علی اللّٰہ ورسوله جیث زعم ”ان المراد من قوله تعالیٰ: ”اطیعو اللّٰہ واطیعو الرسول اولی الامر منکم“ اطاعة مرکز کزالملة ای الحکومة المرکزیة والمردا ” باولی الامر“ الجمعیات التی تنعقد تحتها و الحکومة المرکزیة تستقل بالتشریع ولیس المراد با طاعة اللّٰہ اطاعة کتابه القرآن الکریم ولا باطاعة الرسول اطاعة احادیثه واقول ان هذا الزندیق صباهت ینتحل الباطل ویروج له فان اطاعة اللّٰہ هی اطاعة کتابه والانقیاد لاحکامه واطاعة الرسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآله وسلم هی اتباع سنة والعمل بشریعة وهاتان الاطاعتان واجبتان مطلقاً اما اطاعة اولی الامر علی الخلاف بیان المفسرین فی المراد بهم هل هم عالماء اوالامراء فمقیدة بان تکون فی غیر معصیة لما فی الحدیث الصحیح من قولهﷺ: لاطاعة لخلوق فی معصیة الخالق:

(۴) زعم عدواللّٰہ انه ”قد صرح القرآن الکریم۔ بانه لا یستحق الرسول یکون مطاعاً ولیس له ان یامرهم یطاعته الخ هذیانه“ واقول لعنة اللّٰہ علی الکاذبیان فان القرآن الکریم طافح بالآیات البینات فی وجوب طاعة الرسول ﷺ بل اخبر سبحانه فی شان رسوله ﷺ بما هو اعظم من ذلك حیث جعل طاعته رسوله طاعةً لهٗ اذ یقول: ”من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ“ فلیخسأ عدواللّٰہ ولیمت غیظا و کمداً۔

(۵) زعم عدواللّٰہ ان المراد بالملائکة القوی المودعة فی الکائنات الخ سخافاته وترهاته واقولٰ ان عدواللّٰہ له سلف من الملاحدة والزنا دقة سبقوه الیٰ هذا الهراء فزعموا ان الملائکة والجن قوی مورعة فی الکائنات وان کتاب اللّٰہ تعالیٰ الذی لا یتیه الباطل من بیا ن یدیه ولا من خلفه یود علیهم ابلغ الرد ویفند مزاعمهم اعظم التفنید۔ فقوله تعالیٰ اخباراً عن مخاطبة للملائکة حیث یقول ”واذ قال ربك للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة“ واجابتهم لم بقولهم ”قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها الأیة“ دلیل واضح علی انهم اجسام ذو وعقول و بیان یخاطبون ویحیون وذلك بنافی کونهم قوی اذا القوی امور معتویة لا وجود لها فی الخارج ولا یتصور فیها ذلك وقوله تعالیٰ ایضاً فی حقهم ”واذ قلنا للملائکة اسجدوالأدم فسجدوا الا ابلیس“۔ برهان ظاهر علی انهم اجسام یعون الخطاب و یسجدو واین ذل من القوی المعنویة۔ وقوله تعالیٰ فی شأنهم ”جاعل الملائکة رسلاً اولی اجنحه مثنیٰ وثلاث ورباع“ حجة قاصمة لظهور من یزعمون انهم قوی معنویة وورد فی صحیح مسلم فی تفسیر قوله تعالیٰ: ”لقد رأی من اٰیات ربه الکبری“ قال رأی جبریل فی صورته له ستمائة جناح والأیات والاحادیث الواردة فی حق الجن ایضاً، وانهم اجسام کثیرة یطول سردها، اماما

جاء فی المواد الباقیة من رقم ٦ الی رقم ٢٠ فزیفها اظهر من ان یخفی، نعم الرقم١٨ فیه ما یشیر به عدواللّٰه الیٰ معتقد سلفه الملحد الافاك داروین الزاعم ان اصل الانسان یرجع الی القرد وانه لم یزل یترقی حتی وصل ای ماولص الیه وهذا مصادم للواقع ولنصوص القاٰن الکریم الدال علی ان خلق البشر که من اٰدم و زوجه علی الکیفیة التی بینها اللّٰه تعالیٰ فی کتبه الکریم والی هنا انتهی ماوردت تعلیقه علی باطل ذلك الملحد المارق الزندیق الکافر المأفون المباح المال والدم قطع ان دابره وسلبه مدد الامهال وسلط علیه نقمة تجعله عبرة علی مدی الاجیال وختاماً نسأل اللّٰه سبحانة وتعالیٰ ان تنصر دینه ویجمع شمل المسلمین علی طاعة ویجعلهم یداً واحدة علی من سواهم و صلی اللّٰه علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه وسلم تحریراً فی یوم الجمعة الحادی والعشرین من ذی الحجة الحرام عام احدی وثمانین بعد الثلثمائة و الاف من هجرة من خلقه اللّٰه عل اکمل وصف صلی اللّٰه تعالیٰ وسلم علیه وعلی اٰلہٖ وصحبه اجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین۔

وکتبه العبد الفقیر الی اللّٰه تعالیٰ خادم طلبة العلم ابالمسجد الحرام

و مدرسة الفلاح

١٣٨١/٢١/٢١

محمد نورین سیف بن طلال عفا اللّٰه عنه

ووالدیه واشیاخه والمسلمین

☆☆☆☆☆

(٨،٧) صورة ماکتبه فضیلة الشیخ القاضی محمد بن علی الحرکان

رئیس المحکمة الکبری بجدة وفضیلة الاستاذ الشیخ عبدالرحمن الصنیعّ مدیر مکتبة الحرم المکی

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰه وحده والصلاة والسلام علی من لا نبی بعده اما بعد فقد اطلعنا علی الاستفتاء الموجه من فضیلة الشیخ محمد یوسف البنوری مدیر المدرسة العربیة الاسلامیة بکراتشی وشیخ الحدیث بها الی علماء البلاد الاسلامیة وعلماء الحرمین الشریفین عن الرجل الذی ظهر حدیثاً فی بلاد الهند المدعو غلام احمد پرویز وعن النبذ من معتقدات هذا الرجل التی اوضحها فضیلة السائل فی استفتائه المشروح اعلاه کما اطلعنا علی الجواب الذی اجاب به فصیلة السید علوی بن عباس المالکی المذکور بعالیه وقد وجدنا ان فضیلة قد اجاب علی هذا الاستفتاء بما فیه الکفایة لان جمیع ماجاء فی النبذا الموضحة فی هذا الا استفتاء من معتقدات هذا الرجل هی کفر باللّٰه ورسوله وردة عن الاسلام باجماع المسلمین وانکار وتحریف لما هو معلوم بالضرورة من دین الاسلام ولا یخالف فی کفره من له ادنی المام باللسام وشرائعه وقد قال اللّٰه تعالیٰ (من یهداللّٰه فهو المهتد ومن یغلل فلن تجد له ولیاً مرشدا)

محمد بن علی الحرکان۔ رئیس المحکمة الشریعة الکبری بجده، ١٢ محرم الحرام ١٣٨٢ھ

سلیمان بن عبدالرحمن الصنیعّ فی طلبة العلم بالمسجد الحرام

☆☆☆☆☆

(٩) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الستاذ
السيد محمود الطرازى (المدينة)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحيم

الحمدللّٰه وكفى وسلام على عباده الذين اصطفىٰ۔ اما بعد: فقد قرأت هذ الااستفتاء المبارك من الوله الى اٰخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفاً للعقائد الاسلامية الصحيحة التى يكفر من خالفها باجماع المسلمين فلم اتوقف فى شانه اى فى كفره وعدم ايمانه وكفر من مشى خلفه من اخوانه وتابعه فى خسرانه اعاذنا اللّٰه من مثل هذه الفتن۔

المجيب العبد العاجز السيد محمود الطرازى

المدرس بالحرم النبوى الشريف عفى عنه

☆☆☆☆☆

(١٠) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاتساذ قاسم الاندجانى (المدينة)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

قال اللّٰه تعالىٰ فى كتابه الكريم: ودكثير من اهل الكتاب لويردو نكم من بعد ايمانكم كفارا۔ حسد امن عند انفسهم من بعد ماتبين لهم الحق (٢/١٠٩) ودوالو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم اولياء۔ (٣/٨٩)

فلما لم بصدروا على ان يردوا المسلمين على اعقابهم بل نشاؤا امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف ونشروا دينهم الاسلام على ارجاء المعمورة وصفهم اللّٰه تعالىٰ بقوله "اولئك هم المفلحون"۔ فيئسوا عن ردهم على اعقابهم قاموا من بعد ذلك قومة واحدة فى قتال المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين وبين كفار اهل الكتاب مئتى سنة وكان علماء المسيحيين قدحرفوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة وهذه الحروب بهى الحروب الصليبية ثم نشأت الدهرية ضد اهل الكتابين وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما يعيشون على اعناق الناس بلا حق وليسوا على حق فى شئى وقد قاسوا الدين الاسلامى على اهل الديانيتن فقاموا ضده كما قام غلادستون فى انكلترا فصاح فى برلمانها: مادام هذا القراٰن موجوداً فى ايدى الناس فلاسلام بينهم فاعلنوا على الاسلام حرباً شعواء لا هوادة فيها مرة ثانية ولكن بالدسائس فانشا الانجليز بفلوسها فى الهند القاديانية فاقامت الرجل الذى باع دينه بدنيا انجليز دهو غلام احمد القاديانى حتى قامت بهذه الوسيلة فتنة عمياء تضلل الناس الجهال يرددنهم عن دينهم وهو يدعى النبوة فى الدين الاسلامى يحسبون انهم يحسنون صنعاً اولئك الذين حبطت اعمالهم فلانقيم لهم يوم القيامة وزناً۔

ثم قام فى هذه الآوتة من تلامذة المستشرقين المبشرين رجل باسم غلام احمد (برويز) فكتب كتاب معارف القراٰن فى اربع مجلدات يصدق ماقاله فى الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معياراً لتفسيره وجعل قصة سيدنا اٰدم عليه السلام قصة تمثيلية غيرحقيقة وغير الحقائق وهو ممن اضله اللّٰه على علم و ختم على سمده و قلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد اللّٰه فانما هوو امثاله دهريون كفار لابسون لباس الاسلام حتى يقوما بين الجهال يضلونهم فلايجوز لاحد فى ان يشك فى كفرهم وكفر من اتبع هواهم۔ وقالوا ماهى الاحييتنا الدنيا نموت ونحيا وما يهلكنا االالدهر وما لهم بذلك من علم ان هم الا يظنون۔ وكان نتى من جند ابليس فارتقى به الحال حتى صار ابليس من جنده۔ السيد قاسم الاندجانى

☆☆☆☆☆

(۱۱) صورة ما کتبه فضیلة الشیخ الاستاذ

ابراهیم بن الملاسعدالله الختنی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدللّه الذی علمنا البیان ونزل لنا الفرقان- والصلاة والسلام علی خیر خلقه سیدنا محمد الذی بین لنا مانزل الینا ولم یترک محالاً لذی افتراء وبهتان وعلی آله وصحبه وعلماء امته الذابین فی کل زمان ومکان- اما بعد:

فقدطالعت صورة الاستفتاء عن هذا الضال المضلا لمفسد فی الارض غلام احمد الثانی الذی ظهر الآن وطغی فی بنجاب فلقب نفسه بلقب ملوک المجوس برویز مفتخراً به فطالعتها بمقدمتها وما اشتملت علیه م المسائل العشرین التی اختراها کالا نموذج فضیلة المستفتی العالم الثقة الامین مصرحاً بما نقل کل واحدة عنها من مجلات ورسائل هذا الملحد الزندیق ومعینا صحائفها واجزائها یبق عندی ریب وتردد فی شأنه وجزمت بانه مرتد وملحد وزندیة وکذا کل من اتبعه ووافقه فی زیغه والحاده بل یکفی کل واحدة من تلک المسائل العشرین التی ذکرت واختیرت فی الاستفتاء فی الحکم بکفره وارتداده وزندقته وکذا بارتدا دکل من واقفه واتبعه وهذا بدیهی وظاهر لا یحتاج الی اقامة الادلة حتی ان المسلم العامی لاینبغی ان یتردد فی الحکم بکفره وارتداده و زندقته فضلاً عن عالم باصول الدین وفروعه تیجب علی اولی الامر وعلی حکام تلک البلاد ایدهم الله تعالیٰ ونصرهم نصراً موزراً ان یستتیبو هم فان لم یقبلوا التوبة الصادة یجب علیهم ان یقتلوهم ویقطعوا دابرهم فانهم مفسدون فی الارض وهم خطر علی الاسلام وعلی الحکومة المحلیة لازالت منصورة موفقة والله هو حافظ دینه القویم وهو الموفق لمایحبه ویرضاه- والله هو الملهم للصواب

کتبه المجیب الراجی الطاف ربه الکریم الرحیم
محمد ابراهیم بن ملا سعدالله الفضلی الختنی ثم المدنی
کان الله تعالیٰ معه وله ولا هل الاسلام اجمعین
۱۳۸۲/۱/۳

☆☆☆☆☆

(۱۲) صورة ما کتبه فضیلة الشیخ الاستاذ الکبیر

مولانا محمد بدد عالم المهاجر المدنی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدللّٰہ الهادی الی الحق والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد المبعوث لدعوۃ الحق واله صحبه اما بعد:

فالذی مارلت اعلم من الحاد الرجل الآخر ومن معتقد اته استاذہ محمد اسلم الذی مفتی لسبیله کلها اتباع الیهود شبر ابشیر و ذراعاً بذراع وتحریف الکل عن مواضعه ومن بعد مواضعه ولواستطاع ان یحرف کلام اللّٰہ لم یتأخر عنه ولکنه خاب وخسر لان القدرۃ الاذلیة قدتکفل بحفاظته وکذلك تقدم علی الباطنیة والزنادقة فی تحریف حقائق الشریعة ولم یکتف بذلك حتی اسس دیناً جدیداً اسماہ بالاسلام الذی سول له قریته وفتح لهذہ المقاصد الکفریة باباً جدیداً وهو انکار الاحادیث النبویة وان کان قدسبقه الی هذا الکفر کثیر من اخوانه، ولکنه اختار منهجاً آخر لکفرہ فتارۃً یجعله تاریخاً اذا وافق رأیه وهواہ وتارۃ یجعله افتراء اذا خالف رائیه ولکن الحمدللّٰہ الذی سبق قول نبیه صلی اللّٰہ علیه وسلم بحفظ هذا الدین بقوله یحمل هذا الدین مناکل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال البطلة وتاویل الجاهلین فقال العلماء الربانیون لاستیصال هذہ الفتنة وجری مولانا السید محمد یوسف البنوری حیث قام لمکافتحه هذہ الفتنة الدهماء وجزی اللّٰہ هؤلاء العلماء حیث یبذلون جهودهم فی دفع تلك الفتن التی ظهرت ضدالاسلام ووفقهم لخدمتا الدین والذب عن الدین المحمدی اللهم انصر من نصردین سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم واخذل من خذل دین سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم۔ سبحان ربك رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین الحمدللّٰہ رب العالمی۔

العبد محمد بدر عالم عفا اللّٰہ عنه

تریل المدینة المنورۃ

محرم الحرام ۱۳۸۲ھ

☆☆☆☆☆

(۱۳) صورۃ ما کتبه فضیلة الشیخ

محمد حامد الفرغانی (المدینة)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰله وصحبه اجمعین وظیفة علماء الاسلام حفظ الدین عن تحریف المحرفین وقیامهم فی الذب عنه غایة طاقتهم لانهم الوارثون علوم النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وعلی اٰله وصحبه وسلم المامورون بحفظها بلا زیادۃ ولا نقص فمن اراد قلب حقائق الدین وتبدیل معالمه وشعائرہ یجب علیهم ردہ واظهار شیطنته ووساوسه ونفثاته فی غوغاء الناس من النشووالمغفلین کما فعل الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ فی مسیلمة وغیرہ والصحابة ومن بعدتهم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم من اهل الحق وقاسوا من الحق والشدائد فے اطفاء نارالفتن کالامام احمد وعیرہ من الائمة رحمهم اللّٰہ تعالیٰ فقی هذا الزمان الذی ظهر فیه الدجالون والمغیرون بتأ کد قیام من قدر علی الذب عن الدین بقدر وسعه کفضیلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء شکراللّٰہ سبحانه وتعالیٰ سعیهم وجعلهم من الذین وردفی حقهم ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللّٰہ الأیة۔ فمن خرج منالدجا جلة فی الهند غلام احمد الثانی المذور فی الاستفتاء وقول هذا المارق ان جمیع ماورد فی القراٰن الکریم من الاحکام تنتی الخ باطل وزندقة وتکذیب بدوام الشریعة الی انقراض الدنیا۔

وقوله ولکل عصر شریعة هذا انکار للدین وخروج منه لقوله سبحانه وتعالیٰ ما کان لهم الخیرۃ۔

وقوله اطاعة اللّٰہ ورسوله هی اطاعة الحکومة افتراء وتحریف و تبدیل للدین۔

وقوله لیس الرسول مطاعاً تکذیب لقوله سبحانه وتعالیٰ فلا وربك لایؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم الأیة۔ ونحوها من الأیات۔

قولہ المراد بالملائکة القوی المودعة فی الکائنات ھذا تکذیب لامثال قولہ سبحانہ وتعالیٰ: کل من اٰمن باللّٰہ وملائکتہ الایة۔ وتأویلہ اٰدم علیہ السلام وحواء رصی اللّٰہ تعالیٰ عنھا وسجود الملائکة مروق عن الدین لترکہ ظاھر القراٰن۔

قولہ: لیس المارد بالجنة امکنة خاصة الخ کفر بواح لانکارہ الضروریات۔

وقولہ: الصولة التی یصلیھا المسلمون الخ ھذا تکذیب للمقطوعات۔

وقولہ: لم یذکر فی القراٰن غیر صلاة الفجفر وصلاة العشاء ھذا اتھام منہ وکفر بقولہ سبحانہ وتعالیٰ وما ینطق عن الھوی ان ھوا لا وحی یوحی۔

قولہ: الزکوة کل جبایة مالیة الخ انکار بما ثبت فی مواضع عدیدة من القراٰن المجید۔

قولہ: فی الحج انما ھو مؤتمر اسلامی عالمی الخ انکار بما ثبت من اعمالہ و مناسکہ مالیس للعقل مدخل فیہ فی القراٰن الکریم والاحادیث۔

قولہ: حقیقة الاضحیة ذبحی الحیوانات للذین یشترکون فی ذلک المؤتمر الاسلامی ھذا تصادم عن الحق الذی ثبت عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہ وسلم۔

قولہ: لم یصدر من الرسول معجزة غیر القراٰن وھذا یدل علی انہ من الذین ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوة۔

قولہ: تدوین الروایات الحدیثیة انما ھی اول مکیدة ضدرالاسلام الخ ھذا تحقیر للااحادیث وتضلیل لحملتھا فھو کفر محض۔

قولہ الذین یسمونہ الوحی الغیر المتلو کلھا اکاذیب الخ وھذا یدل علی انہ من الذین وردفی القراٰن المجید: ارات من اتخذ الٰھہ ھواہ واضلہ اللّٰہ علی علم وختم علی قلبہ وجعل علی بصرہ غشاوة۔ فمن یھدیہ من بعد اللّٰہ۔ الأیة۔

قولہ: صحیح البخاری الخ تکذیب للاحادیث قال الرسولﷺ الا فلیبلغ الشاھد الغائب، ونضراللّٰہ امرأً سمع مقالتی فوعا طا واداھا کما سمع قرب حامل فقہ لیس بفقیہ الی من ھوا فقہ منہ اوکما قال۔

قولہ: ان الرسول والذین معہ قدکونو اشریعة الخ ھذا تشریک فی التشریع واختصاصہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہ وسلم۔ معلوم من الدین باضرورة فھذ امروق للدین۔

فھذا المازقة والطاغیة قدتکبرو تجبرو استھزأ بالدین وحاول شیئا لاینالہ ابداً اولو کان جمیع الناس معہ۔ ولو قال من ادعی الاسلام عشر معشار مقال ھذا الدجال لخرج من الدین خروجاً بینا فیستتاب فان تاب والایقتل۔

قال القاضی عیاض فی اواخر الشفا وکذلک نقطع بتکفیر کل من کذب وانکر قاعدة من قواعد الشرع وما عرف یقیناً بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہ وسلم ووقع الاجماع المتصل علیہ کمن انکر وجوب الصلوات الخمس الخ وکذلک اجمع علی تکفیر من قال الصلاة طرفی النھار وعلی تکفیر الباطنیة فی قولھم ان الفرائض اسماء رجال نح ومن انکر صفة الحج۔ وکذلک یکفر اذا جوز علی جمیع الائمة الوھم والغلط الخ وکذلک من انکر الجنة واولنار فھو کافر باجماع الخ ملتقطاً۔

کتبہ العاجز الفقیر المولوی حامد المھاجر الفرغانی المتوطن فی المدینة المنورة علی صاحبھا الف صلاة وتحیة

توقیعات علماء الشام وجمیعة العلماء بحماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰلہ وصحبہ والتابعین ومن تبعھم باحسنان الی یوم الدین اما بعد فقد اھلعنا علی صورۃ الاستفتاء التی نشرتموھا فی البلاد الاسلامیۃ جمعاء من غلام احمد الجدید و کالہ من الطامات التی تأتی علی الاسلام من اصولہ، فان لہ من الاجتھادات والتاویلات والتفسیرات فی الدین الاسلام ومصادرہ مالا یبقی ذرۃ مما ھو معلوم من الدین بالضرورۃ فقد طعن بارکان الایمان والاسلام کلھا والعیاذباللّٰہ تعالیٰ، وجعلھا من اعمال المجوس وامثالھم، فکل نبذۃ من معتقداتہ وافکارہ کفیلۃ لاخراجہ من الاسلام کلیاً، دون وجودای احتمال ببقائہ علی الاسلام، فنشکرکم ونشکر اخوانکم اھل العلم فی الھند و الباکستان وغیرھم ممن یغارون علی الاسلام وید افعون عنہ ویذودون عن حیاضہ، وھذا ما یؤکدہ قول النبی صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلمٹ لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔

۱۰/ ربیع الانور ۱۳۸۲ھ، (مفتی حماء رئیس جمعیۃ العلماء بحماء)

۱۹۶۲/۸/۱۰، محمد سعید۔ (محمد توفیق الصباغ)

نائب رئیس جمعیۃ العلماء۔ (محمد علی المراد، محمد الحامد)